

# تیسرا طبیب

مصنف  
حضرت شاہ ولی اللہ  
رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ  
حضرت سید محمد امجد علی شاہ الہند  
رحمۃ اللہ علیہ



تیسرا طبیب  
مصنف

# قصید اطیب لنگرنام

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہ  
محدث دہلویؒ

ترجمہ اردو

پیر محمد کرم شاہ لائبریری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	قصیدہ الطیب النغم
مصنف	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
سال اشاعت	فروری 2013ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	SS1
قیمت	175/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37247350۔ فیکس 042-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

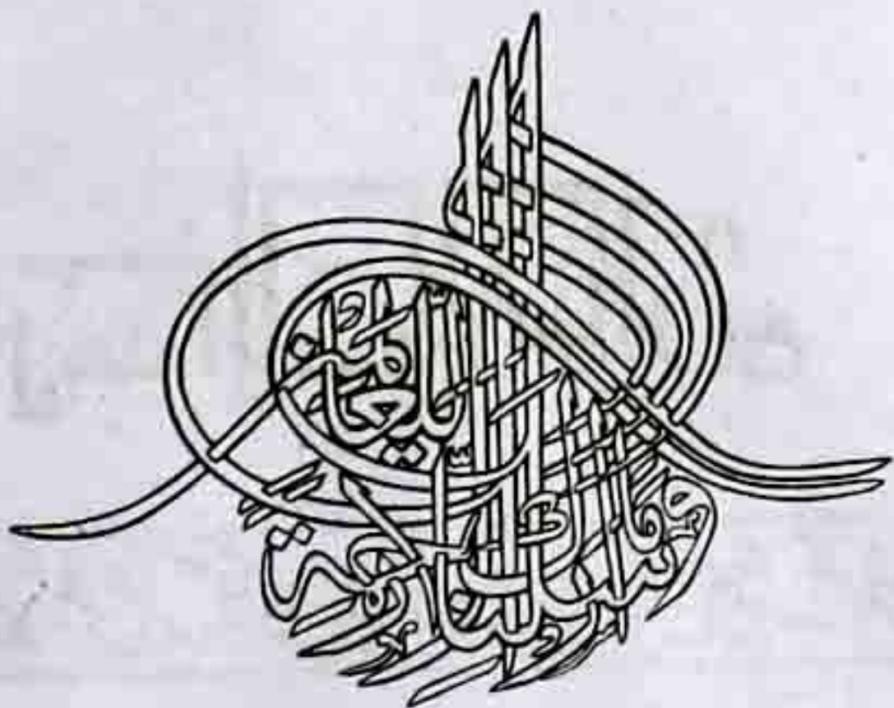
فون:۔ 021-32212011-32630411۔ فیکس:۔ 021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرماتے والے ہیں





## مقدم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره  
 و نومن به و نتوكل عليه - و نصلي و  
 نسلم على افضل من طاب به النجار و  
 سلمى به الفخار و استنارت بنور جبينه  
 الاقهار و تضاءلت عند جوده يمينه  
 الغمام و البحار سيدنا و نبينا  
 محمد و على اله الاطهار و  
 اصحابه الاخييار ما شجعت في  
 ايها الاطيار.

امّا بعد:

امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و احسان رہا ہے کہ جب کبھی اس پر اوبار و انحطاط کا دور آیا قدرت الہی نے اسے کسی ایسی دلنواز شخصیت سے سرفراز فرما دیا جو اس کے مطلع حیات پر چودھویں کا چاند بن کر چمکی اور اپنی ضو قشانیوں سے محرومیوں مایوسیوں اور ہر قسم کی ظلمتوں کو کا فور کر دیا۔ جب بھی سفینہ ملت کسی گرداب میں پھینا تو اسے کوئی ایسا جوان مرد ناخدا مرحمت فرما دیا جس نے اسے خطرناک گردابوں سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا دیا۔

انھیں مسعود و ارجمند ہستیوں کی فہرست میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی چمکتا دکھنا نظر آتا ہے۔ آپ نے سیاسی زوال و انحطاط کے دور میں ہندوستان کی غیر مسلم اکثریت میں گھری ہوئی ملت مسلمہ کو نیست و نابود ہونے سے بچا لیا۔ ان کے گرتے ہوئے حوصلوں کو سنبھالا دیا۔ ان کے فرسودہ افکار و نظریات کو حیات نو از زانی فرمائی ان کی زنگ آلودہ قوت کو صیقل کیا اور انھیں اس قابل کر دیا کہ وہ پھر کارزار حیات میں باطل کو لٹکار سکیں۔ حضرت شاہ صاحب کا وجود مسعود اللہ تعالیٰ کی ایک گراں بہا نعمت ہے لیکن اس نعمت کی گراں قدری کا صحیح اندازہ اس وقت لگایا جاسکتا ہے جب ہم ان سیاسی معاشرتی، معاشی حالات کا جائزہ لیں جو اس ہندوستان میں رونما ہو چکے تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۲۴ شوال ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۷۰۳ء بروز چہار شنبہ بوقت طلوع آفتاب ہوئی آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے تیسرے واسطوں سے حضرت فاروق اعظم تک اور والدہ کی طرف سے امام موسیٰ کاظم تک، رضی اللہ عنہما، پہنچتا ہے۔ اپنے نام کے بارے میں حضرت شاہ صاحب

”انفاس العارفين“ میں رقم طراز ہیں:

”میرے والد ماجد، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کی مزار مبارک کی زیارت کو گئے۔ حضرت بختیار کاکی نے لڑکے کی بشارت دی اور فرمایا اس کا نام قطب الدین رکھنا میں پیدا ہوا تو والد ماجد یہ نام رکھنا بھول گئے۔ بعد میں یاد آنے پر قطب الدین نام رکھا۔“

آپ کا وصال ۲۹ محرم الحرام ۱۱۷۶ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۷۶۲ء بوقت ظہر اکٹھ سال چار ماہ کی عمر میں ہوا۔ دہلی کی شہر پناہ سے باہر بجانب جنوب ترکمان دروازا کی طرف آپ کا مزار شریف ہے۔

اس عرصہ میں جو بادشاہ دہلی کے تخت پر متمکن ہوئے ان کے نام مع مدت حکومت

درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام بادشاہ	تاریخ آغاز	مدت حکومت
۱۔	عالمگیر محمدی الدین محمد اورنگ زیب	یکم ذی القعدہ ۱۰۶۸ھ	۳۰ جولائی ۱۶۵۸ء
۲۔	شاہ عالم اول بہادر قطب الدین محمد	۲۸ ذی القعدہ ۱۱۱۸ھ	۳ مارچ ۱۷۰۷ء
۳۔	جہاندار شاہ معز الدین	۱۹ محرم ۱۱۲۲ھ	چند ماہ
۴۔	فرخ سیر معین الدین احمد	۲۸ فروری ۱۷۱۲ء	گیارہ ماہ چند دن
		۲۳ ذی الحجہ ۱۱۲۲ھ	چھ سال چند ماہ
		۹ جون ۱۷۱۳ء	

مدت حکومت	تاریخ آغاز	نام بادشاہ	نمبر شمار
تقریباً پانچ ماہ	۸ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ ۲۸ فروری ۱۷۱۹ء	رفع الدرجات شمس الدین محمد ابوالبرکات	۵۔
تقریباً چار ماہ	۱۹ رجب ۱۱۳۱ھ ۷ جون ۱۷۱۹ء	شاہجہان ثانی شمس الدین محمد رفیع الدولہ	۶۔
تقریباً تیس سال	۲۵ رذی قعدہ ۱۱۳۱ھ ۹ اکتوبر ۱۷۱۹ء	محمد شاہ بروشن اختر، ناصر الدین	۷۔
تقریباً چھ سال	۲۷ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ ۲۷ اپریل ۱۷۴۸ء	احمد شاہ بہادر مجاہد الدین	۸۔
تقریباً چھ سال	۲ شعبان ۱۱۶۷ھ ۵ جون ۱۷۵۲ء	عالمگیر ثانی عز الدین محمد	۹۔
چودہ دن	۲۰ ربیع الثانی ۱۱۷۲ھ ۳۰ نومبر ۱۷۵۹ء	شاہجہان ثالث	۱۰۔
	۲ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ	شاہ عالم ثانی جلال الدین محمد	۱۱۔

۲۵ دسمبر ۱۷۵۹ء تا ۶ تا ۱۸۰۶ء

حضرت شاہ صاحب کی عمر اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے وقت تقریباً چار سال تھی اور شاہ عالم ثانی کی حکومت کے ابھی اڑھائی سال گزرے تھے کہ آپ نے اس عالم فانی کو الوداع کہا اور راہی ملک بقا ہوئے۔

سلاطین کی مندرجہ بالا جدول کو دیکھنے کے بعد انسان باسانی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی بااختیار نہ تھا۔ محمد شاہ کے بغیر جتنے بھی بادشاہ گزرے ہیں ان کو اطمینان سے حکومت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان میں سے بیشتر یا تو قید ہوئے یا تہ تیغ کر دیئے گئے۔ جہاندار شاہ قتل ہوا۔ فرخ سیر کو اندھا کر کے قید کیا گیا پھر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ رفیع الدرجات چار ماہ بھی حکومت نہ کر سکا کہ مر گیا۔ رفیع الدولہ کی تخت نشینی کی مدت بھی چار ماہ سے زائد نہ تھی۔ احمد شاہ کو اندھا کر دیا گیا، پھر قید کر دیا گیا۔ اور عالمگیر ثانی کو قتل کیا گیا۔

قلیل عرصہ میں گیارہ بادشاہوں کا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تخت نشین ہونا اور عبرتناک انجام کو پہنچنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مملکت مغلیہ پر نزع کا عالم طاری تھا۔ بادشاہ کی اپنی کوئی حیثیت نہ تھی، درباری امراء کے ہاتھ میں وہ مٹی کا ایک کھلونا تھا۔ وہ جب چاہتے اس کو زمین پر پٹخ کر ریزہ ریزہ کر دیتے۔ جب سیاسی افراتفری کا یہ عالم ہو تو قوم کے اخلاقی زوال اور معاشی تباہ حالی کے بارے میں کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

کمزور طبع اور عیش پسند بادشاہوں کی وجہ سے ملک بھر میں طوائف الملوک کی وبا پھوٹ نکلی۔ جہاں کسی طالع آزما کا حالات نے ساتھ دیا اس نے اپنی آزاد مملکت کا اعلان کر دیا۔ بنگال اور بہار کے دور افتادہ صوبوں پر علی وردی خان نے قبضہ کر لیا۔ اودھ پر برہان الملک اور صفدر جنگ قابض ہو گئے۔ روہیل کھنڈ اور دوابہ میں روہیلوں اور بنگشوں نے اپنی خود مختاری کا پرچم لہرا دیا۔ دکن میں نظام الملک نے اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ مسلمان صوبیداروں کی خود غرضی اور عاقبت نااندیشی کے باعث غیر مسلم

طاقتیں بھی سراٹھانے لگیں۔ انھوں نے بھی دہلی کی حکومت کی اطاعت کا قلابہ گردنوں سے اتار پھینکا۔ مرہٹے، جاٹ اور سکھ جنگجو قومیں تھیں انھوں نے مسلمان آبادیوں پر شب خون مارنے شروع کر دیئے اور جہاں جہاں ان کا بس چلا اپنی آزاد مملکتیں قائم کر لیں۔ داخلی، انتشار کے باعث بیرون ملک سے بھی کئی مہم جو اشخاص نے ہندوستان کو برہما برس تک نخواستہ یغما بناتے رکھا۔ نادر شاہ ایرانی، احمد شاہ ابدالی کے حملے بنگال میں انگریزوں کی پیش قدمی اور پلاسی کے میدان جنگ میں جعفر کی غلامی سے سراج الدولہ کی شکست اسی دور کے واقعات ہیں۔

اسی پس منظر میں حضرت شاہ ولی اللہ کی شخصیت اور ان کے تاریخ ساز کارنامے نمایاں ہوتے ہیں۔

شہاب الدین غوری جو پہلے مسلم فاتح تھے جنھوں نے ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ ان کے دور سے لے کر لودھی خاندان تک تمام حکمران خانوادے سنی اور حنفی تھے۔ لیکن دوسرے مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کو شیر شاہ سوری نے شکست دے کر ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو اس نے ایران میں جا کر پناہ لی۔ اور کچھ عرصہ بعد ایرانی بادشاہ کی مدد سے اپنا کھویا ہوا تاج و تخت واپس لیا۔ اس وقت سے دربار شاہی میں ایرانی عنصر جو شیعہ تھا، دخل ہو گیا یوں تورانی امراء جو سنی تھے اور ایرانی امراء جو شیعہ تھے ان میں باہمی رقابت کا آغاز ہوا۔ جب تک دور اندیش اور اولوالعزم مغل سلاطین تخت حکومت پر متمکن رہے انھوں نے کوئی ایسی صورت حال پیدا نہ ہونے دی۔ جس میں یہ خلفشار اور کشمکش مملکت کی سالمیت کے لیے نقصان کا باعث ہو لیکن جب کمزور اور عیاش شہزادے تاج شاہی پہن کر تخت طاؤس پر

بیٹھے اس وقت سے اس آویزش نے خطرناک صورت حال اختیار کر لی اور امرار و بارکا جو گروہ غالب آتا۔ وہ اپنے پسند کے شہزادے کو تخت شاہی پر بٹھا دیتا اور پہلے بادشاہ کو قتل کر دیتا یا اس کی آنکھوں میں گرم سلانی پھیر کر اندھا کر دیتا اور قید خانہ کی کسی کو ٹھٹھی میں اسے بند کر دیتا۔

’جاوونا تھہ سرکار جو ہندوستان کا قابل اعتماد مورخ ہے لکھتا ہے:‘  
 ”آخری منغیہ دور کی تاریخ انھیں دو گروہوں کی جنگ و جدال کی تاریخ ہے“  
 سادات بار نے جو شیعہ تھے اپنے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے مرہٹہ جیسی اسلام دشمن طاقت کے ساتھ معاہدہ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہ کی۔ جنوبی ہند میں سیواجی کی سرکردگی میں مرہٹوں کی تاریخ ایک طوفان بن کر ابھری۔ لیکن عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی اولوالعزمی نے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد پھر انھوں نے ہڑبازی شروع کی اور دہلی کے گرد و نواح تک بڑھتے چلے آئے۔  
 ۱۷۵۷ء میں انھوں نے جاٹوں کی مدد سے دہلی پر حملہ کیا اور مرہٹوں نے اپریل ۱۷۵۸ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا۔ ۹ ذی الحجہ ۱۱۷۲ھ مطابق ۳ اگست ۱۷۶۰ء کو مرہٹوں کے سپہ سالار ”بھاؤ“ نے لال قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ اور شاہی صرم سرا کے ساتھ تمام کارخانے ان کے تصرف میں آگئے۔ اگر ۱۴ جنوری ۱۷۶۱ء کو احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کا خاتمہ نہ کر دیا ہوتا تو یقیناً مغلوں کا تخت طاؤس کسی مرہٹہ بادشاہ کے قدموں میں ہوتا۔ احمد شاہ ابدالی نے پانی پت کے میدان میں دو لاکھ مرہٹوں کو تہ تیغ کیا۔ اسی جنگ میں ان کا سپہ سالار ”بھاؤ“ اور ان کا متوقع تاجدار ”بسواساؤ“ بھی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ ہندوستان کے شمال مغرب میں سکھوں نے

اودھم مچا رکھا تھا جہاں جہاں ان کا تسلط قائم ہوتا وہاں مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑتی ان کے مقبوضہ علاقوں میں کسی مسلمان کو اجازت نہ تھی کہ وہ بلند آواز سے آذان دے سکے، انھوں نے مسجدوں کی حرمت و تقدس کو بھی پامال کر دیا تھا۔ مسجدوں میں گزرتے پڑھا جاتا اور مسجد کو مست گڑھ کہا جاتا۔ اسی طرح جاٹ قوم جو دہلی اور آگرہ کے درمیانی علاقہ میں آباد تھی اس نے اس علاقہ کا امن و سکون برباد کر دیا تھا۔ اب دہلی سے آگرہ جانے والی شاہراہ ان کے قبضہ میں تھی جس قافلہ کو چاہتے لوٹ لیتے اور جس قافلہ کو چاہتے منزل کی طرف بڑھنے سے روک دیتے دہلی کے بادشاہ میں یہ دم خم نہ تھا کہ وہ ان سے باز پرس کر سکے۔

## نادر شاہ کا حملہ

سید برادران کے خاتمہ کے بعد ایرانی گروہ کی طاقت کمزور پڑ گئی اس لیے انھوں نے نادر شاہ کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ نادر شاہ محمد شاہی عہد میں ۹ رذی الحجہ کو دہلی میں داخل ہوا۔ دوسرے دن عید الاضحیٰ کے خطبے میں محمد شاہ کے نام کے ساتھ نادر شاہ کا نام آتے ہی شہر میں کہرام مچ گیا۔ شہریوں نے نادر شاہ کے سپاہیوں کے ساتھ بد سلوکی کی۔ اس طرح نادر شاہ کو قتل عام اور غارت گری کا موقع مل گیا عید قربان کے تیسرے یا چوتھے روز اس نے قتل عام کا چنگیزی طریقہ اختیار کیا۔ آٹھ نو گھنٹے قتل عام جاری رہا جس میں کم از کم تیس ہزار اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ آدمی مارے گئے لوٹ مار کا سلسلہ تو کئی ہفتوں تک جاری رہا۔

شاہ صاحب کے عہد میں سیاسی ابتری کا نقشہ آپ نے ملاحظہ فرمایا جس

ملک میں سیاسی استحکام مفقود ہوتا ہے معاشی بد حالی اور اخلاقی انحطاط خود بخود رونما ہو جاتا ہے عام رعایا کا تو کیا کہنا شاہی مطبخ میں بھی تین تین روز تک آگ نہیں جلتی تھی۔

حضرت شاہ صاحب نے ان ناگفتہ بہ حالات میں ایک بے بس اور خاموش تماشائی کی طرح زندگی بسر نہیں کی بلکہ ہر محاذ پر اپنی خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے داد شجاعت دی۔ سیاسی حالات پر قابو پانے کے لیے انھوں نے عیاشی بادشاہوں، اخلاق باختہ امراء اور ضمیر فروش رؤساء کو خواب غفلت سے جھنجھوڑا اور انھیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف بڑی سختی سے متوجہ کیا انھوں نے تمام ایسے افراد سے رابطہ قائم کیا جو ملک کو سیاسی تباہی سے بچانے کے لیے معاون ثابت ہو سکتے تھے۔ جب مرہٹوں کی زیادتیاں انتہا کو پہنچ گئیں اور آپ کی دور بین نگاہ نے بھانپ لیا کہ ہندوستان میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جو اس طوفان بد تمیزی کا رخ موڑ سکے تو آپ نے احمد شاہ ابدالی والی افغانستان سے خط و کتابت شروع کی اور اس کو آمادہ کیا کہ وہ آگے بڑھے اور امت مسلمہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو غرق ہونے سے بچائے۔ آپ کی حوصلہ افزائی اور ترغیب پر ہی اس نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور پانی پت کے میلن میں مرہٹوں کو فیصلہ کن شکست دی۔ اگر آپ اس کو ترغیب نہ دیتے اور اس کی حوصلہ افزائی نہ کرتے اور ابدالی میدان میں نہ آتا تو معلوم نہیں ان سفاک اور درندہ صفت مرہٹوں کے ہاتھوں امت مسلمہ کا کیا حشر ہوتا۔

آپ نے قوم کی اخلاقی اصلاح کے لیے بھی اپنے علم و فضل کو بڑی سلیقہ شکاری سے استعمال کیا علماء صوفیاء رؤساء، اہل صنعت و حرفت، تجار، زمینداروں کو بڑی شدت

سے ان کی خامیوں کی طرف متوجہ کیا۔ ہندوستان میں اس وقت آپ کی ہی منفسر و شخصیت تھی جو شاہان وقت کے غرور و نخوت کو خاطر میں نہ لاتے ہوتے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سچی بات کہہ سکتی تھی۔

ان گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود فقر و درویشی سے ان کا تعلق پوری شان و شوکت سے قائم رہا۔ اپنی کثیر التعداد تصنیفات میں انہوں نے صوفیاء کرام کی صحیح تعلیمات کو یوں نکھار کر پیش کیا کہ شکوک و شبہات کی گرد چھٹ گئی اور حقیقت کا نوح زیبا اپنی جملہ رعنائیوں کے ساتھ پھر دلوں کو موہنے لگا۔

آپ نے امت کے ہر طبقہ کی اصلاح کے لیے بھرپور کوشش کی۔ علماء فقہاء کو خبردار کیا کہ وہ تقلید جامد سے باز آئیں۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد سیکڑوں سے زیادہ ہے قرآن کریم کے فارسی ترجمہ سے لے کر حجۃ اللہ البالغہ جیسی ادق اور پُر از حکمت کتاب تک آپ نے زندگی کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا جس پر طبع آزمائی نہ کی ہو۔

آپ کی تاریخ ساز شخصیت اور حیات افریں کارناموں کے باعث آپ کی شہرت ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گئی تھی ہر شخص آپ کو ادب و احترام کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ آپ کی خداداد مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض بلذنبوں نے خود کتابیں تالیف کیں جن میں اپنے عقائد باطلہ کو بیان کیا اور اہلسنت کے عقائد حقہ پر طعن و تشنیع کی حد کر دی پھر ان کتابوں کو حضرت شاہ صاحب کی طرف منسوب کر دیا تاکہ ان کے نام کی وجہ سے ان کھوٹے سکوں کو بھی لوگ آنکھیں بند کر کے قبول کرتے جائیں۔ ان کتب میں جو تصنیف کر کے آپ کی طرف منسوب کی گئیں درج ذیل

۱- البلاغ المبين

۲- تحفة الموحدين

۳- قرۃ العینین فی ابطال شہادۃ الحسن

۴- الجنة العالیة فی مناقب المعاوید

خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علماء محققین نے پوری تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ ان کی نسبت حضرت شاہ

صاحب کی طرف محض جھوٹ ہے۔

وہ ایک صوفی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ

عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ، اپنے زمانہ کے جلیل القدر نقشبندی صوفی تھے اس لیے تصوف

سے انھیں فطری لگاؤ تھا۔ وہ اس کی افادیت اور اثر انگیزی کو تہ دل سے تسلیم کرتے

تھے تصوف کی بنیاد اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

بے پایاں عشق پر ہے۔ آپ کے دل نیاز مند کو جو براہ راست تعلق سرکار رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا، وہ آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں

محبوب رب العالمین کی نگاہ لطف و کرم جس طرح آپ کی تربیت فرماتی رہی اور آپ

کی خداداد صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی رہی اس کی جھلکیاں قارئین کو فیوض الحرمین،

درثمین، اس کے علاوہ آپ کی دیگر تصنیفات میں جا بجا نظر آتی ہیں۔ مرقع حسن دلبری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کو جو بے پایاں عشق اور بے انداز محبت تھی۔ ان

کیفیات نے ان عربی قصیدوں کا روپ اختیار کر لیا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ کے

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں نظم کئے ہیں۔

یہ دو شعر آپ بھی پڑھیے اور اگر میخانہ محبت سے کوئی گھونٹ نصیب ہوا ہے تو ان میں جو کیف و سرور ہے اس سے لطف اندوز ہونے کی سعادت حاصل کیجئے۔

من شاء فليذكر جمال بثنية  
من شاء فليغزل بحب الزيان  
ساذكر حبي اللجيب محمدا  
اذا ذكر العشاق حب الحبايب

### ترجمہ

(۱) جس کا جی چاہے وہ بثنیہ (عرب کی محبوبہ) کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا رہے۔

(۲) جس کا جی چاہے وہ دوسرے سینوں کے عشق میں غزل گوئی کرتا رہے۔

(۳) جب دوسرے لوگ اپنے محبوبوں کے حسن و کمال کی تعریف کریں گے (۲) میں تو صرف اپنے محبوب سے جن کا نام نامی محمد ہے جذبات عشق کا اظہار کروں گا۔

آپ کا مجموعہ قصائد جس کو آپ نے اظہار النعم فی مدح سید العرب و العجم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے قصیدہ بایۃ اور قصیدہ ہمزیہ کے مشکل الفاظ کی تشریح اور ان اشعار کی فارسی شرح بھی آپ نے اپنے مبارک قلم سے لکھی ہے۔

اس کا آخری مطبوعہ ایڈیشن جو میری نظر سے گزرا ہے وہ مطبع مجتہبائی دہلی میں طبع

ہوا اس پر تاریخ طباعت ۱۳۰۸ھ درج ہے یعنی تقریباً چھیا نوے سال پہلے۔  
 ایک اور مطبوعہ نسخہ اس کے بعد کا بھی میری نظر سے گزرا جس پر تاریخ طباعت ۱۳۳۲ھ  
 لکھی ہے اس میں کسی بزرگ نے اشعار کی اردو میں تشریح تو کی ہے لیکن حضرت شاہ صاحب  
 کی فارسی شرح نقل کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اس کو بھی طبع ہونے تقریباً ستر  
 سال گزر چکے ہیں۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز (وقت) لاہور اور اس کے جواں بہت اور جواں سال ناظم  
 عزیز محمد حفیظ البرکات شاہ مستحق صد تبریک ہیں کہ انہوں نے اس دور میں ان قصائد  
 کی اہمیت کا احساس کیا اور ان کو حضرت شاہ صاحب کی فارسی شرح کے ساتھ  
 شائع کیا۔

یہ فقیر بھی اپنے رب کریم کا تہ دل سے شکر گزار ہے کہ اس نے اس پر تقصیر کو یہ  
 شرف و سعادت ارزانی فرمائی کہ اس شرح کو میں نے اردو کا جامہ پہنایا تاکہ ہمارے عام  
 قاریین بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس مجموعہ قصائد کی جو روحانی اور وجدانی برکتیں ہیں  
 ان سے لطف اندوز ہونا تو انہی لوگوں کا حق ہے جو خلوص نیت سے اس کا مطالعہ  
 کریں گے لیکن ان کے علاوہ بھی اس مجموعہ قصائد کی طباعت کے گونا گوں فوائد ہیں۔  
 اطیب النعم ادب عربی کا ایک شاہکار ہے فصاحت و بلاغت کا ایک حسین مرقع  
 ہے اور اس کی فارسی شرح اسرار و معانی کا ایک خزینہ ہے جو چھیا نوے سال  
 سے گلدستہ طاقِ نسیاں بنا ہوا تھا عوام تو کجا خواص بھی اس سے استفادہ  
 کرنے سے محروم تھے اس مجموعہ کی طباعت سے اب محرومی کا یہ دور ختم ہو جائے گا  
 اور حضرت شاہ صاحب کا ہر عقیدت مند آپ کے اس کلام معجز نظام سے مستفید

ہو سکے گا بلکہ آپ کے عقائد و نظریات سے بھی اس کو آگاہی حاصل ہوگی جس کے باعث وہ طرح طرح کی ان غلط فہمیوں سے اپنا بچاؤ کر سکے گا جس میں آج لوگ کثرت سے مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

میری تجویز تو یہ ہے کہ ان پاکیزہ قصائد کو عربی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے جس طرح ہم نے مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کے نصاب میں اسے شامل کیا ہوا ہے اس طرح ہم عربی ادب کے نونیز طلبہ میں عربی ادب کا صحیح ذوق پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور یہ بات بھی ان کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی کہ خاک ہند سے پیدا ہونے والا ایک عاشق رسول اپنے پیارے رسول کی زبان میں کتنی مہارت اور دستگاہ رکھتا ہے اور کس ذوق و شوق سے اپنے جذبات محبت کو بصد ادب و نیاز اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کر کے نگاہ لطف و کرم کا امیدوار بنتا ہے۔

بجائے اس کے کہ ہمارے نصاب میں امرؤ القیس وغیرہ کے قصائد داخل ہوں جن میں جاہلی عربیت تو ہے لیکن اسلامی ادبیت مفقود ہے ہم ایسے قصائد کو داخل نصاب کریں تو یہ بہترین نعم البدل ہوگا۔

ان ابتدائی کلمات کے ساتھ میں شمع جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قدر دانوں اور مداحوں کی خدمت میں یہ مجموعہ قصائد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا

انک انت التواب الرحيم بجاہ جيبك الکریم و نبیک

الرؤف الرحيم عليه وعلى اله من الصلوات اذكرهنا ومن  
التحيات انبها ومن التسليمات اوفها -

الفقيه الى رحمة ربه  
التمسك بذيل نبيه

العبد المسكين  
محمد كرم شاه

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۱۴ جون ۱۹۸۴ء

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ

بھیرہ

قصيدة  
لنعم  
اطيب  
الاسماء



## ابتدائیہ

الحمد لله الذي علم الانسان ما لم يعلم  
والهممه اصناف العلوم والحكمه و صلى الله  
على سيدنا محمد شفيع المذنبين و وسيله  
المقربين و على اله و اصحابه اجمعين -

### امابعد

می گوید فقیر ولی اللہ عفی عنہ کہ مدح سید المرسلین صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم و نشر مناقب آنحضرت و ذکر دلائل نبوت  
آنجناب بے شبہ مثنیٰ برکات و موجب درجات است و این  
فقیر موفق شد درین اثنا بنظم قصیدہ باینہ درین باب کہ بہ  
تبتغ قصیدہ سوادین قارب صحابی (رضی اللہ عنہ) سر برزده  
و آن قصیدہ بغایت بلیغہ است برطور عرب اول بسمع  
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسیدہ و بقبول خاطر

شریف مشرف شدہ و قصیدہ این ضعیف ہر چند در اں مرتبہ  
 نیست کہ در جنب قصائد بلغاریاں ابتحاج کردہ شود و لیکن  
 مشتمل است بر دلائل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اشارت  
 میکند بجلد آن مقاصد مہمہ و خالی از بعض لطافت نیست و چون  
 بعضی الفاظ قصیدہ خالی از غرابت نبود لازم آمد کہ شرح  
 آن بطریق ایجاز و اختصار کردہ شود مناسب چوں می نماید  
 کہ ہر مقصدے را بقصے متمیز کردہ آید و نام این قصیدہ  
 اطیب النعم فی مدح سید العرب و العجم مقرر کردہ شود۔  
 ترجمہ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو  
 وہ نہیں جانتا تھا اور گونا گوں علوم اور حکمتیں اس کے دل میں الہام کیں اور  
 درود بھیجے اللہ تعالیٰ ہمارے آقا محمد پر جو گنہ گاروں کے شفیع اور مقربین کے  
 وسیلہ ہیں اور آپ کی آل پر اور آپ کے جلد صحابہ پر۔

اتابعہ

فیقولی اللہ عفی اللہ عنہ کہتا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کی مدح اور آنحضور کے کمالات کا تذکرہ اور آنحضور کی نبوت کے  
 دلائل کا بیان بلاشبہ بڑی برکات کا باعث ہے اور درجات کی بلندی  
 کا سبب ہے۔ اسی اثنار میں اس فقیر کو بارگاہ الہی سے یہ توفیق ارزانی

ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامور صحابی حضرت سواد بن قارب کے قصیدہ  
 باتیہ کے انداز پر ایک قصیدہ نظم کرے۔ حضرت سواد کا قصیدہ از حد  
 اہل عرب کے انداز بیان کے مطابق از حد بلوغ ہے۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے جب اس کو پہلی بار سنا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے  
 شرف قبولیت سے نوازا۔ اس ضعیف کا قصیدہ اگرچہ فصاحت و بلاغت میں  
 اس درجہ پر فائز نہیں کہ اسے بلغار عرب کے قصائد کے پہلو بہ پہلو رکھ کر  
 فخر و ناز کیا جائے۔ بایں ہمہ میرا قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت  
 کے دلائل پر مشتمل ہے اور بعض اہم مقاصد کی طرف اس میں اشارات ہیں،  
 اور ادبی لطافت سے بھی وہ بالکل معرّا نہیں ہے جب کہ اس میں بعض  
 ایسے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں جو غریب اور مشکل ہیں۔ اس لیے یہ ضروری معلوم ہوا  
 کہ ایجاز و اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی شرح کر دی جائے۔ مناسب  
 معلوم ہوتا ہے کہ اس قصیدہ کو متعدد فصلوں میں منقسم کر دوں تاکہ ہر فصل میں  
 ایک مقصد کا بیان ہو۔ اس قصیدہ کا نام ”الطیب التعم فی مدح سید  
 العرب و العجم“ عرب و عجم کے اقا کی مدح میں پاکیزہ نغمہ تجویز کیا گیا ہے۔





## فصل اول

در تشبیب بذکر بعض حوادث  
 زمان که در آن حوادث لابد است  
 از استمداد بروج آنحضرت صلی الله  
 علیه وسلم و تخلص بذکر مناقب  
 آنحضرت صلی الله علیه وسلم -

## ترجمہ

اس تمہید میں زمانہ کے حوادث کا تذکرہ ہے کہ ان حوادث سے نجات کے لیے اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پُرفتوح سے مدد طلب کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناقب اور کمال کا ذکر کر کے ان سے نجات حاصل کی جائے۔

لے  
كَانَ نَجُومًا أَوْ مَضَتْ فِي الْغِيَابِ

عُيُونِ الْأَفَاعِي أَوْ رُؤْسِ الْعَقَّارِبِ

## شرح حضرت ناظم

الایماض : درخشیدن برق - الغیب : تاریکی ، غیاب : جماعت -

یعنی گویا ستارگان کے درخشیدن در تاریکیا پشیمان یا سر ہاتے کر قدم

است قلق خاطر را بیان میکند ما نوز از آنکہ ہر کہ مشوش می شود شبہا بخواب نمی رود و

ستارگان در نظر او بمنزلہ چشم افعی و سر کر قدم می آید۔

## تشریح مشکل الفاظ

امضت : بجلی کا چمکنا - غیاب : یہ جمع ہے اس کا واحد غیب ہے۔ اس کا

معنی تاریکی ، اندھیرا ہے۔

الافاعی : افعی کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے : اڑدھا - عقارب : عقرب کی جمع ہے

اس کا معنی ہے : بچھو۔

## ترجمہ

تارے جو گھپ اندھیروں میں چمک رہے ہیں وہ گویا اژدھوں کی چمکدار آنکھیں ہیں،  
یا بچھوؤں کے سر میں جن کے دیکھنے سے خوف و دہشت طاری ہو رہی ہے۔

## تشریح

یعنی میرے دل کی بے چینی اور اضطراب کا یہ عالم ہے کہ آنکھوں سے نینداڑ گئی ہے  
بے خوابی کا شکار ہوں اور اندھیری رات میں ستاروں کے دیکھنے سے اس طرح خوفزدہ اور  
ہراساں ہوں جس طرح زہریلے سانپوں کی چمکتی ہوئی آنکھوں یا بھوؤں کے سروں کو دیکھ کر  
انسان مضطرب ہو جاتا ہے۔

۲

إِذَا كَانَ قَلْبُ الْمَرْءِ فِي الْأَمْرِ خَاشِعًا

فَأَضِيقُ مِنْ تَسْعِينِ رُحْبِ السَّبَابِ

شرح حضرت ناظم

خاشعہ یعنی قلب النفس غیر طیب ولا نشط۔ سبب : بیابان، سبب جامعہ۔

رحب بالضم، فراخی۔ رحب وسعۃ، منہ یقال بلد رحب۔

یعنی وقتیکہ باشد دلے مرد در کار ہاتے از کار ہا محزون و پریشان پس در

نظر او تنگ ترمی نماید از عقد تسعین بیابانہائے کشادہ۔

و عقد تسعین عبارت از آنست کہ سر انگشت سبابہ در اصل ابہام بند کنند و

و جبیکہ حلقہ بغایت تنگ پیدا شود۔

## تشریح مشکل الفاظ

خاثر، پڑمردہ، افسردہ، تسعین، انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ سے ملانے سے جو تنگ حلقہ بنتا ہے، اہل عرب اسے تسعین کہتے ہیں۔ سباسب؛ جمع ہے اس کا واحد سبب ہے جنگل، بیابان۔ رُحْب؛ فراخی، کشادگی۔

## ترجمہ

جب کسی کا دل کسی وجہ سے افسردہ اور پڑمردہ ہوتا ہے تو بیابانوں کی وسعتیں اُن کے نزدیک تسعین کے حلقے سے بھی تنگ تر ہو جاتی ہیں۔

۳

تَشْفَلْنِي عَنِّي وَ عَنِ كُلِّ مَرَا حَتِي  
مَصَابِبُ تَقْفُوا مِثْلَهَا مِنْ مَصَابِبِ

## شرح حضرت ناظم

تشفلی، شغلہ، فہو شاغل و ذاک مشغول، یعنی بازداشت ازوے۔ قفوتہ ای

تبعۃ۔

یعنی بازمی دار و مرا از تامل در حال خود و بہرہ مند شدن براحت خود مصیبت ہا کہ از پے درمی آند مثل خود را از مصائب دیگر۔

## تشریح مشکل الفاظ

شغل عنہ، غافل کر دینا۔ قفایقفو، پیچھے پیچھے آنا۔

ترجمہ؛ ایسے مصائب و آلام نے جن کے پیچھے انہی جیسے تند و تیز مصائب و آلام

۲۶  
کابیلاب اٹھا چلا آرہا ہے، مجھے اپنی ذات اور اپنی ساری مسرتوں سے غافل اور بے خبر  
کر دیا ہے۔

## تشریح

یعنی ہجوم مصائب نے مجھے یوں سراسیمہ اور مدہوش کر دیا ہے کہ نہ میں اپنی نجات و  
فلاح کے بارے میں سوچ سکتا ہوں اور نہ ہی راحت و آرام کے جو وسائل مجھے میسر ہیں،  
ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہوں۔

۴۷

إِذَا مَا أَتَنِىْ أَرْمَهُ مَدْلِهِمَّةً  
مَّحِيْطٌ بِنَفْسِيْ مِنْ جَمِيْعِ جَوَانِبِ

## شرح حضرت ناظم

ازمہ، سختی و قحط۔ اولہام، تاریک شدن شب۔ لیلۃ مدلمہ، شب تاریک۔  
یعنی وقتیکہ می رسد بن سختی در غایت تاریکی و صعوبت گرد می آمد نفس مرا از جمیع  
جوانب من۔

## تشریح مشکل الفاظ

ازمہ: شدت، تنگی۔ مدلمہ: سخت تاریک۔

## ترجمہ

جب مصیبت کی گہری تاریکی مجھے ہر طرف سے اپنے مزغے میں لے لیتی ہے۔

تَطَلَّبْتُ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ أَوْ مُسَاعِدٍ  
الَّذِي بِهِ مِنْ خَوْفٍ سُوءِ الْعَوَاقِبِ

### شرح حضرت ناظم

لوذولیاذ، پناہ گرفتن و حرف "من" اینجا مانند من است در آیت اطعمہم

من جو ۶ و آمنہم من خوف۔

یعنی می جوئیم کہ آیا بیچ یاری دہندہ و مددکنندہ ہست کہ پناہ گیرم با و تا ترس شدت و

سختی عواقب امور دفع گردد۔

### تشریح مشکل الفاظ

تَطَلَّبُ، کسی چیز کو تکلف اور کوشش کے ساتھ بار بار طلب کرنا۔ لاذیلو ذلوذا و لیاذا :

پناہ لینا۔

### ترجمہ

میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت

میں مجھے برے نتائج کے خوف سے پناہ مل سکے۔ اور امن امان نصیب ہو سکے۔

فَلَسْتُ أَرَى إِلَّا الْحَبِيبَ مُحَمَّدًا  
مُرْسُولَ إِلَهِ الْخَلْقِ جَمِّ الْمَنَاقِبِ

## شرح حضرت ناظم

جوم بسیار شدن آب در چاه، جوم بسیار۔  
یعنی پس نمی بینیم هیچ کس را مگر آن محبوب را که نام مبارک ایشان محمد است صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم پیغامبر خدا تبارک و تعالیٰ و کثیر المناقب۔

## تشریح مشکل الفاظ

جوم، کثیر، بہت زیادہ۔ مناقب کا واحد منقبت ہے اس کا معنی ہے خصائل حمیدہ۔  
ترجمہ

پس ایسا معاون و مددگار جو مصیبت میں دستگیری کرے مجھے کوئی نظر نہیں آتا۔ بجز  
اپنے محبوب (دلنواز) کے جس کا اسم گرامی محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ساری  
مخلوق کے پروردگار کے رسول ہیں اور جن کے محامد و محاسن بے شمار ہیں۔

## تشریح

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی وہ منبع سعادات و برکات ہے  
کہ اگر اپنی نورانی جھلک دکھا دیں تو مصائب و آلام کی تاریک رات سحر ہو جاتے، گرتے  
ہوں کو سہارا دینے والے، روتے ہوں کو ہنسانے والے، رنج و غم کے بارگراں سے  
نجات دینے والے یہی حبیب کبریا ہیں۔

کے

وَمُعْتَصِمِ الْمَكْرُوبِ فِي كُلِّ غَمْرَةٍ  
وَمُنْتَجِعِ الْغُفْرَانِ مِنْ كُلِّ تَائِبٍ

## شرح حضرت ناظم

اعتصام؛ چنگ و زردن۔ کرابہ؛ بالضم؛ اندوہ۔ غمرہ؛ دراصل آب بسیار و غرق شدن  
 دران۔ بعد از ان نقل کرده شدہ یقال غمرات الموت لشدائدہ۔

انتجاع؛ بطلب آب و علف شدن۔

یعنی بنظر نمی آید مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن  
 اندوہ گیس است در ہر شدتے۔ و جائے طلب کردن مغفرت است بنسبت ہر توبہ کنندہ  
 و دریں بیت اشارہ است بمضمون آیت کریمہ و لو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءواک  
 فاستغفروا اللہ و استغفر لہم الرسول لو جدوا اللہ تو اباً رحیماً۔

## تشریح مشکل الفاظ

معتصم؛ اسم ظرف؛ چنگل مارنے کی جگہ مکروب؛ غمزوہ، غمرۃ؛ پانی کی کثرت اور اس  
 میں ڈوب جانے کو غمرہ کہتے ہیں اور موت کی شدت کے لیے بھی غمرات الموت کا لفظ عربی  
 میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے مراد شدت، سختی، مصیبت ہے۔ ففتح، اسم ظرف؛ وہ جگہ  
 جہاں لوگ گھاس اور پانی وغیرہ کی تلاش میں جاتے ہیں یعنی امید گاہ۔

## ترجمہ

مجھے تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا  
 جس کے دامن رحمت کو کوئی غمزوہ ہر مصیبت کے وقت پکڑ کر پناہ لے سکے، اور ہر تائب  
 حصول مغفرت کے لیے جس کی بارگاہ اقدس کا قصد کر سکے۔

## تشریح

اس شعر میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے مضمون کی طرف

اشارہ کیا ہے،

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله و

استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما۔

”اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اے حبیب! میری خدمت

میں حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی ان

کے لیے استغفار کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور

بہت رحم کرنے والا پائیں گے“

فصل اول کے مطالعہ سے حجۃ الاسلام، حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کا عقیدہ روز روشن کی طرح عیاں اور آشکارا ہو جاتا ہے کہ آپ اس زندگی میں حوادث و

الام کے طوفانوں میں گھر جانے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استمداد کو

ہی اپنے لئے وجہ نجات یقین کرتے تھے آپ کو یقین تھا کہ حضور کی توجہ اور برکت سے

مصائب و آلام کی زنجیریں کٹ جاتی ہیں، رنج و محن کی کالی گھٹائیں کافور ہو جاتی ہیں۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے لب لعین کو جنبش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سمت در

میں جنبش و مغفرت کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ اسی عقیدہ کو حضرت شاہ صاحب نے

اپنے فصیح و بلیغ انداز میں بڑی دل سوزی اور وضاحت سے بیان کیا ہے۔

وہ لوگ جو اہلسنت پر بارگاہ رسالت میں استفاثر و فریاد کرنے کے باعث کفر و

شک کی تہمتیں بڑی بے رحمی سے لگاتے ہیں وہ اگر ان اشعار کو اور ان کی اس تشریح کو

جو حضرت شاہ صاحب نے اپنے قلم مبارک سے خود تحریر فرمائی ہے مطالعہ کریں گے

تو امید ہے کہ شرک سازی کے دھندے سے وہ باز آجائیں گے اور شاید ان کے دلوں میں بھی اپنے محبوب و کریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہی عقیدت و نیاز، وہی محبت و اشتیاق پیدا ہو جائے جس کے بغیر ایمان نامکمل رہتا ہے۔





## فصل دوم

در بیان منقبت عظیمہ از  
 مناقب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم و آن شفاعت کبریٰ  
 است و تفصیل آن در بخاری  
 و مسلم مذکور است۔

ترجمہ

اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار مناقب و محامد

سے ایک بہت بڑی منجبت کا بیان ہے اور وہ ہے شفاعت کبریٰ۔ اس کی تفصیلات  
صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔

۱۰

مَلَاذُ عِبَادِ اللَّهِ مَلْجَأٌ خَوْفِهِمْ  
إِذَا جَاءَ يَوْمٌ فِيهِ شَيْبُ الذَّوَابِ

شرح حضرت ناظم

یعنی جائے پناہ گرفتار بندگان خدا و گریز گاہ ایشان در وقت خوف ایشان -  
وقتیکہ بیاید روزیکہ در آن سفید شدن گیسوئے ہاست یعنی روز قیامت -  
واضافہ ملجاء خوفہم بادتہ ملائیت است -  
و دریں بیت اشارہ واقع شدہ است بآیہ کریمہ فکیف تنقون ان کفرتم یوم  
یجعل الولدان شیباً السماء من فطریہ -

تشریح مشکل الفاظ

ملاذہ پناہ لینے کی جگہ۔ ملجاء بھاگ کر جانے کی جگہ۔ شیبہ سفیدی۔ ذوائب؛

بال گیسو۔

ترجمہ

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن جب کہ شدت خوف سے بال سفید

ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے پناہ گاہ ہوں گے جہاں وہ خوف سے نجات حاصل کرنے کے لیے دوڑ کر جائیں گے۔

### تشریح

اس شعر میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، فکیف تتقون... (الایہ) اگر تم کفر کرتے رہے تو اس روز تم عذاب الہی سے کیونکر بچو گے جس روز بچے شدت خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔

۷

إِذَا مَا اتَّوْنَا نُوحًا وَمُوسَىٰ وَآدَمًا  
وَقَدْ هَالَهُمْ ابْصَارُ تِلْكَ الصَّعَابِ

### شرح حضرت ناظم

صعوبۃ، دشواری، صعائب جمع صعبت۔

یعنی وقتیکہ بیانید بندگان خدا پیش حضرت نوح و حضرت موسیٰ، حضرت آدم صلوات اللہ و سلامہ علیہم حالانکہ در خوف و فرح انداختہ باشد ایساں را دیدن آن سختی یا۔

### تشریح مشکل الفاظ

حال، خوفزدہ کرنا۔ صعائب؛ صعوبت کی جمع ہے جس کا معنی ہے، دشواری، مشکل۔

ترجمہ

جب ساری دنیا شفاعت کے لیے حضرت نوح، حضرت موسیٰ اور حضرت آدم

علیہم السلام کے پاس آئے گی تو اس دن کی دشواریوں اور تکلیفوں کو دیکھ کر یہ حضرات خود بھی خوفزدہ ہوں گے۔

۳

فَمَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذِهِ  
نَبِيٍّ وَلَمْ يُظْفِرْهُمْ بِالْمَاءِ

شرح حضرت ناظم

ما یعنی عنک هذا ای ماینفک - اظفار - فیروزی دادن - مآرب : بضم الراء و فتح ، حاجت -

یعنی پس نفع نداد ایشاں رانزدیک اس سختیہا ہیچ پیغامبرے و فیروز ناسخت ایشاں رانیچ پیغمبرے درمطلب ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

ماکان یعنی عنک هذا، یعنی وہ چیز تجھے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ تجھے مستغنی نہیں کر سکتی یظفر، اظفار باب افعال سے ہے، کسی کو کامیاب بنا دینا۔ مآرب : مآرب کی جمع ہے اس کا معنی ہے : حاجت -

ترجمہ

لوگوں کی ان انبیاء کرام کی خدمت میں حاضری انہیں کوئی نفع نہیں پہنچاتے گی اور نہ ہی وہ اپنے مقاصد کے حصول میں ان کو کامیاب کریں گے یعنی کسی کو مجال دم زدن نہ ہوگی کوئی بارگاہ الہی میں لوگوں کی شفاعت کے لیے لب کشائی کی جرات نہیں کرے گا۔

هَذَا مَرْسُولُ اللَّهِ يَنْحُو لِرَبِّهِ  
شَفِيعًا وَفَتْحًا لِبَابِ الْمَوَاهِبِ

شرح حضرت ناظم

نحو: آہنگ کردن۔ یعنی در آن وقت قصد کند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجانب پروردگار خود در حالتیکہ ارادہ شفاعت دارد و ارادہ کشادن دروازہ بخششہا دارد۔

تشریح مشکل الفاظ

یخو، قصد کرنا۔

ترجمہ

اس وقت اللہ تعالیٰ کا محبوب رسول گزگاروں کی شفاعت کے لیے اور بخششوں کے دروازوں کو کھولنے کے لیے بارگاہ الہی میں حاضری کا قصد کرے گا۔

فَيَرْجِعُ مَسْرُومًا بِنَيْلِ طَلَابِهِ  
أَصَابَ مِنَ الرَّحْمَنِ أَعْلَى الْمَرَاتِبِ

شرح حضرت ناظم

پس بازگردد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شادمان بیافتن مقصود خود در حالتیکہ یافتہ است از جناب حضرت رب العزت اعلیٰ مراتبہا۔

## تشریح مشکل الفاظ

طلاب مقصد۔

ترجمہ

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد شاداں و فرجاں واپس تشریف لائیں گے اور خداوند رحمن کی بارگاہ سے آپ کو اعلیٰ مراتب ارزانی ہوئے ہوں گے۔

فصل اول میں حضرت شاہ صاحب نے اس دنیا میں مصائب و آلام کے گردابوں میں بچکولے کھانے والوں کو ذاتِ مصطفویٰ کی کرم گسٹریوں کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ جب مجھے چاروں طرف سے مصیبتیں گھیر لیتی ہیں اور مجھے کوئی پناہ دینے والا اور میری دستگیری کرنے والا نظر نہیں آتا تو اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست کرم کشود مشکل کے لیے اُگے بڑھتا ہے اور مصائب و آلام کی کالی گھٹائیں اُٹا فانا ناپید ہو جاتی ہیں۔ اس فصل میں قیامت کے روز حضور کی جو عنایات اور احسانات گنہ گاروں پر ہوں گے ان کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ سب لوگ جلال خداوندی سے لرزہ بر اندام ہوں گے اور کسی کو مجال دم زدن نہ ہوگی اور آخر کار باہمی مشورہ سے یہ طے پائے گا کہ چلیں کسی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے کی بارگاہ میں اور اس سے شفاعت کے لیے درخواست کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ابو البشر ہیں، آپ کی آفرینش اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے کی ہے۔ آپ زمین میں اپنے پروردگار کے نائب ہیں، تمام فرشتوں کو اس نے حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں۔ ہم آپ کی اولاد ہیں سخت بد حال اور لاچار ہیں ہم پر رحم فرمائیں اور ہمارے لیے بارگاہ الہی میں شفاعت کی التجا کریں۔ آپ اس درخواست کو منظور کرنے سے معذرت کر دیں گے

اور نفسی نفسی کا اعلان کریں گے۔ وہاں سے مایوس ہو کر لوگ آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہاں سے بھی نیکو سا جواب ملے گا۔ یکے بعد دیگرے تمام اولوالعزم انبیاء و رسل کے دروازوں پر دستک دینے کے بعد اور مایوس ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی شان ارزانی فرمائی ہے بغیر باپ کے آپ کو پیدا کیا ہے، آپ کو بڑے عظیم معجزات سے نوازا ہے۔ ہم حاضر ہوتے ہیں ہمارے لیے شفاعت فرمائیں۔ آپ بھی سابقہ انبیاء کی طرح خود شفاعت کرنے سے معذوری کا اظہار کریں گے لیکن کہیں گے میں تمہیں ایک ایسی ہستی کے پاس بھیجتا ہوں جس کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام واپس نہیں لوٹتا۔ چنانچہ وہ سب کو بارگاہ محمدی میں حاضر ہونے کی ہدایت فرمائیں گے۔ اب شیخان کی روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

فیقول عیسیٰ، لست هناکم لکن ائتوا محمداً عبداً غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فیا تونی فاقوم قامشی بین سماطین من المومنین فی استاذن علی فاذا ساءت ساءتی وقعت له ساجداً فیدعی ما شاء الله ان یدعی ثم یقال ارفع یا محمد ساءتک قل تسمع و اشفع تشفع و سل تعط۔

ترجمہ: حضور نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام معذرت کریں گے لیکن ان سب کو کہیں گے کہ محمد مصطفیٰ کی خدمت میں جا کر حاضری دو، وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ بند ہیں جن کی پہلی اور پچھلی سب خطاوں کو معاف کر دیا گیا ہے۔ پس سارے لوگ میری خدمت میں حاضر ہوں گے، میں اٹھ کھڑا ہوں گا اور مومنین کی دو صفوں کے درمیان چلتا ہوا بارگاہ الہی میں حاضری کا اذن طلب کروں گا اور جب اپنے رب کریم کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ ریز

ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہیں گے مجھے سجدہ میں رہنے دیں گے۔ پھر حکم ہو گا اے محبوب! اے محمد! سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھاؤ، تم کہو میں سنوں گا۔ تم شفاعت کرو میں شفاعت قبول کروں گا۔ تم مانگو میں دیتا جاؤں گا۔“

اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبی ظاہر ہوگی اور دنیا کو بارگاہ الہی میں مقام محمدی کا کچھ علم ہوگا۔ یہ شیخین کی مفصل حدیث کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے تفصیل کے لیے اصل کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔ خود اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں:

ومن الليل فتعبد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا۔

اے میرے محبوب! سحری کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کیا کرو، ہم عنقریب آپ کو مقام محمود پر فائز کریں گے جہاں جن وانس اور ملائک سب تیری تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم غلاموں کو اس دنیا میں بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سحاب جود و کرم سے سیراب کرتا رہے اور قیامت کے دن بھی حضور کے لوار الحمد کے نیچے عشاق نبوی کے زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین بجاہ شفیع المذنبین ووسیلتنا فی الد صلی اللہ علیہ وسلم۔





## فصل سوم

در بیان نوعی از دلائل  
 نبوت که بشارات انبیاء سابقین  
 است بوجود آنحضرت صلی الله تعالی  
 علیه وسلم و درین جا اشارتست  
 بنسب اظهار آنحضرت صلی الله علیه وسلم

## ترجمہ

اس میں دلائل نبوت کی ایک قسم بیان کی گئی ہے یعنی وہ بشارتیں جو انبیاء سابقین نے حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود مسعود کے بارے میں لوگوں کو سنائیں اور یہاں پر اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسب پاک کی طرف۔

لے سُلَالَةُ إِسْمَاعِيلَ وَالْعِرْقُ نَازِعٌ  
وَأَشْرَفُ بَيْتٍ مِنْ لُؤْيِ بْنِ غَالِبٍ

## شرح حضرت ناظم

سُلَالَةُ الشَّيْءِ: ما استخرج ممثلاً۔ نازع: النزع الجذب ونزع القوس جذبها۔  
عرق: بالكسر: ينح - لؤي: بضم اللام وفتح همزة وتشديد ياء، جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلاصہ است برآمدہ از حضرت اسماعیل  
واصل بجانب خود کشندہ است فرع را یعنی البتہ فرزند پدیر میمانند۔ و قبیلہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم شریف ترین قبائل اولاد لؤی بن غالب است۔  
و دریں بیت اشارتست بآن قصہ کہ فرشتہ نزدیک ہاجرہ بشارت داد کہ از اولاد  
فرزند تو پیغمبرے پیدا شود۔ و اشارتست بمضمون حدیث ان الله اصطفى كنانة  
من ولد اسماعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بنی هاشم  
واصطفاني من بنی هاشم۔ رواه مسلم۔

## تشریح مشکل الفاظ

سُلالۃ: کسی چیز سے نکالا ہوا خلاصہ۔ عرق، بیڑ۔ فازع: یہ نزع سے مانوڑ ہے اس کا معنی ہے، کھینچنے والا۔ جذب کرنے والا۔ اسی سے نزع القوس مانوڑ ہے جس کا معنی ہے: کمان کو کھینچنا۔ لؤی: بضم اللام وفتح ہمزہ اور یا مشدوداً یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک جد اعلیٰ کا نام ہے۔

### ترجمہ

یعنی حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان کا جوہر اور خلاصہ ہیں اور ان کے تمام محاسن و کمالات سے متصف ہیں اور اصل، فرع کو اپنی طرف کھینچنے والا ہوتا ہے نیز حضور کا قبیلہ لؤی بن غالب کی اولاد میں سے شریف ترین قبیلہ ہے۔

### تشریح

اس شعر میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک فرشتہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بشارت دی کہ آپ کے اس فرزند حضرت اسماعیل کی اولاد سے ایک عظیم المرتبت پیغمبر پیدا ہوگا نیز اس شعر میں اس حدیث کے مضمون کی طرف بھی اشارہ ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور کنانہ سے قبیلہ قریش کو اور قریش سے خاندان بنی ہاشم کو چنا اور مجھے سارے بنی ہاشم سے منتخب فرمایا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔



۲ بَشَارَةُ عِيسَى وَالَّذِي عَنْهُ عَبَّرُوا

بِشِدَّةِ بَأْسٍ بِالضُّحُوكِ الْمَحَارِبِ

شرح حضرت ناظم

ضحوک و ضحاک بادشاہ مشہور کہ در کثرت فتوح یاں مثل زودہ می شود۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصداق بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
است و اں پیغمبرے کہ تعبیر کردہ اند پیغمبر اں از او باسم ضحوک بسبب شدہ قتال۔

و دریں بیت اشارتست بمضمون کریمہ "بشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ"  
احمد" اشارتست بآن قصہ کہ انبیاء سابقین گفتہ اند کہ در آخر زمان پیغامبر ضحوک پیدا شود

تشریح مشکل الفاظ

ضحوک یا ضحاک، ایک بادشاہ کا نام ہے جو کثرت فتوحات کے باعث مشہور تھا  
اب اس کے ساتھ کثرت فتوحات کی مثال دی جاتی ہے۔ المحارب، جنگجو۔

ترجمہ

حضرت کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں، جیسے  
قرآن کریم میں موجود ہے: "و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" یعنی  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک رسول کی آمد کا مژدہ سنایا جو ان کے بعد تشریف لائے گا  
اور جس کا نام نامی احمد ہوگا۔"

اسی طرح دیگر انبیاء نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فتوحات کی کثرت اور

میدان جنگ میں شجاعت و بہادری کے باعث آپ کو ضحوک کے لقب سے ملقب کیا ہے۔

۳۷ وَمَنْ أَحْبَبُوا عَنْهُ بِأَنْ لَيْسَ خُلُقُهُ  
بِفِظٍّ وَفِي الْأَسْوَاقِ لَيْسَ بِصَاحِبٍ

شرح حضرت ناظم

ضمب، بانگ و فریاد۔ فظ، مرد درست نحو۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پیغمبر است کہ خبر دادہ رند پیغمبران پیشین ازوے  
بأن کہ نیت خلق او درشت و نیست در بازار ہا بانگ بلند کنندہ۔

و دریں بیت اشارہ است بحديث دارمی کہ در تورات مذکور است در وصف آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم، لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق۔

تشریح مشکل الفاظ

فظ، سخت، تند نحو، اجڈ۔ اسواق، یہ سوق کی جمع ہے، بازار، خرید و فروخت کی منڈیاں

صاحب، شور مچانے والا۔

ترجمہ

حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ رسول ہیں جن کے متعلق پہلے انبیاء نے یہ خبر

دی تھی کہ آپ کے خلق میں سختی اور درشتی نہیں ہے اور آپ بازاروں میں آشتی سر لوگوں

کی طرح شور و غوغا کرنے والے نہیں ہیں۔

تشریح

اس شعر میں دارمی کی اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ تورات میں حضور کی توصیف

اس طرح بیان کی گئی ہے۔ (ترجمہ) کہ آپ نہ تو درشت ہو ہیں اور نہ سخت دل ہیں اور نہ ہی بازاروں میں چلانے والے ہیں۔

۴۷ وَ دَعْوَةٌ اِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بِنَائِهِ

بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيهِ نِيلُ الرَّغَائِبِ

شرح حضرت ناظم

رغیبہ، عطائے بیار۔ رغائب، جامعہ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پیغامبر است کہ مصداق دعائے حضرت ابراہیم  
شد وقتے بنیاد کردن وے در مکہ معظمہ خانہ کہ دروے یافتہ شود عطائے بیار۔

دریں بیت اشارتست بمضمون آیت کریمہ واذ یرفع ابراہیم القواعد من

البیت واسماعیل۔ (الایۃ)

تشریح مشکل الفاظ

نیل و پانا۔ رغائب، رغیبہ کی جمع ہے، عطار بیار، بڑی بخشش۔

ترجمہ

یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائے جو  
آپ نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف تعمیر کرتے وقت مانگی تھی۔ اور اس بیت اللہ شریف  
میں بندگان خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔

تشریح

اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے : واذ یرفع ابراہیم القواعد

من البيت واسماعيل - (الآية)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک وقت کا ذکر کیا ہے جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند جمیل و جلیل سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی معاونت سے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر فرما رہے تھے۔ ان قبولیت کی گھڑیوں میں اللہ کے خلیل نے اپنے کریم رحیم پروردگار کی بارگاہ میں دعا کا دامن پھیلایا اور دیگر التجاؤں کے ساتھ ساتھ یہ التجا بھی کی: ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلو عليهم آياتك ويعلمهم الكتاب والحكمة ويزكيهم انك انت العزيز الحكيم۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہی میں سے تاکہ پڑھ کر سنائے انہیں تیری آیتیں۔ اور سکھائے انہیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں۔ اور پاک صاف کر دے انہیں۔ بے شک بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔“

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے استفسار کیا: مجھے پہنچانے ہو میں کون ہوں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خود ہی ارشاد فرمایا: انا دعوة ابي ابراهيم۔  
”میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔“





## فصل چهارم

در بیان نوع دیگر از دلایل نبوت  
 و تامل در شمائل و اخلاق آنحضرت  
 صلی الله علیه و سلم است که همه بجهت  
 اجتماعیه بجز پیغامبر را حاصل نشود قطعاً  
 هر چند احاد آن خصال مخصوص بانبیاء  
 نباشد مثل اعتدال خلقت ،  
 فصاحت لسان ، نفع رسانیدن  
 بردمان ، سخاوت و علوهیت و

شجاعت و عفو و حلم و زہد الی غیر ذلک ۔

ترجمہ

اس میں دلائل نبوت کی ایک اور قسم بیان کی گئی ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و شمائل میں غور و فکر کرنا ہے۔ یہ تمام مکارم اخلاق مجموعی طور پر پیغمبر کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوتے اگرچہ ان کمالات میں سے ایک یا دو کمال انبیاء کے علاوہ بھی لوگوں میں پائے جاسکتے ہیں۔ جن کمالات کا یہاں ذکر ہے ان میں اعضاء جسمانی کا متناسب اور موزوں ہونا۔ زبان کا فصاحت و بلاغت سے متصف ہونا، مخلوق خدا کو نفع پہنچانا، سخاوت، علمیت، شجاعت، عفو، حلم، زہد وغیر ذلک ۔

لے  
جَمِيلُ الْمَحْيَا أَبْيَضُ الْوَجْهِ رُبْعَةٌ

جَلِيلٌ كَرَادِيْسٌ أَرْبَعُ الْحَوَاجِبِ

شرح حضرت ناظم

مَيَّا؛ روئے آدمی۔ رجل رُبْعَةٌ بین الطویل والقصیر۔ زنج باریکی و درازی۔ وَاَلْكَرَادِيْسُ؛ رؤس العظام واحدہا کر دوس۔

یعنی صاحب جمال است روئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و مائل بسفیدیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و میاز قامت است آنحضرت، پُر و قوی ہست سر استخوانہائے آنحضرت و باریک و دراز و تمام است ابروہائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## تشریح مشکل الفاظ

فُحْيَا: آدمی کا چہرہ۔ رُبْعَةٌ: درمیانہ قامت۔ نَهْطٌ: قد نہ دراز قد۔ کرا دیں، جمع ہے  
 کر دوس کی، ہڈیوں کے سروں کو کہتے ہیں۔ جَوْرٌ: گوشت ہوں۔ اَرْجٌ: باریک اور طویل۔  
 حَوَاجِبٌ، جمع ہے حاجب کی۔ اَبْرُو۔

### ترجمہ

حضور کا رخ انور من موہنا ہے۔ اس کی رنگت سفید ہے۔ قدمبارک درمیانہ ہے اور  
 اعضا کی ہڈیاں پر گوشت ہیں اور آپ کے ابرو باریک اور کمان کی طرح طویل ہیں۔

۲ صَبِيحٌ مَلِيحٌ اَدْعَبُ الْعَيْنِ اَشْكَلُ  
 فَصِيحٌ لَهَا اِلَّا عَجَامٌ لَيْسَ بِشَائِبٍ

### شرح حضرت ناظم

الِدَعَجُ: شدت سواد العین۔ اَشْكَلُ العین امی فی بیاضها شیءٌ من حمرة۔ اعجت  
 الکلام صیرتہ، عجیبا۔ والمراد ہنہا ترک الایضاح۔

یعنی خوبصورت با ملاحظت است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیاہی چشم آنحضرت  
 بنہایت کمال بود و سفیدی چشم آنحضرت و سرخی آمینتہ بود با فصاحت است اُن حضرت  
 نیست رکاکت کلام آنحضرت آمینتہ شدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

### تشریح مشکل الفاظ

الصَّبِيحُ، الوَضِيحُ، الوجه، روشن چہرے والا۔ اَدْعَبُ: جس شخص کی آنکھ کی سیاہی  
 بہت شدید ہو، اس کو اَدْعَبُ کہتے ہیں۔ اَشْكَلُ: جس کی آنکھ کی سفیدی میں سُرخ ڈورے ہوں

اس کو اشکل کہتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں آنکھوں کی خوبصورتی کی انتہا ہیں۔ الاعجام، عجمیت، غیر عربی اسلوب، شائب، بلا ہوا۔

ترجمہ

حضور کا پہرہ مہتاب کی طرح روشن ہے، حضور کا حسن دل لہانے والا ہے چشم مازاغ کی سیاہی بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سُرخ ڈوروں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد پرکشش بنا دیا ہے۔ آپ کے کلام میں ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس میں عجمیت کا شائبہ تک بھی نہیں پایا جاتا۔

۳ وَأَحْسَنُ خَلْقِ اللَّهِ خُلُقًا وَخِلْقَةً

وَأَنْفَعُهُمُ لِلنَّاسِ عِنْدَ النَّوَابِئِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بہترین خلق خدا است درخصت و در شکل و نافع ترین ایثار است مردمان را

نزدیک ہجوم حوادث زمان۔

تشریح مشکل الفاظ

نواب جمع ہے نائبہ کی مصیبت۔

ترجمہ

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اخلاق کریمہ اور محاسن جہانی میں اللہ تعالیٰ

کی تمام مخلوق سے زیادہ حسین و دلکش ہیں اور لوگوں کو جب آلام و مصائب کے طوفان

گھیر لیتے ہیں تو اس وقت ان کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں یعنی حضور کی دعا اور

توجہ سے مصیبت کی گھٹائیں ناپید ہو جاتی ہیں اور رنج و الم کے طوفانوں کا رخ پھر جاتا ہے۔  
 حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن ظاہری کے بارے میں حضرت شاہ صاحب  
 نے جن رعنائیوں اور دلربائیوں کا ذکر کیا ہے درحقیقت یہ ان روایات کا خلاصہ ہے جو  
 مستند کتب حدیث میں ان صحابہ کرام سے مروی ہیں جنہوں نے مدینہ جمال مصطفوی کے  
 نظاروں سے اپنی بقیار آنکھوں کو روشن اور اپنے تاریک دلوں کو منور کیا۔

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت انس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ہند بن ابی  
 ہالہ، حضرت ربیع بنت معوذ، یہ اس گروہ کی چند چیدہ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور کے  
 علیہ مبارک کو اپنے اپنے انداز میں بیان کیا۔

میں عاشقانِ جمالِ نبوت کی تسکین کے لیے چند روایات پیش کرتا ہوں تاکہ انہیں  
 اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی دلربائیوں کا کچھ اندازہ ہو جائے :

۱۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی آدمی نے دریافت کیا،

أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهه مثل السيف؟

کیا اللہ کے رسول کا چہرہ مبارک تلواری کی طرح (چمکدار) تھا؟

قال: لا، بل مثل الشمس والقمر مستديرا۔

حضرت جابر نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ حضور کا رخ انور مہر و ماہ کی طرح تابندہ اور

گول تھا۔ (شمائل الرسول لابن کثیر)

۲۔ حضرت اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر کے پوتے ابو عبیدہ

نے ایک صحابیہ ربیع بنت معوذ سے درخواست کی :

صلى على رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے مادر محترم! مجھے حضور کا حلیہ بتائیے۔

قالت، یا بُنْتِی! لو مرایتہ مرایت الشمس طالعة۔

اے میرے بیٹے! اگر تم محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تو

تمہیں یوں محسوس ہوتا کہ تم سورج کو طلوع ہوتے دیکھ رہے ہو۔

۳۔ حضرت ابراہیم بن محمد، جو سیدنا علیؑ کی اولاد سے ہیں، کہا کرتے، جب ہمارے

جد امجد حضرت علیؑ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان فرماتے تو یوں داد و فصاحت دیتے

قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطویل الممغط ولا

بالقصیر المتردد وكان رابعة من القوم لم یکن بالجعد القلط ولا

بالسبط۔ کان جعداً راجلاً ولم یکن البطهم ولا بالمکثم وكان فی

وجهه تدویر ابیض مشرب ادعج العینین، اهدب الاشفار،

جلیل المشاش والکتد، أجرد ذو مسربة شثن الکفین والقدمین

اذا مشی تقلع کانها ینحط فی صلب و اذا التفت التفت معاً۔ بین

کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین اجود الناس صدراً و اصدق

الناس لهجة والینهم عریكة واکرمهم عشيرة۔ من رآه

ب. یهة هابة و من خالطة معرفة احبة یقول ناعته لم

ارقبله ولا بعده مثله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(شمال ترمذی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بہت لمبے قد کے تھے اور نہ بہت پست قامت، آپ میانہ قد تھے۔ آپ کے

مومے مبارک بہت گھنگریالے بھی نہ تھے اور بالکل سیدھے لمبے بھی نہ تھے بلکہ متوسط درجے کے گھنگریالے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ فریب بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ چہرہ مبارک گولائی مائل تھا رنگت سپید جو سرخی مائل تھی۔ آنکھیں خوب سیاہ سرگمیں تھیں بلکہیں دراز تھیں، بوڑ اور کندھے مضبوط تھے۔ کہیں بال نہ تھے۔ صرف بالوں کی ایک لکیر تھی جو سینہ سے ناف تک چلی گئی تھی۔ دست مبارک کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے جب راہ چلتے تو قدم زور سے اٹھاتے گویا بلندی سے نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف پھرتے تو پوری طرح پھرتے۔ دونوں مبارک کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ سخی، سب لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے اور نرم طبیعت، نرم خو، بڑے شریف گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ جو آپ کو دیکھتا تھا وہ بہت نبوت سے خوفزدہ ہو جاتا اور جو جان پہچان کر میل بول کرتا وہ سو جان سے فریفتہ ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کرنے والے کو یہ کہنا پڑتا کہ اس نے نہ پہلے کبھی آپ کا مثل دیکھا ہے اور نہ بعد میں کبھی آپ کا کوئی ہمسر نظر آیا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

سچی بات تو یہ ہے کہ بارگاہ نبوت کے شاعر حضرت حسان کے ان دو شعروں کے بعد کسی مزید کیفیت کو کی مجال ہی نہیں رہتی ہے

و اجمل منك لم ترقط عینی

و احسن منك لم تلد النساء

خلقت مبراء من كل عیب

كانك قد خلقت كما تشاء

ترجمہ: میری آنکھوں نے آج تک آپ سے زیادہ صاحب جمال کوئی نہیں دیکھا۔

اور کسی زمانہ میں کسی جگہ میں کسی عورت نے آپ جیسا سین بچہ نہیں جنا۔

آپ کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک کر کے پیدا کیا گیا ہے۔  
یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی تخلیق آپ کی مرضی کے مطابق کی گئی ہے۔

۴۷ وَأَجُودٌ خَلَقَ اللَّهُ صَدْرًا وَنَائِلًا

وَأَبْسَطَهُمْ كَفًّا عَلَىٰ كُلِّ طَائِلِبٍ

شرح حضرت ناظم

نیل : یافتن و عطارانائل گویند معنی اسم مفعول چنانچہ در عیشۃ راضیۃ گفتہ آمد۔  
یعنی سخی ترین خلق خداست باعتبار سینہ و باعتبار عطا۔ و کشادہ کنندہ ترین ایشان

است دست را بر ہر سوال کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

اجود : بہت سخی۔ نائل : اگرچہ اسم فاعل ہے لیکن معنی اسم مفعول ہے یعنی عطیہ۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعتبار سینہ و باعتبار عطا  
عطیات سب سے زیادہ سخی ہیں اور ہر سائل کے لیے آپ کا دست کرم سب سے زیادہ کشادہ  
یعنی کبھی کوئی سائل بارگاہ عالی سے خالی نہیں جاتا بلکہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنی جود و سخا سے بہرہ ور کرتے ہیں اس کی آنے والی نسلیں بھی اس سخاوت سے بہرہ ور  
ہوتی رہتی ہیں۔

۵۱ وَأَعْظَمُ حُرِّ السَّعَالِي نَهْوُضَةٌ

إِلَى الْمَجِيدِ سَامٍ لِلْعَطَائِمِ خَاطِبٍ

شرح حضرت ناظم

حُرٌّ: آزاد و جوانمرد۔ معالی جمع معسلات بمعنی بلندی قدر و منزلت عظام جمع عظیمہ بمعنی

مرتبہ بلند۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ ترین جوانمرد ایست کہ برائے مراتب بلند  
برخواستن او باشد بسوئے بزرگی ترقی کند و کار ہائے بزرگ را طلب نماید کیسکہ ازاں شریفیہ  
را خواستگاری کند۔

تشریح مشکل الفاظ

حُرٌّ: جوانمرد جس کی بلند ہمت معمولی اور حقیر کاموں میں الجھ کر نہیں رہ جاتی بلکہ وہ ہمیشہ اعلیٰ  
مقاصد کے لیے مصروف جہاد رہتا ہے۔ معالی: جمع ہے معسلات کی، قدر و منزلت کی بلندی۔  
عظام جمع ہے اس کا واحد عظیمۃ ہے اس کا معنی ہے: بلند مراتب۔ خاطِبٌ: منگیتر کو کہتے ہیں  
جو کسی دو شیرہ کا رشتہ طلب کرتا ہے۔ اب اس کا اطلاق ہر اعلیٰ اور ارفع چیز کے طلب گار  
پر بھی ہوتا رہتا ہے۔ نھوض: کوئی اہم کام انجام دینے کے لیے اٹھ کھڑا ہونا۔ حاصل اور  
ستی کو چھوڑ کر مصروف تنگ و دو ہو جانا۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جوانمردوں سے عظیم ترین ہیں۔ آپ ہمیشہ  
بلند سے بلند تر مقامات پر رسانی حاصل کرنے کے لیے کمر بستہ رہتے ہیں، آپ بزرگیوں کی

طرف پر کٹا رہتے ہیں اور عظیم مقاصد کی طلب آپ کو بے قرار رکھتی ہے۔

۶ تَرَى اشْجَعَ الْفُرْسَانِ لَا ذِبْطَهُرِهِ

إِذَا احْمَرَّ بَأْسٌ فِي بَنِيْسِ الْمَوَاجِبِ

شرح حضرت ناظم

غدا ب بنیس امی شدید۔ احمر البأس امی اشتد الحرب۔ يقال خرج القوم الى

مواجبهم امی مصارعهم۔

یعنی مے بنی شجاع ترین سواراں را کہ پناہ گرفتہ است بیشت آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم وقتیکہ سخت شد کارزار در معرکہ ہاتے سخت۔

تشریح مشکل الفاظ

لاذیلو ذہ پناہ لینا۔ احمر، سُرخ ہونا۔ بأس، جنگ، جب جنگ شدت اختیار کر لیتی

ہے اور سُرخ خون کے دریا بہنے لگتے ہیں تو اس وقت عرب کہتے ہیں، احمر البأس۔

بنیس، شدید، سخت۔ المواجب، مصارع، جہاں میدان جنگ میں قتل ہونے والوں کی

لاشیں گرتی ہیں۔ الموجب جمع المواجب الموت، يقال خرج القوم الى مواجبهم امی الى

مصارعهم (المنجد) موجب کا دوسرا معنی موت ہے اس کی جمع بھی موجب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قوم اپنی

قتل گاہوں کی طرف نکلی۔ (المنجد)

ترجمہ: تو دیکھے گا کہ بڑے بہادر شہسوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے پیچھے پناہ لیتے

ہیں جب گھمان کی جنگ ہو رہی ہو اور مقتولوں کی لاشیں اپنی قتل گاہوں میں گر رہی ہوں

۶  
وَإِذَا هُمْ مِمَّنْ سَفَاهَةٌ عَقْلِهِمْ  
وَلَكَمْ يَذْهَبُوا مِنْ دِينِهِ بِمَذَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی ایذا دادند آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعہ بسبب کوتاہی عقل خود و نرفتند

در راہ با از دین او۔

ترجمہ

ایک جماعت نے اپنی کم عقلی اور بے وقوفی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں اور آپ کے دین میں سے کسی راستہ کو اختیار نہ کیا۔

۷  
وَمَا زَالَ يَذْهَبُ عَنِ رَبِّهِ لِهَدَاهُمْ  
وَإِنْ كَانَ قَدْ قَاسَى أَشَدَّ الْمَتَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

پس ہمیشہ دعائی کر دے پروردگار خود را برائے راہ نمودن ایشان اگر چه کشیدہ بود

سخت ترین مشقتہا۔

و دریں دو بیت اشارہ است بآن قصہ کہ کفار بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نگ می دنداختند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می فرمود: اللہم اهد قومی فانہم

لا یعلمون۔

تشریح مشکل الفاظ، قاسی، چکنا، برداشت کرنا، متاعب جمع ہے متعبہ اور

متعب کی تکلیف، شدت۔

### ترجمہ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ایذا پہنچانے والے کفار کی ہدایت کے لیے اپنے رب کی بارگاہ میں دعائیں مانگتے رہتے اگرچہ ان کے ہاتھوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تکلیف وہ مصیبتیں برداشت کی تھیں۔

طائف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوتِ حق کے لیے تشریف لے گئے اور وہاں کے اوباشوں نے طائف کے رئیسوں کے ایما پر جس بے رحمی سے اس ذاتِ اقدس پر سنگباری اور خشتِ باری کی اور اپنی زبانوں سے طعن و تشنیع کے زہر میں بھجے ہوئے تیز بے محابہ برساتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیاں لہو لہاں ہو گئیں ان کے زرخ سے نکل کر جب حضور طائف کے باہر ایک چٹمے پر پہنچے تو مختلف فرشتے حاضر ہوئے، باد و باران کے فرشتے نے عرض کی: اجازت ہو تو ان بد بختوں کو پر ایسا طوفان مسلط کر دوں کہ ان کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ پہاڑوں کے فرشتے نے آکر عرض کی: ارشاد ہو تو اس پہاڑ کو اوندھا کر دوں، اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہے۔ لیکن اس سرِ ابرارِ رحمت بن کر تشریف لانے والے نبی مکرم نے ملائکہ کی ان پیشکشوں کو شرف قبول نہ بخشا بلکہ بارگاہِ الہی میں ان پاکیزہ جملوں سے ان کی معذرت خواہی بھی کی اور ان کی ہدایت کے لیے دعا بھی مانگی، عرض کی: اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ (اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے ان کی یہ ستم کیشیاں فقط اس لیے ہیں کہ وہ حقیقت کو نہیں پہچانتے۔

۹ وَمَا زَالَ يُعْفُو قَادِرًا عَنِ مُسِيئِهِمْ،

کَمَا كَانَ مِنْهُ عِنْدَ جِبْدَةِ جَاذِبٍ

شرح حضرت ناظم

الجبذ: لغته في الجذب - وقيل مقلوب -

یعنی ہمیشہ عفو می کر داتا ہدی کنندہ ایساں حالانکہ قادر بود بر انتقام چنانکہ واقعہ شد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک کشیدن جامہ از اعرابی کہ کشیدہ بود دریں بیت اشارہ است بحديث انس کہ اعرابی ردائے مبارک آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم از پس پشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کشید تا آنکہ اثر کرد در منکب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود و اورا چیزے عطا نمود -

تشریح مشکل الفاظ

مسی: برائی کرنے والا۔ جبذہ: کھینچنا۔ اس کے بارے میں اہل لغت نے یہ تحقیق کی ہے کہ یا تو جذب کی ایک لغت جبذہ ہے اور یا یہ جذب کا مقلوب ہے یعنی با۔  
مؤخر کو مقدم کر دیا اور ذال مقدم کو مؤخر کر دیا۔

ترجمہ و تشریح

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدرت و اختیار کے باوجود ہر اذیت پہنچانے والے کو معاف فرماتے رہے۔ جس طرح اعرابی نے جب سختی سے چادر کو حضور کی گردن مبارک میں پھینچا یہاں تک کہ وہاں نشانات پڑ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی غضبناک

ہو کر اس سے انتقام نہیں لیا بلکہ اس بد اخلاقی کے بدلے میں تبسم فرمایا اور اس کو اپنے انعام سے نوازا۔

مَا زَالَ طَوَّلَ الْعُمُرَ لِلَّهِ مُعْرِضًا

عَنِ الْبَسْطِ فِي الدُّنْيَا وَعَيْشِ الْمَرَازِبِ

شرح حضرت ناظم

مرازب جمع ہے مرزبان؛ والمرزبان الفارس الشجاع؛ المقدم على القوم دون الملك

معرب۔

یعنی ہمیشہ بود طول عمر خود برائے رضائے خدا معرض از رفاہیت در دنیا و از عیش

رؤسار عجم۔

تشریح مشکل الفاظ

معرض؛ روگردانی کرنے والا۔ بسط کشادگی۔ مرزب یہ مرزبان کی جمع ہے، مرزبان

ایک بہادر شہسوار کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کا پیشوا ہوتا ہے اور اس کا درجہ بادشاہ سے نیچے

ہوتا ہے معرب ہے یعنی اس فارسی لفظ کو عربی بنایا گیا ہے۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمر بھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے دنیا

کے اموال کی فراوانی اور عجمی رتیلوں کی عیش و عشرت سے روگردانی کئے رہے باوجود اس

بات کے کہ اموال غنیمت کی کثرت تھی اور صحابہ کرام کے احوال بھی بہت بہتر ہو گئے تھے

لیکن کاشتائے نبوت میں وہی سادگی تھی کھانا بھی سادہ، رہائش کا سامان بھی سادہ

کبھی کھجوریں کھا کر اوپر سے پانی کے چند گھونٹ پی لئے، کبھی جو کی روٹی کھا کر اٹھ پر گزار لیئے۔

اسی طرف اعلیٰ حضرت بریلوی نے اشارہ فرمایا ہے ۔

دو جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا

اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

لے بَدِیْعُ کَمَالٍ فِی الْمَعَانِیْ فَلَا مَرِئٌ

یكون له مثلاً ولا بمقارِب

شرح حضرت ناظم

یعنی بے نظیر است کمال او در جمیع اوصاف پس نیست بیچ مردے مانند او  
و نیست بیچ مردے نزدیک باد در جمع در میان بدیع و معانی ایہام تطبیق است و این  
آخر فصل رابع است، بدیع کمال دلالت میکند بر انتہائے اس کلام و بمنزلہ نتیجہ است  
آں را۔

تشریح مشکل الفاظ

بدیع، بے نظیر، مقارب، قریب پہنچنے والا۔

ترجمہ

یعنی تمام اوصاف و معانی میں آپ کا کمال بے نظیر و بے مثال ہے۔ آپ کا  
ان کمالات میں ہمسر ہونا تو کجا کوئی قریب پہنچنے کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ بے شک حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر کمال میں اور ہر خوبی میں وہ مرتبہ بلند ارزانی فرمایا کہ دنیا کا کوئی  
شخص، کوئی نبی، رسول یا کوئی فرشتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا تو کجا حضور کے  
زودیک پہنچنے کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فصل پنجم

در اشاره بنوع دیگر از دلائل نبوت و آن شامل است  
 در حال عرب و عجم و عادات و مذاهب ایشان پیش از بعثت  
 حضرت پیغامبر صلی الله تعالی علیه و سلم که بیداریت عقل فهمیده  
 می شود که لطف الهی مقتضی تغییر آن اوضاع است و تا بل در

حال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از امتیت و عدم مخالفت علماء و شہرت  
بامانت کہ این ہمہ دلالت میکند بر صدق دعوی نبوت و تامل در اصلاح آنحضرت صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر ملت را با حسن و جوہ و این استدلال بدان ماند کہ ہر کہ  
عدالت ملک عادل را می داند اگر ببیند کہ رعیت او راہ فساد پیش گرفتہ اند یقین میکند  
کہ بادشاہ البتہ زجر و منع خواهد کرد و بر سر آن جماعت قہر مانے را مستط نخواہد ساخت  
کہ تغیر اوضاع ایشان نماید و چون کسے دعوائے کند کہ من طبیبم و مداوا کند مرضارا و  
ایشان شفا یابند یقین دانستہ شود کہ صادق ہست در دعوی خود۔

### ترجمہ

پانچویں فصل میں ایک دوسرے انداز سے دلائل نبوت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے  
اس میں عرب و عجم کے احوال، ان کی عادات اور مذاہب کا ذکر ہے جن پر وہ حضور صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کار بند تھے اور یہ بات باسانی سمجھ آرہی تھی کہ لطف  
خداوندی ان حالات کی تبدیلی کا مقصد ہی ہے نیز آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
امی ہونے اور علماء کی صحبت سے دور رہنے اور امانت کی صفت سے مشہور ہونے  
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی نبوت کی صداقت کی دلیلیں ہیں نیز جس عہدگی سے  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملت کے حالات کو رو باصلاح فرمایا یہ بھی حضور کی  
صداقت کی دلیل ہے۔ اور اس استدلال کی مثال یوں ہے کہ جو شخص کسی عادل بادشاہ  
کی انصاف پسندی کو جانتا ہے اگر وہ دیکھے کہ رعایا فتنہ و فساد کے راستے پر گامزن ہے  
تو اس شخص کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ منصف مزاج بادشاہ اپنی رعایا کو زجر و توبیح کرنے گا،  
اور ان پر ایک ایسا جابر حاکم مقرر کرے گا جو انہیں غلط روی سے باز رکھے اسی طرح

جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں طبیب ہوں اور بیماروں کا علاج کرتا ہوں وہ اس کے علاج سے شفا یاب ہو جاتے ہیں تو ایسے شخص کے طبیب حاذق ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔

۱۔ اَنَا مُقِيمُ الدِّينِ مِنْ بَعْدِ فِتْرَةِ  
وَتَحْرِيفِ ادْيَانٍ وَطَوْلِ مَشَاغِبِ

شرح حضرت ناظم

فترة ہستی و زمان میان دو پیغمبر شغب، بالمعجمین برانگین فتنہ و تباہی۔  
یعنی آمد بادر حالتیکہ راست کنندہ دین است بعد ہستی اُن مابعد القطاع رسل و  
بعد تغیر ملتہا و بسیار فتنہ ہا و فساد ہا۔

دریں بیت اشارہ است بآن کلمہ در کتب سابقہ مذکور است؛ و لن یقبضہم

اللہ حتی یقیم الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا اللہ۔

تشریح مشکل الفاظ

فترة، دو پیغمبروں کی درمیانی مدت۔ مشاغب، جمع ہے اس کا واحد ہے شغب؛

فتنہ انگیزی۔

ترجمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دین کو درست کرنے کے لیے اس

وقت تشریف لائے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی سو سال تک سلسلہ نبوت

منقطع رہا تھا۔ اور سارے دین تحریف اور بگاڑ کا شکار ہو چکے تھے اور فتنہ انگیزیوں

اور تباہ کاریوں نے بڑا طول کھڑ لیا تھا۔

## تشریح

اس بیت میں کتب سابقہ کی ایک پیشین گوئی کی طرف اشارہ ہے: لَنْ يَقْبِضَهُمُ اللَّهُ حَتَّىٰ يَقِيمَ الْمُلَّةَ الْعُجْبَاءَ بَانَ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (یعنی اللہ تعالیٰ اس نبی آخر الزمان کی روح مبارکہ کو اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ ایک طیر طھی ملت کو راہ راست پر گامزن نہ کر لیں گے اور سب لا الہ الا اللہ کے عقیدہ توحید پر صدق دل سے ایمان نہ لے آئیں گے۔

۲ **فَيَا وَيْلَ قَوْمٍ يُشْرِكُونَ بِرَبِّهِمْ  
وَفِيهِمْ صُفُوفٌ مِنْ ذُرِّيَةِ الْمَثَالِبِ**

## شرح حضرت ناظم

ونخیم: امی ثقیل۔ مثالب: عیبا و نقصا، مثلبہ یکے۔

یعنی پس و لے اے قوم را کہ شریک مقرر میکنند با پروردگار خویش و دریں جماعت انواع بسیار است از عیبہائے گراں و نقصہا۔

دریں بیت اشارتست بحال مشرکان عرب۔

## تشریح مشکل الفاظ

ونخیم: جس کا نتیجہ ہولناک ہو۔ مثالب جمع ہے اس کا واحد مثلبہ: نقص، عیب۔

## ترجمہ

صدحیف! اس قوم پر جو اپنے رب کا شریک ٹھہراتی ہے اور ان میں گونا گوں

بڑے بڑے عیوب اور نقائص پائے جاتے ہیں جن کا نتیجہ از حد تباہ کن ہے۔

۳ وَدِينُهُمْ مَا يَفْتَرُونَ بِرَأْيِهِمْ

كَتْحَرِيمٍ حَامٍ وَاخْتِرَاعِ السَّوَابِ

شرح حضرت ناظم

حامی، فعل کہ اور آزاد کنند و بروے سوار نشوند۔ سائبہ، ناقہ کانت تسیب فی

الجاہلیۃ لندر۔

یعنی دین این مشرکان چیزے ایست کہ برمی بافتند آنرا بعقل خود۔ بغیر استاد

بوحی الہی مانند تحریم حام و اختراع سائبہ ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

حام، وہ زراونٹ جس کو مشرکین آزاد کر دیا کرتے تھے کہ جہاں چاہے پرتا رہے اسے

کوئی منع نہیں کیا کرتا تھا۔ اور وہ اس پر سواری بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ سوائب، جمع ہے

اس کا واحد سائبہ ہے؛ وہ اونٹنی جو زمانہ جاہلیت میں بتوں کے لیے بطور نذر دے دی

جاتی تھی۔

ترجمہ

ان کے دینی عقائد وہی تھے جن کو وہ اپنی رائے سے گھڑ لیا کرتے تھے جیسے حام

(زراونٹ) کو حرام کرنا۔ اور بتوں کے لیے اونٹنیوں کو نذر ماننے کی غلط رسم ایجاد کرنا۔

یعنی ان کے مذہبی عقائد کا ماخذ و منبع ارشاد ربانی نہ تھا اور نہ ہی عقل سلیم اور فہم صحیح کی

ان عقائد کو تائید حاصل تھی۔ اوہام و ظنون کے زیر اثر بوجہی میں آیا اس کو حلال کر دیا اور جو

جی میں آیا اس کو حرام کر دیا۔

۷۱  
وَيَا وَيْلَ قَوْمٍ حَرَفُوا دِينَ رَبِّهِمْ  
وَأَفْتَوْا بِمَصْنُوعٍ لِيَحْفَظَ الْمَنَاصِبَ

شرح حضرت ناظم

یعنی وائے اُن قوم را کہ تحریف کر دند دین پروردگار خود را و فتوی دادند و ساختہ از طرف خود برائے نگہداشت منصبها و ریاستها۔

و این اشارتست بحال یہودیاں۔

تشریح مشکل الفاظ

مصنوع؛ خود ساختہ، بناوٹی چیز۔ مناصب کا واحد منصب ہے؛ عہدہ، مرتبہ۔

ترجمہ

پس ہلاکت و بربادی ہے اس قوم کے لیے جنہوں نے اپنے پروردگار کے دین میں رد و بدل کر دیا اور اپنے مناصب اور عہدوں کی حفاظت کے لیے اپنے من گھڑت مسائل کے مطابق دینی معاملات میں فتوے صادر کرتے رہے۔

تشریح

اس میں یہودیوں کی اس حالت بد کی طرف اشارہ ہے کہ وہ معمولی معمولی ذمیوی مفاد کے لیے تورات کی آیات میں تحریف کر دیتے اور احکام الہی کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی کے مطابق فتوے صادر کرتے۔ ان کی اس عادت بد کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آیا ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں ہے:

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیلہم ثم یقولون ہذا من  
عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قليلاً فویل لہم مما کتبت ایدیہم و  
ویل لہم مما یکسبون۔ (البقرۃ، آیت ۷۹)

دیس ہلاکت ہوان کے لیے جو لکھتے ہیں کتاب خود اپنے ہاتھوں سے  
پھر کہتے ہیں کہ یہ نوشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تاکہ حاصل کر لیں اس کے عوض تھوڑے  
سے دام، سو ہلاکت ہوان کے لیے بوجہ اس کے جو لکھا ان کے ہاتھوں نے اور ہلاکت  
ہوان کے لیے بوجہ اس مال کے جو وہ یوں کماتے ہیں۔

۵  
فِیَاوِیْلَ مَنْ اَطْرَىٰ بِوَصْفِ نَبِیِّہٖ  
فَسَمَاءُ رَبِّ الْخَلْقِ اَطْرَاءَ خَائِبٍ

شرح حضرت ناظم  
اطرار: بمبالغہ ستودن۔

یعنی واے اُن کس را کہ بمبالغہ کردہ است در مدح نبی خود پس نامید اور اپروردگار  
خلق و بمبالغہ مطلب نایابندہ۔

و این بیت اشارتست بجال نصاریٰ۔

تشریح مشکل الفاظ

اطرار: تعریف میں بمبالغہ آرائی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔ خائب: ناکام، نامراد۔

ترجمہ

مدحیہ! اس قوم پر جس نے اپنے نبی کی تعریف میں بمبالغہ سے کام لیا، اور

اس کو مخلوقات کا پروردگار کہنا شروع کر دیا۔ یہ ایسا مبالغہ ہے جس کا مرتکب ناکام و نامراد ہوا کرتا ہے۔

## تشریح

اس میں عیسائیوں کے عقیدہ باطلہ کی طرف اشارہ ہے کہ انھوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات و کمالات دیکھ کر آپ کو خدا کا فرزند یقین کر لیا۔ (العیاذ باللہ) اور عقیدہ تثلیث کی بنیاد رکھ کر اس دین تو حید کو شرک سے ملوث کر دیا جس کی ترویج و اشاعت کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساری عمر وقف کر دی اور طرح طرح کے آلام و مصائب کو برداشت کیا۔

۷  
وَيَاوَيْلَ قَوْمٍ قَدْ أَبَارَ نَفُوسَهُمْ  
تَكَلَّفُ تَزْوِيقٍ وَحُبِّ الْمَلَايِبِ

## شرح حضرت ناظم

بوار، بالفح، ہلاکی۔ بار فلاں ای صک و ابارہ اللہ ای اھلکہ۔ زواق، سیما ب  
بلغۃ اہل مدینہ، تزویق، آراستن و کل منقش فہو مزوق و ائم یکن ہناک زویق۔  
یعنی وائے اُن قوم را کہ ہلاک کردہ است نفوس ایشان تکلف تزئین و دوستی  
بازی ہا۔

و این بیت اشارتست بحال ملوک عجم و رؤسا، ایشان۔

## تشریح مشکل الفاظ

ابار، ہلاک کرنا۔ بوار، ہلاکت و بربادی۔ زواق، اہل مدینہ کی لغت میں پارہ کو

زواق کہتے ہیں۔ تزویق، آرائش و زیبائش۔ ملاعب، کھیل کود۔ ہر نقش و ارپیز کو مزوق کہتے ہیں خواہ وہاں پارہ نہ بھی ہو۔

### ترجمہ

صدیغ! اس قوم کی بربادی پر جن کے نفسوں کو بناؤ سنگھار کے تکلف اور لہو و لعب کی محبت نے تباہ اور ہلاک کر دیا۔

### تشریح

اس شعر میں عجم کے ان بادشاہوں اور ان کے رؤسا کی حالت زار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو محلات کی تعمیر، رنگ برنگے لباسوں اور سامان خورد و نوش میں بے جا تکلفات اور بے سود آرائش و زیبائش کے دلدادہ تھے اور اس پر پانی کی طرح روپیہ بہایا کرتے تھے لہو و لعب، عیش و نشاط میں شب و روز اس طرح سرشار رہتے تھے کہ انہیں کاروبار سلطنت کی انجام دہی اور اپنی رعایا کی نگرانی کے لیے فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ نفرت کا وہ لاوا جو ان کی مظلوم اور بے بس رعایا کے دلوں میں ان کے خلاف پک رہا تھا آہستہ کار کوہ آتش فشاں بن کر پھٹا ان کو اور ان کے جملہ سامان عیش و طرب کو جلا کر بھسم کر دیا۔

وَيَا وَيْلَ قَوْمٍ قَدْ اخَفَّ عُقُولَهُمْ

تَجَبَّرُ كِسْرَىٰ وَإِصْطَلَامُ الضَّرَائِبِ

### شرح حضرت ناظم

اخف: سبکسار کر دہ۔ اصطلام: ازبن برکندن۔ الضریبہ: مایودی العبدالی سیدہ

من الخراج المقر علیہ۔ فعیلۃ بمعنی مفعول والجمع ضرائب۔

## ترجمہ

یعنی وائے اُن قوم را کہ سبکسار ساختہ است عقول ایشان را تکبر کسری و از بیخ  
برکندن خراج و باج ایشان را دریں بیت اشارتست بحال رعایا عجم کہ پامال ظلم ملوک  
شدہ بودند۔

## تشریح مشکل الفاظ

انف: ہلکا کرنا، بے وزن بنا دینا۔ عقل و فکر کی قوتوں کو ظلم و تشدد سے بیکار بنا دینا۔  
تجبر: تجبر و تشدد۔ اصطلاحاً: جڑ سے اکھیڑنا۔ ضرائب جمع ہے ضربتہ کی، ٹیکس، محصول وغیرہ۔

## ترجمہ

اور صد افسوس! اس قوم کی خستہ حالی پر جن کی عقلوں کو ایران کے مطلق العنان کسری  
کے تجبر و تشدد نے اور جڑوں سے اکھیڑ دینے والے بھاری بھر کم ٹیکسوں نے ناکارہ اور  
بے وقعت بنا دیا تھا وہ غور و فکر کی سے صلاحیت سے ہی محروم ہو گئے تھے۔

## تشریح

جب کوئی طالب علم ایران کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے اور وہاں کے بادشاہوں اور ان  
کے امرار کے جور و ستم کی داستانیں پڑھتا ہے اور ان ناقابل برداشت ٹیکسوں اور واجبات  
کو ملاحظہ کرتا ہے تو ششدر رہ جاتا ہے یقیناً ان کی رعایا ان مظالم اور ناقابل برداشت  
ٹیکسوں کے بوجھ کے نیچے یوں سسک رہی تھی کہ ان کو سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ اس عذاب الیم  
سے کس طرح رستگاری حاصل کرے۔ ان کے عقل و فہم کی بے بسی کی کیفیت دیکھ کر  
بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور یہ صورت حال صرف اہل ایران کے ساتھ ہی مختص  
نہ تھی بلکہ مالک عجم میں ہر جگہ ان کے حکمرانوں کے جور و ستم اور لوٹ کھسوٹ نے رعایا

کو خستہ حال بنا دیا تھا اور وہ اس قابل بھی نہ رہے تھے کہ اپنی عقل و فہم سے کوئی فائدہ اٹھا سکیں۔

۷ فَاذْرِكْهُمْ فِي ذَاكَ رَحْمَةً رَبِّنَا  
وَقَدْ اَوْجِبُوا مِنْهُ اشَدَّ الْمَعَاتِبِ

شرح حضرت ناظم

معتبہ بفتح التاء و کسر ہاء و نضم گرتن۔

یعنی پس دریافت ایساں را دریں حالت رحمت پروردگار ما حال آنکہ مستحق شدہ بودند از جانب خدا تعالیٰ سخت ترین نادمہا۔

تشریح مشکل الفاظ

اوجب، اپنے اوپر لازم کرنا۔ مستحق ہو جانا۔ معاتب، جمع ہے اس کا واحد معتبہ اور معتبہ ہے، غضب، غصہ، ناراضگی۔

ترجمہ

نسل انسانی کے سارے گروہ جن کا ذکر مندرجہ بالا اشعار میں علیحدہ علیحدہ ہو چکا ہے، انہوں نے اپنے زشتی اعمال کے باعث اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگیوں کا مستحق بنا لیا تھا اس حالت میں ہمارے پروردگار کی رحمت نے ان کو آیا۔

۸ فَاَرْسَلَ مِنْ عَلِيٍّ قُرَيْشَ نَبِيًّا  
وَلَمْرِيكَ فِيمَا قَدْ بَلَوْتَهُ بِكَاذِبٍ

## شرح حضرت ناظم

بلار و ابلا و ابتلا : آزمودن

پس فرستاد از بلندترین قبیله در میان قریش پیغامبر خود را و نبود در آنچه قریش امتحان

کرده بودند دروغ گوے۔

## تشریح مشکل الفاظ

علیا قریش : قریش کا بلند ترین قبیلہ یعنی بنی ہاشم۔ بلا سیلو : آزمانا۔

## ترجمہ

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے اعلیٰ ترین خاندان

بنو ہاشم میں مبعوث فرمایا اور قریش نے آپ کو ہر طرح آزمایا لیکن حضور کی سیرت و کردار

کو دروغ گوئی اور کذب بیانی سے پاک و صاف پایا۔

## تشریح

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اپنے دین کی پہلی مرتبہ دعوت عام کے لیے

اہل مکہ کو کوہ صفا کے دامن میں جمع کیا تو پہلی بات ان سے یہ دریافت کی کہ اے اہل مکہ!

اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کی دوسری جانب سے ایک لشکر تم پر چڑھائی کرنے کے لیے

بڑھا چلا آ رہا ہے تو کیا تم میری بات کو تسلیم کر دو گے تو انہوں نے کہا: بے شک ہم آپ کی

ہر بات کو مانیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی غلط بیانی کرتے نہیں سنا۔ اعلان نبوت سے

پہلے آپ کے ہم وطن آپ کو الصادق اور الامین کے معزز خطابات سے پکارا کرتے تھے۔

وَمِنْ قَبْلِ هَذَا لَمْ يُخَالِطْ مَدَارِسَ  
الْيَهُودِ وَلَمْ يَقْرَأْ لَهُمْ حَطَّ كَاتِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی پیش ازیں نیا مینمتہ بود بمدر سرہائے یہود و نخواستہ بود خط نویسندہ از ایشان۔

ترجمہ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پیشتر نہ کبھی یہودیوں کے مدرسوں میں اپنی آمد و رفت رکھی اور نہ ان کے کسی کاتب کے خط کو پڑھا۔

تشریح

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی استاد کے سامنے زانویں تلمذ نہ نہیں کیا۔ اس لیے قرآن کریم میں حضور کو النبی الامی کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم و معارف کا منبع فیض ربانی ہے۔ یہ معارف و اسرار کے سمندر جو صدر نبوت میں موجزن ہیں یہ محض عطا الہی ہے اس میں کسی کسب و کتاب کا کوئی دخل نہیں۔ "الرحمن، علم القرآن خلق الانسان علمه البیان" ان آیات میں الرحمن معلم ہے اور الانسان تلمیذ ہے اس سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہے — علوم نبوت کے بارے میں کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے۔ اس کا علم یا الرحمن کو ہے جس نے سکھایا، یا الانسان کو ہے جس نے سیکھا ہے

اکنوں کو ادماغ کہ پسد ز باغبان      پیل چہ گفت گل چشنید و صبا چہ کرد

اللَّهُ  
وَأَوْضَحَ مِنْهَا جِ الْهُدَى لِمَنْ اهْتَدَى  
وَمَنْ يَتَعَلِّمْ عَلَى كَلِّ سَرَاغِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس واضح ساخت راہ ہدایت را برائے ہر کہ راہ یابی خواہد و احسان کرد باموختن

شرائع بر ہر رغبت دارندہ در امر خیر۔

تشریح مشکل الفاظ

منہاج، واضح اور روشن راستہ۔ اہتدی، ہدایت کا طلب گار ہونا۔

ترجمہ

حضور علیہ السلام نے ہدایت کے طلبگاروں کے لیے ہدایت کا راستہ روشن کر دیا اور  
ہر خیر و برکت کے متلاشی کو شریعت کے علم سے بہرہ ور کرنے کا احسان فرمایا۔

اللَّهُ  
وَأَخْبَرَ عَنْ بَدِءِ السَّمَاءِ لَهُمْ وَعَنْ  
مَقَامٍ مَخَوِّفٍ بَيْنَ أَيْدِي الْمُحَاسِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس خبر داد از ابتدائے آفرینش آسماں ایشاں را و از ایستادن پیش پروردگار  
حساب کنندہ کہ از اں ایستادن ترسیدہ می شود۔

و دریں بیت اشارتست بآیہ کریمہ : و لمن خاف مقام ربہ جنتن

و دریں بیت جمع کردہ شد حال مبدأ و معاد را۔

## تشریح مشکل الفاظ

مقام خوف، وہ مقام جو خوفزدہ کرنے والا ہو۔ محاسب، باز پرس کرنے والا۔

ترجمہ

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں افریقہ آسمان سے لے کر اس خوفناک مقام تک کی اطلاع دی جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنے گزشتہ اعمال کی جواب دہی کے لیے کھڑے کئے جائیں گے۔

## تشریح

اس روز شدت خوف کا یہ عالم ہوگا کہ کسی کو کسی کا ہوش نہ رہے گا۔ قرآن کریم کی ان آیات میں ان حالات کی بڑی صحیح اور مؤثر تصویر کشی کی گئی ہے:

یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبته وبنیہ

لکل امرئ منہم یومئذ شأن یغتیہ

ترجمہ: (اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے ہر شخص کو ان میں سے اس دن ایسی فکر لاسحق ہوگی جو اسے سب سے بے پرواہ کر دے گی۔)

اس بیت میں اس آیت کریمہ کی طرف بھی اشارہ ہے، ولمن خاف مقام

ربہ جنتان۔

ترجمہ: (جو شخص اپنے رب کے حضور میں حاضری سے خوفزدہ ہوگا اس کو دو

جنت عطا کئے جائیں گے۔)

۱۳ وَعَنْ حُكْمِ رَبِّ الْعَرْشِ فِيمَا يُعْنِيهِمْ  
وَعَنْ حُكْمِ تَرْوِي بِحُكْمِ التَّجَارِبِ

شرح حضرت ناظم

العن البفتحتين؛ پیش آمدن خبر۔

یعنی خبر داد از فرمان پروردگار عرش در آنچه پیش می آید ایشان را و از حکمت ها که روایت کرده می شود بسبب تجربه ها۔

و درین بیت اشارتست بآنکه حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دو علم با تلقین فرمود: علم احکام و علم حکم۔ اول ظاہر است و ثانی چون مصالح منزلیہ و علم اخلاق، خواص بعض اطعمہ و غیرہ و این علم ثانی گاہی بکلم تجربہ نیز ادراک نموده می شود۔

تشریح مشکل الفاظ

عن، کسی چیز کا پیش آنا۔ حکم، جمع ہے حکمت کی، دانائی کی باتیں۔ تجارب، جمع ہے

تجربہ کی۔

ترجمہ

اور انھیں ان امور و حالات کے بارے میں خداوند عرش کے حکم سے آگاہ کیا جو انھیں پیش آنے والے تھے اور ان دانائی کی باتوں سے انھیں مطلع کیا جن کو پہلے تجربات کی بنا پر روایت کیا جاتا تھا۔

تشریح

یعنی نوع انسانی کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں جس اشد راہنمائی کی ضرورت تھی، وہ

بڑے دلنشین انداز سے بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ کے احکام سے انہیں آگاہ کیا حکمت و دانش کی باتیں جو طویل تجربوں سے حاصل کی جاسکتی تھیں، ان سے اپنی قوم کو باخبر کیا۔

۱۲ **وَابْطَلْ اصْنَافَ الْخَنِيْ وَابَادَهَا**

**وَاصْنَافَ بَغِيٍّ لِلْعُقُوْبَةِ جَالِبٍ**

شرح حضرت ناظم

خنی: بیہودہ گفتن و مراد اس جا اعم است از قول و فعل ابادہ اللہ ای اہلکہ۔  
یعنی باطل ساخت اقسام بیہودگی را و برہم زد انہا را و باطل ساخت اقسام ظلم کہ عقوبت  
الہی را مقضی است۔

و دریں بیت اشارتست بآن حدیث کہ بیچ گناہ نزدیک خدا تعالیٰ جالب تر نیست عقوبت  
را از بغی، خنی اشارتست بامراض نفسانیہ از بہت نفس شہویہ پیدا شود۔ یعنی بامراض از  
بہت نفس سبیعیہ پیدا شود۔

تشریح مشکل الفاظ

الخنی: فحش کلام۔ یہاں اس سے مراد ہر قول اور ہر عمل ہے جو فحش اور غلیظ ہو۔ اباد :  
ہلاک کرنا۔ یعنی: سرکشی، نافرمانی۔ جالب: کھینچنے والا۔

ترجمہ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیہودہ گوئی اور اعمال قبیحہ کی ساری قسموں کو باطل  
کر دیا اور انہیں درہم برہم کر دیا۔ بغاوت و سرکشی کی ان جملہ صورتوں کو بھی ختم کر دیا جو اللہ تعالیٰ  
کے عذاب کو اپنی طرف کھینچنے والی ہیں۔

## تشریح

اس شعر میں اس حدیث مبارک کی طرف اشارہ ہے جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: سرکشی سے بڑھ کر عذابِ الہی کو اپنی طرف کھینچنے والا کوئی گناہ نہیں۔ اور سختی سے نفسِ انسانی کی ان بیماریوں کی طرف اشارہ ہے جو نفسِ شہوانی سے پیدا ہوتی ہیں۔

۵  
وَبَشِّرْ مَنْ أَعْطَى الرَّسُولَ قِيَادَةً  
بِجَنَّةٍ تَنْعِيمٍ وَحُورٍ كَوَاعِبٍ

شرح حضرت ناظم

قیادہ: رسی کہ اسطور را باں کشند۔

یعنی بشارت داد کسی را کہ بدست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داد مہار خود را بہشت

نعمت و حورِ نوجواں۔

تشریح مشکل الفاظ

قیادہ: وہ رسی جس سے جانور باندھا جاتا ہے۔ باگ ڈور، مہار۔ کواعب: جمع ہے

کواعب کی، دو شیزہ نوجواں لڑکیاں۔ حور: جمع ہے حوراء، سیاہ چشم بڑی آنکھوں والی۔

ترجمہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کو جس نے اپنی باگ ڈور اللہ تعالیٰ کے

رسول کو سونپ دی نعمتوں والی جنت اور نوجواں حوروں کی خوشخبری دی۔

۱۶ **وَ اَوْعَدَ مَنْ يَأْتِي عِبَادَةَ رَبِّهِ**

**عَقُوبَةً نِيرَانٍ وَ عَيْشَةً قَاطِبٍ**

شرح حضرت ناظم

قطوب: روئے ترش کردن۔

یعنی ترسانید کے را کہ سر بازمی زند از عبادت پروردگار خود بعقوبتہ دوزخ و گزراں

شخصے کہ روئے ترش کردہ است۔

دریں بیت اشارہ کردہ شد بمضمون کریمہ: و من اعرض عن ذکرى فان له

معيشة ضنكا و نحسرة يوم القيامة اعلى۔

تشریح مشکل الفاظ

اوعده، ڈرانا، دھکی دینا۔ عیشتہ، زندگی۔ قاطب، ترش رو، جس کے چہرے پر کراہت

اور ناپسندیدگی کے آثار نمایاں ہوں۔

ترجمہ

اور جو شخص اپنے رب کی عبادت سے انکار کرتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اسے آتش جہنم کی سزا اور ایسے آدمی کی زندگی سے ڈرایا ہے جو ہمیشہ ترش رو اور کبیہ خاطر

رہتا ہو۔

تشریح

اس بیت میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے: و من اعرض عن ذکرى

فان له معيشة ضنكا و نحسرة يوم القيامة اعلى۔ (جو شخص میری یاد سے

روگردانی کرتا ہے تو اس کے لیے ایسی زندگی ہے جو بہت تنگ ہے اور ہم قیامت کے دن اسے اس کی قبر سے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ (العیاذ باللہ۔)

۱۷۰ فَاَنْجِيْ بِهٖ مَنْ شَاءَ مِنْ نِّجَاتِهٖ  
وَمَنْ خَابَ فَلْتَنْدُبُهُ سُرًّا لِّلنَّوَادِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس نجات داد خدا تعالیٰ بسبب اس پیغمبر کے راکہ اونجات خواستہ بود و ہر کہ  
مطلب نیافت باید کہ نوحہ کنند بروئے بدترین نوحہ کنندگان۔

تشریح مشکل الفاظ

نوادب : نوحہ کرنے والیاں۔ ندب : نوحہ کرنا۔ خاب : محروم رہنا۔

ترجمہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے اس خوش نصیب کو اپنی نجات کا طلب گار ہوا  
نجات دی اور جو محروم و خاسر رہا پس چاہیے کہ نوحہ کرنے والیاں اس پر بدترین قسم کا نوحہ  
کریں۔

۱۷۱ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ اَمْرَسَلَّ عَبْدًا  
بِحَقِّ وَلَا شَيْءَ هُنَاكَ بَرَاءَتِ

شرح حضرت ناظم

تقول رانہی فلان، اذا امرأت منه ما یریبک وما یکرہ۔

یعنی پس گواہی می دہم تحقیق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر است از جانب  
خدا تعالیٰ نیست آنجا بیچ چیزیکہ در شبہ اندازد۔

### تشریح مشکل الفاظ

رائب، شک میں ڈالنے والا یعنی ناپسندیدہ۔

ترجمہ

حضرت ناظم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و محامد اور فیوض و برکات  
کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں،

پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کو حق کے ساتھ  
رسول بنا کر بھیجا ہے اور یہاں کوئی چیز ایسی نہیں جو شک میں ڈالنے والی ہو۔

۱۹ وَقَدْ كَانَ نُورًا لِّلَّهِ فِينَا لِمُهْتَدٍ

وَصَمَّامٍ تَدْمِيرٍ عَلٰی كُلِّ نَاكِبٍ

شرح حضرت ناظم

صمصام، تیغ بُراں، کہ بازگردو، و یقال نکبہ اذا عدل عنہ۔

یعنی ہر آئینہ بود نور خدا تعالیٰ در میان ما برائے ہر راہ یا بندہ و شمشیر بُراں عقوبت برہر

یکسو شونہ۔

و این دو بیت دلالت می کنند بر ختم این فصل و بمنزلہ نتیجہ است آزا۔

تشریح مشکل الفاظ

صمصام، تیز کاٹنے والی تلوار جو اپنے نشانہ سے اچٹ نہ جائے۔ تدمیر: باب

تفصیل کا مصدر ہے۔ تباہ و برباد کرنا۔ ہلاک کرنا۔ ناکب : منہ موڑنے والا۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہر ہدایت کے طلب گار کے لیے اللہ تعالیٰ کا نور ہیں۔ جس کی روشنی میں وہ اپنے جاہدہ حیات کو کامیابی کے ساتھ طے کرتا ہوا منزل مقصود پر رسائی حاصل کر لیتا ہے اور ہر منکر حق کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلاک کر دینے والی شمشیر بریاں ہیں۔





## فصل ششم

در بیان نوعی دیگر از دلائل نبوت و آن تامل است در شریعت  
 آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم که همه ارشاد است و امت  
 عبادت که حق خالق است بر مخلوق و تهذیب نفوس با خلاق و فاضله  
 و دعوت بتبذیر منزل و بیاسته مدینه و نصب مظان برائے آن

بوجہیکہ محکم تر ازاں متصور نگردد۔ و این استدلال بدان مانند کہ اگر شخصے کتاب سیبویہ می خواند یقین می کنند کہ مصنف آن کتاب کامل بود در نحو و ہر کہ دیوان متنبی میخواند می داند صاحب آن کامل بود در شعر و ہر کہ قانون می خواند می داند کہ مصنف آن کامل بود در علم طب۔ ہچیناں ہر کہ تفصیل شرایع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می بیند شک نمی کند در آن کہ استیفاء مقاصد تشریح بدون این علوم میسر نیست و صاحب این علوم نبی است این علوم را بوجی تعلق فرمود۔

### ترجمہ

اس میں نبوت کے دوسری قسم کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اور وہ یہ کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں فکر و تدبر کرتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے کہ حضور کی ساری راہنمائی کا مقصد عبادت قائم کرنا ہے جو کہ خالق کا مخلوق پر حق ہے نیز نفوس انسانی کو اخلاق حمیدہ کے ساتھ آراستہ کرنا ہے اور گھر کے معاملات کو اور ملک کی سیاست کو درست کرنے کی دعوت ہے اور ان مقاصد کے لیے ایسے دلائل کا مقرر کرنا ہے جن سے مضبوط تر کوئی دلیل متصور نہیں ہو سکتی اور یہ استدلال اس طرح ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص سیبویہ کی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف نحو میں کامل تھا اور جو شخص دیوان متنبی کا مطالعہ کرتا ہے اسے یقین ہو جاتا ہے کہ متنبی شعر میں کامل تھا۔ جو شخص بوعلی سینا کی کتاب قانون کا مطالعہ کرتا ہے اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا مصنف علم طب میں ماہر تھا۔ اسی طرح جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کرتا ہے تو اس کو اس بارے میں ذرا شک نہیں رہتا کہ ان علوم کے بغیر قانون سازی کے مقاصد پورے نہیں ہو سکتے اور جو ذات ان علوم کا سرچشمہ ہے وہ نبی ہے اور یہ علوم

اسے بذریعہ وحی بارگاہ الہی سے عطا فرمائے گئے ہیں۔

۱۰ وَاقْوَى دَلِيلٍ عِنْدَ مَنْ تَمَّ عَقْلُهُ  
عَلَى أَنْ يَشْرَبَ الشَّرْعَ اصْفَى الْمَشَارِبِ

شرح حضرت ناظم

شرب : بالکسر، حصہ آب۔

یعنی ممکن ترین دلیلے نزدیک کے کہ کامل است عقل او برآنکہ آب حدود و شرع

صافی ترین جمیع آب خورما است۔

تشریح مشکل الفاظ

شرب : پانی کا حصہ۔ شرع : شریعت۔ مشارب : جمع ہے مشرب کی، پانی پینے

کی جگہ۔

ترجمہ

مضورصلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے کی ہر عقل مند کے سامنے سب سے  
قوی ترین دلیل یہ ہے کہ آپ کی شریعت کا پانی تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کے مشرب سے  
پاکیزہ اور صاف ہے۔

۱۱ تَوَاطَى عُقُولٍ فِي سَلَامَةٍ فِكْرَةٍ  
عَلَى كُلِّ مَا يَأْتِي بِهِ مِنْ مَطَالِبِ

شرح حضرت ناظم : تَوَاطَى عِقُولٌ اِی تَوَافَقُوا۔

یعنی با یک دیگر موافق بودن عقل ہا در وقت سلامت فکر بر ہر چہ می آرد از شرع از  
 احکام یعنی عقول سلیمہ ہمہ متفق اند بر استحسان شرایع۔  
 و تسہیل ہمزہ تواطی بنا بر ضرورت شعراست۔  
**تشریح مشکل الفاظ**

تواطی؛ متفق ہونا۔ سلامت فکر؛ جب سوچ میں وہ ہر قسم کے تعصب اور ہٹ دھرمی  
 سے محفوظ ہو۔

### ترجمہ

اور عقلیں جب غور و فکر کے وقت ہر قسم کی ہٹ دھرمی اور تعصب سے پاک ہوں تو  
 جو احکام شریعت حضور نے پیش کیے ہیں ان کی سچائی اور افادیت پر ان کا متفق ہونا دلائل نبوت  
 میں سے ایک قوی ترین دلیل ہے۔

۲۷ سَمَاحَةٌ شَرِيعِيٌّ فِي رِزَانَةِ شَرِيعَةٍ

وَتَحْقِيقُ حَقِّ فِي إِشَارَةِ حَاجِبٍ

شرح حضرت ناظم

سماحتہ؛ جو انفرادی۔ مراد ایں جا سہولت است۔ شرعہ؛ بالکسر؛ و شریعہ؛ جائے درآمدن  
 بر سر آب؛ راہ پیدا کردہ، خدا تعالیٰ۔ رزائمہ؛ آہستگی۔ رزیم؛ اے و تور۔

یعنی قوی دلیل سہولت شریعت است۔ بازگشتاب زدگی یعنی جامع است در سہولت و

وقار۔ نہ چنداں تساہل دارد کہ از حد گزرود نہ چنداں شدید است کہ شاق باشد۔ و اثبات

حق در اشارہ با بروما۔ یعنی بسیار از مطالب غامزہ در الفاظ سہلہ بلطافت عجمیہ تقریر فرمودہ۔

و دریں بیت اشارتست بحديث بعثت بالملة السهلة و بحديث : " اوتيت

جوامع الکلم -

### تشریح مشکل الفاظ

سماحة، آسانی، سہولت، رزانتہ، وقار، متانت، شریعت، گھاٹ، جہاں سے پانی بھرا جاتا ہے۔ شریعت کا بھی لغت میں یہی معنی ہے لیکن یہاں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا راستہ ہے جس پر چل کر ہم اس کی خوشنودی اور اپنی داریں کی فلاح حاصل کر سکتے ہیں۔ حاجب، ابرو۔

### ترجمہ

جو شریعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لے کر تشریف لائے ہیں اس میں دو خوبیاں ہیں؛ وہ سہل اور آسان بھی ہے اس پر عمل کرنا انسان پر شاق اور دشوار نہیں گزرتا اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں وقار اور متانت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ شان بھی عطا فرمائی ہے کہ وہ اشارہ ابرو سے حق کو واضح اور آشکارا کر دیتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں حضور کے نبی برحق ہونے کی باہین قاطعہ ہیں۔

### تشریح

اس شعر میں ان دو احادیث کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلی حدیث ہے؛ بعثت بالملة السهلة السهلة؛ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی ملت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے جس میں وسعت اور فراخی کے ساتھ ساتھ آسانی اور سہولت بھی ہے۔ دوسری حدیث مبارکہ؛ اوتيت جوامع الکلم؛ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے جوامع الکلم کی نعمت سے مالا مال فرمایا ہے۔ یعنی مختصر کلام میں معافی کے سمندر سمودیتے جاتے ہیں۔

کہ  
وَمَكَارِمُ اخْلَاقٍ وَإِتْمَامُ نِعْمَةٍ  
نَبْوَةٌ تَأْلِيْفٌ وَسُلْطَانٌ غَالِبٌ

### شرح حضرت ناظم

یعنی خوبی ہائے اخلاق و تمام کردن نعمت راہ نمودن حق بالتسلط غلبہ کنندہ۔  
یعنی دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بانگہ ملک منضم است۔ و دریں بیت اشارتست  
بحدیث: بعثت لائتم مکارم الاخلاق۔ و اشارہ است بانگہ ملت محمدی مخصوص  
است بجمع شریعت باخلافت و سلطان غالب۔ از قبیلہ اضافت موصوف بصفت۔

### تشریح مشکل الفاظ

مکارم اخلاق: اخلاق حمیدہ، صفات جمیلہ۔ اتمام: مکمل۔

### ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکارم اخلاق سے متصف فرمایا اور اپنی نعمتوں  
کو آپ پر مکمل فرمایا، ایسی نبوت عطا فرمائی جس میں الفت بھی ہے اور غالب حکومت بھی ہے۔  
یہ تمام صفات بھی درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی روشن دلیلیں ہیں کہ  
اس قسم کا حسین امتزاج ذات پاک مصطفوی کے بغیر اور کہیں نظر نہیں آتا اس شرف و مرتبہ  
کی بلندی کے باوجود طبیعت میں فروتنی اور انکساری ہے۔ ہر قسم کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی  
اللہ تعالیٰ نے انتہا فرمادی ہے منصب ختم نبوت کے ساتھ شان دلربائی بھی ارزانی فرمائی ہے۔  
کمال رافت رحمت کے ساتھ رعب جلال کا یہ عالم ہے کہ ایک ماہ کی مسافت پر دشمن نام سن کر زہہ بلند نام  
رہتا ہے۔ اس شعر میں اس حدیث پاک کی طرف اشارہ ہے:

بعثت لا تمموا مکارم الاخلاق - مجھے اس لیے میرے رب نے مبعوث فرمایا ہے کہ میں اخلاق حمیدہ کو پایہ تکمیل تک پہنچا دوں اور اس میں اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ شریعت اور خلافت و سلطنت کا اجتماع اس دین کا طرہ امتیاز ہے سلطان غالب میں موصوف کی اصناف صفت کی طرف ہے۔

۵  
نُصِدِّقُ دِينَ الْمُصْطَفَى بِقُلُوبِنَا  
عَلَى بَيِّنَاتٍ فَهِيَ مِنْ عَرَائِبٍ

تشریح حضرت ناظمؒ

یعنی راست می دانیم دین مصطفیٰ را صلے اللہ علیہ وسلم بدلہائے خود باقرائن واضحہ کہ  
فہمیدن اں از عجائب است۔ و دریں بیت اشارتست بمضمون کریمہ، افسن کان علی  
بینة من ربہ ویتلوہ شاہدمنہ و اشارتست بتامی این فصل۔

تشریح مشکل الفاظ

بینات؛ اس کا واحد بینۃ ہے، دلائل، براہین۔ عرائب؛ غریب کی جمع ہے، تعجب

میں ڈالنے والا۔

ترجمہ

یعنی ہم اپنے صدق دل سے دین مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں ایسے  
روشن دلائل کی بنا پر کہ جن کا سمجھنا عجائبات قدرت میں سے ہے۔

اس شعر میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے؛

آفن کان علی بینة من ربه ویتلوہ شاہد منہ ۔

اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ فصل اختتام پذیر ہو رہی ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فصل ہفتم

در نوع دیگر از دلائل نبوت و آن  
 مآمل در معجزات آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم۔

## ترجمہ

یہ دلائل نبوت کی ایک دوسری قسم ہے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں غور و فکر کی دعوت دی جا رہی ہے۔

لے بَرَاهِينَ حَقِّ أَوْضَحَتْ صَدَقَ قَوْلُهُ

رَوَاهَا وَيُرْوَى كُلُّ شَيْءٍ وَشَائِبٍ

## شرح حضرت ناظم

یعنی اس دلیل ہائے راست است کہ واضح ساختہ است صدق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دعوی نبوت روایت کردہ است آنرا در روایت می کند آنرا ہر جوان و ہر پیر۔ دریں بیت اشارتست بتواتر معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند احاداً متواتر نباشد مثل شجاعت رستم و سخاوت حاتم۔

## تشریح مشکل الفاظ

براہین: جمع ہے برہان کی۔ دلیل، حجت۔ شب: جوان۔ شائب: بڑھا۔

## ترجمہ

ایسی سچی دلیلیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی سچائی کو واضح کر دیا ہے۔ جس کو روایت کیا ہے اور اب بھی روایت کر رہا ہے ہر جوان اور ہر بڑھا۔ اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات حد تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں اگرچہ وہ انباراً احاد سے مروی ہیں لیکن رستم کی شجاعت اور حاتم کی سخاوت کی طرح متواتر المعنی ہیں جن کی سچائی میں ذرہ بھر شک نہیں ہو سکتا۔

۲ **مِنَ الْغَيْبِ كَمَا عَطَى الطَّعَامَ لِجَائِعٍ  
وَكَمَّمَرَّةٍ اسْقَى الشَّرَابَ لِشَارِبٍ**

شرح حضرت ناظم

سقیتم فلانا واستقیتم منہ قولہ تعالیٰ استقیناکم ماءً فراتاً۔

یعنی از مدد عالم غیب بسیار بار طعام داد اگر ستر را۔ و بسیار بار آب داد نوشندہ را۔

تشریح مشکل الفاظ

اسقی اور اسقی یعنی مجرد اور مزید فیہ دونوں کا معنی پانی پلانا ہے جس طرح آیت ربانی

ہے: واستقیناکم ماءً فراتاً (پلایا ہم نے تم کو میٹھا پانی)۔

ترجمہ

یعنی عالم غیب کی مدد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا بھوکوں کو کھانا کھلایا

اور پیاسوں کو پانی پلایا۔

تشریح

اگرچہ اس قسم کے بیسیوں واقعات کتب حدیث اور کتب سیرت میں موجود ہیں ہم  
یہاں بطور تبرک شمائل الرسول جو امام ابن کثیر کی تالیف ہے۔ اس سے صرف ایک واقعہ کے  
ذکر پر اکتفا کریں گے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ میں فاقہ کشی سے از حد

نڈھال ہو گیا اور بھوک کے باعث پیٹ پر پتھر باندھنے پر مجبور ہو گیا۔ ایک روز میں راستہ پر

بیٹھ گیا جہاں سے صحابہ کرام کا گزر ہوتا تھا۔ اسی اثنا میں حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے

میں نے ان سے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد یہ تھا کہ وہ میرے  
 چہرہ سے میری فاقہ کشی کو جان لیں گے اور مجھے ساتھ لے جائیں گے، لیکن ایسا نہ ہوا۔ تھوڑی  
 دیر گزری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان سے بھی میں نے ایک آیت کے  
 بارے میں استفسار کیا۔ اس سے بھی مقصد وہی تھا، لیکن وہ بھی گزر گئے۔ یہاں تک کہ  
 میرے آقا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور میرے چہرے سے  
 میری حالت زار کو جان لیا۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: بلیک یا رسول اللہ!  
 فرمایا: میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ میں اجازت لے کر حاضر ہوا۔ میں نے ایک پیالہ دودھ سے  
 لبالب پایا۔ حضور نے اہل خانہ سے پوچھا: یہ پیالہ کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے عرض کی:  
 فلاں یا اہل فلاں نے یہ بطور تحفہ بھیجا ہے۔ حضور نے فرمایا: ایا ہر!۔ میں نے عرض کی:  
 بلیک یا رسول اللہ!۔ فرمایا: اہل صفہ کی طرف جاؤ اور ان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ اس حکم سے  
 میں بہت غمزدہ ہوا۔ میرا خیال تھا کہ حضور یہ دودھ مجھے عطا فرمائیں گے اور اس طرح میرا دن اور  
 میری رات گزر جائے گی۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں قاصد ہوں اور جب اہل صفہ آئیں گے  
 تو مجھے ہی ان کو پلانا پڑے گا، میرے لیے کیا بچے گا، لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول  
 کی اطاعت حکم کے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا۔ میں ان کو بلا لیا وہ کاشانہ اقدس میں آکر  
 بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابا ہر! یہ پیالہ لو اور ان کو پلاؤ۔ میں  
 نے پیالہ لیا اور ان کو پلانے لگا۔ ہر شخص پیالہ لیتا تھا اور سیر ہو کر اس سے پیتا تھا۔ پھر پیالہ  
 لوٹاتا تھا یہاں تک کہ ان سب نے سیر ہو کر پی لیا۔ میں نے وہ پیالہ حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے پیالہ لیا اور اپنے دست مبارک میں اٹھایا اس  
 میں کچھ باقی ماندہ دودھ تھا پھر سر مبارک اٹھایا، میری طرف دیکھا، بسم فرمایا۔ ارشاد ہوا: اے

ابا ہر! میں نے عرض کی؛ بلیک یا رسول اللہ!۔ فرمایا: ایک میں باقی رہ گیا ہوں اور ایک تو۔  
میں نے عرض کی؛ یا رسول اللہ! حضور نے سچ فرمایا ہے۔ حکم ہوا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا  
پینا شروع کیا۔ پھر فرمایا؛ اور پیو۔ میں نے پھر پییا۔ حضور فرماتے رہے اور پیو میں پیتا رہا۔  
یہاں تک کہ میں نے عرض کی؛

لا، والذی بعثک بالحق ما اجدلہ فی مسلکنا۔

اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچی کے ساتھ مبعوث کیا، اب تو میرے پیٹ  
میں ایک قطرہ کی گنجائش نہیں رہی۔  
فرمایا؛ اب پیالہ مجھے دے دو۔

فرددت الیہ القدر فشرب من الفضلۃ۔

(میں نے وہ پیالہ حضور کی خدمت میں لوٹا دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ

دودھ سے خود نوش فرمایا۔) رواہ البخاری

ایک پیالہ ہے جس میں سیر، دو سیر دودھ ہوگا لیکن سپینکڑوں اصحاب صفہ اس سے  
سیر اب ہو گئے اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے آخر میں جو باقی بچا تھا اس  
سے نوش فرمایا۔ ایک ایک معجزے میں ہزاروں معجزے ہیں اور ہر معجزہ میں حضور کی شان  
جلال و جمال اور مکارم اخلاق کے جلوے دل د نظر کو خیرہ کر رہے ہیں۔

۳ وَكَمْ مِنْ مَرِيضٍ قَدْ شَفَاهُ دُعَاؤُهُ

وَإِنْ كَانَ قَدْ اشْفَى لِوَجْبَةِ وَاجِبٍ

## شرح حضرت ناظم

اشفی المریض الموت ای اشرف علیہ۔ ووجہ: یکبار افتادن منہ قولہ تعالیٰ فاذا وجبت جنوبہا۔ و مردن و منہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وجب فلا یبکین باکیۃ ای اذا مات۔

یعنی بسیار مریض کہ تندرست ساخت اورا دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اگرچہ نزدیک شدہ بود بافتادنی کہ مردہ را باشد و در اسقی و اشفی! تجنیس است۔

## تشریح مشکل الفاظ

اشفی المریض علی الموت؛ مریض کا قریب المرگ ہونا۔ وجہ: یک لخت اُپڑنا۔ اسی سے قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

فاذا وجبت جنوبہا۔

(جب کہ وہ اپنے پہلوؤں کے بل اُپڑیں)۔

وجبت کا دوسرا معنی مرجانا ہے۔ حضور کے اس ارشاد میں وجب مرنے کے معنی میں

ہی مستعمل ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذا وجب فلا یبکین باکیۃ یعنی جب وہ فوت ہو جائے تو کوئی

رونے والی اس پر نہ روئے۔

## ترجمہ

بہت سے مریض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے صحت یاب ہو چکے اگرچہ شدت

مرض کے باعث وہ قریب المرگ ہو کر گر پڑے تھے۔

تشریح: اگرچہ اس قسم کی بے شمار روایات ہیں جب حضور نے کسی بیمار پر

نظر کرم فرمائی تو وہ بالکل شفا یاب ہو گیا۔ ہم یہاں ان احادیث میں سے صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ اس میں ایک نابینا کو حضور نے دعا سکھائی تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بینا فرما دیا۔ آج بھی اگر ہم انہیں کلمات طیبات سے اپنی مشکل کی آسانی کے لیے یا مرض سے شفا یاب ہونے کے لیے بارگاہِ الہی میں خضوع و خشوع سے التجا کریں گے۔ تو اس کی رحمت آج بھی شرف قبولیت سے نوازے گی۔

پہلے روایت کو ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا ترجمہ نقل کروں گا۔

اخرج البخاری فی (تاریخہ) والبیہقی فی (الدلائل والدعوات) وصححہ وابو نعیم فی (المعرفة) عن عثمان بن حنیف ان رجلاً ضریراً اتى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ تعالیٰ لی ان یعافینی۔ قال ان شئت اخرجت ذلك وهو خیرٌ لك وان شئت دعوت اللہ تعالیٰ۔ قال فادعه فامرہ ان يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي ركعتين ويدعو بهذا الدعاء:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتُوجِّهُ إِلَيْكَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتُوجِّهُ بِكَ إِلَىٰ رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذَا فَيَقْضِيهَا لِي۔ اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ“ وفعل الرجل مقاماً وقد أبصر۔

(ترجمہ ۵)

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں، بیہقی نے الدلائل والدعوات میں اور اس کی تصحیح

بھی کی ہے۔ ابو نعیم نے اپنی کتاب المعرفۃ میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے تاکہ وہ مجھے صحت عطا فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اس دعا کو مؤخر کر دوں اور یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا (یعنی تمہاری بخشش کے لیے دعا کروں) اور اگر تو چاہے تو میں اسی وقت بارگاہ الہی میں دست دعا دراز کروں۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی دعا فرمائیے۔ پس حضور نے اسے حکم دیا تو بڑی اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے اور یہ دعا مانگے:

اللہم انی استلک... الخ

اے اللہ! میں تیری جناب میں دست سوال دراز کرتا ہوں اور میں تیرے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی رحمت ہیں، کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں۔ یا محمد! میں تیرے وسیلہ سے تیرے رب کی جناب میں متوجہ ہوتا ہوں، اپنی اس حاجت میں۔ پس میری اس حاجت کو پورا کر دے۔ اے اللہ! میرے آقا کی شفاعت کو میرے سہی میں قبول فرما۔

اس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے مطابق پہلے اچھی طرح وضو کیا پھر دو نفل ادا کیے پھر اس کے محبوب کے وسیلہ جلیلہ سے اپنی التجار بارگاہ رب العزت میں پیش کی۔ اور بارگاہ رسالت میں بھی اپنی عرض پیش کی۔ جب وہ دعا سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس کی اندھی آنکھیں بینا ہو چکی تھیں۔

صحابہ کرام بھی اس دعا پر عمل کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان بن حنیف کا ذاتی واقعہ ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ انھیں ایک مشکل پیش آئی جو کسی طرح حل نہیں ہوتی تھی۔ انھوں نے اسی طرح عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ مشکل آسان کر دی۔

۴  
وَدَرَّتْ لَهَا شَاةٌ لَدَىٰ أُمِّ مَعْبُدٍ  
حَلِيبًا وَلَا تَسْطَاعُ حَلَبَةً حَالِبٍ

شرح حضرت ناظم

تسطاع اصلہ تسطاع، حذف التاء تخفیفًا۔

یعنی شیر داد آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نزدیک ام معبد شیر بسیار حال آنکہ طاقت نہ داشت یکبار ووشیدن دو شندہ را۔ قصہ اس در مشکاة مذکور است۔

تشریح مشکل الفاظ

درت، دودھ دینا۔ ام معبد، ایک بوڑھی عورت کا نام ہے کہ اثنار سفر ہجرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کا اس کے خیمہ سے گزر ہوا۔ تسطاع، اصل میں تسطاع تخفیف کے لیے ایک تار کو ساقط کر دیا۔ حلبہ، ایک بار دودھ دوہنا۔  
حالب دودھ دوہنے والا۔

ترجمہ

ام معبد کی بوڑھی اور خستہ بکری نے بڑی کثیر مقدار میں دودھ دیا حالانکہ وہ اس قابل بھی نہ تھی کہ ایک بار اسے دوا جائے۔

## تشریح :

یہ روایت حزام بن ہشام سے متعدد محدثین البغوی، ابن شاصین ابن سکن  
ابن منذ طیرانی حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔ اس کا  
خلاصہ درج ذیل ہے :

حضرت حزام بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سرور عالم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے  
راستہ میں دوپہر کا وقت امم معبد کے خیمہ کے پاس سے گزر ہوا۔ سارا علاقہ قحط کی زد میں  
تھا۔ پانی نایاب، جانوروں کے لیے چارہ ناپید۔ ان حالات میں یہ نیک خاتون اپنے خیمہ  
کے پاس بیٹھی رہتی اور مسافروں کو پانی پلاتی کھانا کھلاتی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جب اپنے یار غار کی معیت میں اس کے پاس سے گزرے تو حضور نے دریافت فرمایا:  
کہ کیا اس کے پاس بیچنے کے لیے گوشت اور کھجوریں ہیں اس نے نفی میں جواب دیا۔  
اس کے خیمہ کے ایک گوشہ میں ایک لائرا اور کمزور بکری بندھی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ بکری اتنی ضعیف  
و نزار ہے کہ دوسرے ریوڑ کے ساتھ چرنے کے لیے بھی باہر نہیں جاسکتی اس میں دودھ  
کہاں۔ حضور نے فرمایا: اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اسے دوہ لوں۔ حضور کا رخ انور  
دیکھ کر وہ سراپا ادب بن کر گویا ہوئی کہ میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان، اگر آپ  
اس میں دودھ کا کوئی قطرہ محسوس کرتے ہیں تو بے شک دوہ لیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اپنا مبارک اس کے تھنوں پر پھیرا، اللہ کا نام لیا۔ امم معبد کے لیے دعا  
فرمائی تو اس نے اپنی دونوں ٹانگیں کھلی کر دیں۔ حضور نے ایک برتن میں دودھ دوہا جسے

پی کر سارے ساتھی سیر ہو گئے۔ دوسری مرتبہ پھر دودھ دوہا اور دھارا اس زور سے پڑی کہ اس کے اوپر جھاگ بن گئی۔ پھر ام معبد کو پلایا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سیراب کیا۔ سب سے آخر میں خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ اس کو دوہا اور گھر میں جتنے برتن تھے وہ سب دودھ سے بھر گئے۔

تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند آیا، اس نے اپنے گھر کے ہر برتن کو دودھ سے بھرا ہوا دیکھ کر ازراہ تعجب کہا: یہ دودھ کی نہریں کہاں سے پھوٹیں۔ ام معبد نے جواب دیا: ایک مبارک شخص آیا تھا جس کی باتیں ملیٹھی، صورت پیاری، زبان فصیح تھی۔ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بھی بیان کیا۔ تو وہ بولا، وہی تو قریش کے سردار ہیں جن کا چرچا ہو رہا ہے۔ دونوں میاں بیوی کشاں کشاں مدینہ منورہ پہنچے اور دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے قصیدہ میں اس معجزہ کا ذکر فرمایا ہے۔

۵  
وَقَدْ سَاخَرْنَا فِي أَرْضِ حِصَانٍ سَرَاقَةَ

وَفِيهِ حَدِيثٌ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

شرح حضرت ناظم

ساخت ید فرس؛ امی غاصت فی الارض؛ حصان؛ بالکسر؛ فرس نر۔

یعنی تحقیق بزین فرورفت اسپ سراقہ بن مالک۔ دریں باب حدیثے مروی

استیہ از براہ بن عازب صحابی و ان حدیث را حدیث رحل گویند کہ در مشکوٰۃ مذکور است۔

## تشریح مشکل الفاظ

ساخ : گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس جانا۔ حصان : زرگھوڑا۔ سراقہ بن مالک وہ آدمی ہے جس نے انعام کے لالچ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعاقب کیا۔

## ترجمہ

سراقہ کے گھوڑے کا پاؤں پتھر ملی زمین میں دھنس گیا اور اس حدیث کو حضرت برآ بن عازب نے روایت کیا ہے۔

## تشریح

یہ واقعہ بھی کتب حدیث و سیر میں موجود ہے کہ جب کفار مکہ کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے محاصرہ کے باوجود اپنے کا شانہ اقدس سے تشریف لے گئے ہیں اور مکہ سے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی معیت میں ہجرت اختیار کر لی ہے۔ تو انھوں نے اعلان کیا کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ گرفتار کر لائے یا شہید کر دے اس کو ایک سواونٹ بطور انعام دیا جائے گا۔ ایک سواونٹ کا انعام حاصل کرنے کے لالچ میں کئی لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ طیبہ کی طرف رواں دواں تھے کہ پیچھے سے گھوڑے کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مڑ کر دیکھا کہ ایک شہسوار گھوڑے کو سرپٹ دوڑا رہا ہے اور وہ راہ حق کے ان مسافروں کو گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ حضور نے فرمایا : فکر مت کرو، ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ جب سراقہ قریب پہنچ گیا تو اچانک اس کے گھوڑے کا پاؤں اس پتھر ملی زمین میں

دھنس گیا۔ اس نے معافی کے لیے درخواست کی۔ حضور نے معاف فرمایا تو زمین نے اس کے گھوڑے کا پاؤں چھوڑ دیا۔ وہ کوہِ باہر کھڑا ہو گیا۔ سراقہ کو پھر یہ خیال آیا کہ جس کے تعاقب میں میں نے اتنی طویل مسافت طے کی ہے اور سفر کی زحمت گوارا کی ہے وہ اب چند قدم پر ہے اور میرے قابو میں ہیں اور گھوڑے کا پاؤں اتفاقاً زمین میں دھنس گیا ہے۔ چنانچہ اس نے دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ زمین نے پھر اس کے گھوڑے کے پاؤں کو اپنے اندر جذب کر لیا۔ پھر اس نے معافی مانگی حضور نے معافی دے دی اور زمین نے اس کے گھوڑے کو آزاد کر دیا۔ شیطان کی وسوسہ اندازی سے تیسری مرتبہ پھر اس کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا۔ پھر اس نے حضور کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے گھوڑے کو ایڑی لگائی۔ اب گھوڑا اس پتھر ملی زمین میں گھٹنوں تک دھنس گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ سب اس ہستی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ جس کے میں درپے آزار ہوں۔ تیسری مرتبہ پھر اس نے معافی کی التجار کی۔ حضور نے پھر اس کو معاف فرما دیا اور زمین نے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ اب وہ گھوڑے سے اترا، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور بڑے عجز و نیاز سے معافی کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا: میں نے تیری خطا بخش دی ہے جب روانہ ہونے لگا تو ارشاد فرمایا: میں نے صرف تیری غلطی ہی معاف نہیں کی، بلکہ ایران کے فرمانروا کسریٰ کے سونے کے کنگن بھی تجھ کو پہنا دیتے ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے یہ جملے اس وقت نکلے جب کہ حضورؐ بظاہر دشمنوں کی اذیت رسانیوں سے تنگ آکر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔ صدیق اکبرؓ کے بغیر اور کوئی رفیق سفر نہ تھا۔ ظاہری حالات قطعاً اس بات کی شہادت نہیں دے رہے تھے کہ اتنا عظیم انقلاب بھی رونما ہو سکتا ہے، لیکن نبوت کی آنکھ جو مستقبل

میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اس کے لیے یہ چیزیں  
عیان و آشکارا ہوتی ہیں۔

بینا بچہ عہدِ فاروقی میں ایران فتح ہوا اور وہاں سے جو مال غنیمت آیا، اس میں  
کسریٰ کے سونے کے کنگن بھی تھے۔ حضرت فاروق اعظم نے سراقہ کو بلایا اور اس کو  
سونے کے کنگن پہنائے اور فرمایا:

البس البسك. الله وس سوله. (پہنو! یہ کنگن تجھے اللہ اور اس کے رسول نے  
پہنائے ہیں۔) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے (الروض الانف للسبلی ج ۲ ص ۲۳۳)

اس مقام پر اس امر کا ذکر بھی قارئین کے لیے فائدہ مند ہوگا۔  
بب سراقہ واپس چلے گئے اور ابو جہل کو معلوم ہوا کہ یہ باوجود اس بات کے کہ سراقہ حضور  
علیہ السلام کو گرفتار کر سکتا تھا۔ گرفتار کیے بغیر واپس آ گیا ہے تو اس نے سراقہ کو بڑی ملامت کی۔  
سراقہ نے اس کے جواب میں یہ چند شعر کہے۔ آپ بھی سماعت فرمائیے۔

اباحکم و اللہ لو كنت شاهدا

لامرجوادی اذ تسوخ قوائمه،

(اے ابو جہل! بخدا اگر تو میرے گھوڑے کی حالت کو دیکھتا جب اس کے پاؤں زمین میں  
دھسنے جا رہے تھے۔)

علمت ولم تشكك بان محمدا

رسول ببرهان فمن ذا يقاومه

(تو جان لیتا اور اس بارے میں کوئی شک نہ رہتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے رسول ہیں

جن کے پاس دلائل و براہین ہیں۔ پس ایسی ہستی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔)

عليك بكف القوم عنه فانتني

اری اھرہ یوما ستبدو معالمة

اے ابو جہل! تجھ پر فرض ہے کہ قوم کو ان کی اذیت رسانی سے روکے۔ بے شک میں دیکھ

رہا ہوں کہ ایک روز ان کی سچائی کی شہادتیں آشکار ہو جائیں گی۔

باصريود الناس فيه باسرههم

بان جميع الناس طرا يسالمة

آپ ایسا دین لے کر آئے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ اس بات کو پسند کریں گے کہ ساری

مخالفوں کو ختم کر کے ان کے ساتھ مصالحت کر لی جائے۔

۱ وَقَدْ فَاحَ طَيْبًا كَفُّ مَنْ مَسَّ كَفَّهُ

وَمَا حَلَّ رَأْسًا جَسَّ شَيْبُ الذَّوَابِّ

شرح حضرت ناظم

فیح، دمیدن بوئے خوش۔ جس، بدست سودن۔

یعنی ہر آئینہ دمید بوئے خوش از کفے شخصے کہ دست رسانید بدست آنحضرت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فرود نیامد برے کہ دست رسانید آنحضرت آنرا سفیدی گیسو پا۔

تشریح مشکل الفاظ

فاح، مہک کا اٹھنا طیب، خوشبو۔ جس، ہاتھ پھیرنا۔ شیب، بڑھاپا۔ ذو اب،

گیسو۔ بال۔

ترجمہ

جس خوش نصیب کا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چھو گیا اس

سے خوشبودار مہک اٹھتی رہی اور جس کے سر پر حضورؐ نے دست شفقت پھیر دیا اس کے بالوں میں بڑھاپا نہ آسکا۔

کے  
وَأَلْقَى شَقِيئَ الْقَوْمِ فَرَّتْ جُزُورِهِمْ  
عَلَى ظَهْرِهِ وَاللَّهُ لَيْسَ بِعَاذِرٍ

شرح حضرت ناظم

عزب عنی فلان ای بعد۔ ومنہ قولہ تعالیٰ لایعزب عنہ مثقال ذرۃ۔  
یعنی انگنڈہ بد بخت آن قوم سرگیں شتر کشتنی ایساں را بر پشت مبارک آنحضرت  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونیست خدا دُور از ایساں۔

تشریح مشکل الفاظ

فرث: گوبر۔ جزور: ذبح شدہ جانور۔ عازب: دور۔

ترجمہ

قوم کے بد بخت ترین انسان نے ذبح شدہ جانوروں کے گوبر اور اوجھ کو حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی پشت مبارک پر پھینک دیا اور اللہ تعالیٰ ان سے دُور نہیں تھا۔

تشریح

ایک دن کفار مکہ حرم کعبہ میں بیٹھے خوش گپیاں مار رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ابو جہل نے کہا: تم میں سے کوئی ایسا آدمی  
ہے کہ فلاں جگہ جو اونٹ ذبح کیے گئے ہیں ان کے اوجھ اور گوبر وغیرہ کو اٹھا کر لائے  
اور جب یہ سجدہ میں ہوں، اس وقت لاکر ان پر ڈال دے۔ ابن ابی معیط نے بڑے فخر

سے کہا کہ یہ کام میں کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بدبخت گیا اور وہ غلیظ اور بدبودار اوجھ اٹھا کر لے آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں سر بسجود ہوئے تو اس بدبخت نے وہ غلیظ اوجھ اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر رکھ دیا۔ کفار بڑے زوردار فتنے لگا رہے تھے۔ اور طرح طرح کی پھبتیاں کس رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سجدے کو طویل کر دیا جو لطف و سرور اس سجدہ میں اللہ کے محبوب بندہ کو میسر آیا ہوگا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملی۔ ابھی وہ کم سن تھیں یا رائے ضبط نہ رہا، دوڑتی ہوئی تشریف لائیں اور اس بوجھ کو نیچے پھینک دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان نابکاروں کو اس گستاخی کی جو سزا دی اس کا ذکر اگلے شعر میں

آ رہا ہے :

فَالْقَوَّاءُ بَدْرِي قَلِيْبٍ مَخْبَثٍ  
وَعَمَّ جَمِيْعِ الْقَوْمِ شَوْمُ الْمَدَاعِبِ

شرح حضرت ناظم

شوم، بالضم، بد فال، نقیض بمن۔ مداعب، مزاح کردن۔

یعنی پس افگندہ شدند بمیدان بدر در چاہ بد بو گزاندہ۔ و فرار سید جمیع قوم را

شوم مزاح کنندہ۔

دریں دو بیت اشارتست بحديث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ در مشکوٰۃ

مذکور است۔

## تشریح مشکل الفاظ

قلیب، گرٹھا، کنواں۔ مجنث، بدبودار۔ شوم، بدبختی۔ مداعب: مزاح کرنے والا،  
تمسخر اڑانے والا۔

### ترجمہ

پس ان بدبختوں کو بدر کے میدان میں ایک بدبودار گڑھے میں پھینک دیا گیا اور  
اس تمسخر اڑانے والے کی بدبختی کی سزا ساری قوم کو بھگتنا پڑی۔

۹ وَأَخْبِرَانِ أَعْطَاهُ مَوْلَاةً نُّصْرَةً

وَرُعْبًا إِلَى شَهْرِ مَسِيرَةَ سَارِبٍ

### شرح حضرت ناظم

سارِب، بریک جہت روندہ۔ سرب الفعل اذا توجه المرعى۔

یعنی خبر داد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دادہ است اور پروردگار اذ فتح و ترس  
تایک ماہ مسافت راہ روندہ۔

### تشریح مشکل الفاظ

سارِب، ایک سمت میں سفر کرنے والا، جب زر، چراگاہ کی طرف جائے تو اہل عرب  
کہتے ہیں، سرب الفعل۔

### ترجمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کے پروردگار نے آپ کو  
ہر میدان میں فتح و نصرت عطا فرمائی ہے نیز ایسا عرب اور بدبہ مرحمت فرمایا ہے کہ

دشمن سفر کرنے والے کی ایک ماہ کی مسافت پر بھی ہو تو وہ خوف سے طرزہ براندہم رہتا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: "نصرت بالرعب"۔ میری مدد اللہ تعالیٰ نے رعب سے کی ہے میرا دشمن کتنا دور ہو مارے خوف کے کا پتلا رہتا ہے۔

فَاَوْفَاةٌ وَعَدَّةُ النَّصْرِ وَالرَّعْبِ عَاجِلًا

وَاعْطَىٰ لَهُ فَتْحَ التَّبُوكِ وَمَارِبَ

شرح حضرت ناظم

تبوک نام موضع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدان موضع رسیدہ بودند در غزوة تبوک و ہومن البوک والتارزاندہ۔ مارب نام شہر سیت بئین واصلہ مہموز وسہلت الہمزۃ پہنا للشعر۔

یعنی پس تمام رساندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ نصرت و رعب ثناب و داد او را فتح تبوک و مارب

تشریح مشکل الفاظ

تبوک ایک جگہ کا نام ہے۔ مارب بئین میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اصل میں مارب ہے، ضرورت شعری کے طور پر برائے آسانی اس کو الف سے بدل دیا۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے نصرت و رعب کا جو وعدہ فرمایا تھا۔ اس کو بہت جلد پورا فرما دیا۔ پینا پچھنور کی فتوحات کا سلسلہ مغرب میں تبوک اور مشرق میں مارب کے دور دراز قبضوں تک پہنچ گیا تھا۔

۱۱  
وَإِخْبَرَ عِنْدَهُ أَنْ سَيَبْلُغُ مَلَكُهُ

إِلَى مَا أُرَى مِنْ مَشْرِقٍ وَمَغَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی خبر داد از پروردگار خود کہ خواهد رسید بادشاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسوئے آنچه نموده شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را از مشرق و مغرب ہا۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے خبردار کیا کہ آپ کی حکومت مشرق و مغرب کے ان علاقوں تک پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اے حبیب! آپ کو دکھا دیئے ہیں۔

۱۲  
فَأَسْبَلُ رَبِّي الْأَرْضَ بَعْدَ نَبِيِّهِ

فَتُوحًا تَوَارَى مَالَهَا مِنْ مَنَارِكٍ

شرح حضرت ناظم

اسبال: فروریختن باراں۔ مواراة: پوشیدہ کردن۔ منکب: کتف۔ و مراد

این جا طرف است۔ ومنہ قولہ تعالیٰ: فامشوا فی مناکبہا۔

یعنی پس فروریخت پروردگار زمین بعد وفات پیغمبر خود فتح ہا کہ می پوشانید

آنچہ زمین راست از اطراف و جوانب۔

## تشریح مشکل الفاظ

اسبال، بارش کا برسنا۔ تواری: پوشیدہ کرنا، چھپا دینا۔ مناکب، جمع ہے منکب کی۔ کندھا۔ اور جانب؛ طرف۔ آیت: فامشوا فی مناکبہا، میں مناکب کا معنی اطراف و جوانب ہے۔

### ترجمہ

زمین کے پروردگار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فتوحات کا مینہ برسا دیا۔ جس نے زمین کے اطراف و جوانب کو اپنے دامن میں چھپا لیا۔

### تشریح

تاریخ شاہد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیصر و کسریٰ، یمن، مصر اور دیگر ممالک کے مفتوح ہونے کی جو بشارتیں اپنے غلاموں کو دی تھیں۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد موسلا دھار بارش کی طرح برسیں اور مشرق و مغرب میں اسلامی لشکروں کی بیغاروں کے سامنے کفار و ملحدین کے قلعے، فصیلیں، خندقیں اور تمام دفاعی انتظامات دم توڑ گئے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کے جانباز سپاہیوں نے اللہ کی توحید کے پرچم کو سر بلند کر دیا۔

۱۳ وَكَلِمَةُ الْأَحْجَارِ وَالْعُجْمِ وَالْحَصَى

وَتَكْلِمُهُ هَذَا النَّوْعَ لَيْسَ بِرَأْيٍ

شرح حضرت ناظم

عجم جمع عجم، وکلمہ لایقدر علی الکلام اصلا و ہوا عجم۔ امر رأی ای قار؛ ثابت۔

یعنی سخن گفت با او سنگھا، و بستہ زبانوں و سنگریزہا و سخن گفتن میں نوع نیست موافق

عادت -

### تشریح مشکل الفاظ

عجم جمع ہے اعجم کی؛ جو صحیح گفتگو کرنے پر قادر نہ ہو۔ حصی؛ جمع ہے حصاۃ کی، سنگریزے

راتب؛ عادت کے مطابق -

### ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پتھروں نے اور عجمیوں نے اور سنگریزوں نے گفتگو کی۔ اور اس قسم کی گفتگو عام عادات کے مطابق نہیں ہے۔

### تشریح

اس قسم کی بے شمار روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ان میں چند ایک احادیث بطور تبرک نقل کی جاتی ہیں تاکہ تقویت ایمان کا باعث بنیں۔

عن ابن عباس قال قدم ملوک حضر موت علی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہما الاشعث بن قیس فقالوا

انا قد خانناک خباً فما ہو۔ فقال سبحان اللہ انہا

یفعل ذلك بالکاهن وان الکاهن والکھانۃ فی النار فقالوا

کیف نعلم انک رسول اللہ و اخذ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کفاً من حصی وقال هذا یشهد انی رسول

اللہ فسبح الحصی فی یدہ قالوا نشهد انک رسول اللہ -

(خصائص کبریٰ)

(ترجمہ)؛ حضرت موت کے چند رئیس (یہاں ملوک سے مراد رئیس ہیں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے۔ ان میں اشعث بن قیس بھی تھے۔ ان روسا نے کہا کہ ہم نے اپنے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے، بتائیے! وہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! ایسی باتیں کاہنوں سے پوچھی جاتی ہیں۔ کاہن اور کہانتہ کا پیشہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ انھوں نے دریافت کیا ہمیں کیسے معلوم ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مٹھی میں کتکریاں لیں اور فرمایا: یہ گواہی دیتی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس ان کتکریوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ یہ سن کر ان روسا نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

شمال الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، میں امام ابن کثیر نے امام احمد سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم اني لا عرف حجرا بمكة كان يسلم على قبل ان

ابعث اني لا عرفه الآن -

(رواه مسلم ورواه ابو داؤد)

(ترجمہ)؛ حضرت جابر بن سمرة کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں

مکہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے اعلان نبوت سے قبل مجھ پر سلام بھیجا کرتا تھا میں

اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

اس قسم کی کثیر التعداد صحیح احادیث موجود ہیں۔ بطور تبرک ان دو احادیث کو ذکر

کر دیا گیا ہے۔

۱۲  
وَحَنَّ لَهُ الْجَذْعُ الْقَدِيمُ تَحَزُّنًا

فَإِنَّ فِرَاقَ الْحَبِّ أَذْهَى الْمَصَائِبِ

شرح حضرت ناظم

ونالہ کر دبرائے او تنہ درخت کہتہ از بہت اندوہ پس تحقیق فراق دوست شاق ترین

مصیبت ہا است۔

تشریح مشکل الفاظ

حن : شوق و محبت سے فریاد کرنا۔ الجذع : درخت کا تنہا۔ ادھی : اسم تفضیل ہے؛

تکلیف دہ۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجر کے باعث کھجور کے ایک پرانے تنے نے ازراہ  
عزن آہ و فریاد شروع کر دی۔ بے شک محبوب کی جدائی تمام مصیبتوں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

تشریح

دیگر ائمہ حدیث کے علاوہ یہ واقعہ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ ہم  
امام بخاری کی روایت ہی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کان یقوم یوم الجمعة الی شجرة او نخله وقالت

امراة من الانصار یا رسول اللہ الان جعل لك منبرا قال

ان شئتم فجعلوا له منبراً فلها كان يوم الجمعة دفع  
الى منبر فصاحت النخلة صياح الصبي ثم نزل النبي  
صلى الله عليه وسلم فضمها اليه تنن انين الصبي  
الذي يسكن -

(ترجمہ)؛ حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جمعہ کے روز ایک درخت یا کھجور کے ساتھ ٹیک لگا کر قیام فرماتے تھے۔ انصار کی ایک  
خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کے لیے ایک منبر بنادیں۔ فرمایا: جیسے  
تمہاری مرضی۔ پس انھوں نے منبر بنوایا۔ جب جمعہ کا دن آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
منبر کی طرف تشریف لے گئے تو اس کھجور کے تنے نے بچے کی طرح چلانا اور رونا شروع کر  
دیا۔ حضور منبر سے نیچے اترے اور اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا، وہ بچے کی طرح  
چلا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔

دوسری روایت میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ  
سے لگا کر تسلی نہ دیتا تو وہ قیامت تک روتا رہتا۔

۱۵ وَأَعْجَبُ بِلَاكِ الْبَدْرِ يَشُقُّ عِنْدَهُ

وَمَا هُوَ فِي أَعْجَازِهِ مِنْ عَجَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی عجیب ترین معجزات ماہِ شبِ چہارم است کہ شکافہ می شود نزدیک آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نیست الشقاق بدرد جنب اعجاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

از عجائب -

ترجمہ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب ترین معجزات سے یہ ہے کہ چودھویں کا چاند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے پھٹ گیا۔ اور یہ معجزہ حضور کے معجزات میں کوئی زیادہ عجیب و غریب نہیں ہے۔

تشریح

اس شعر میں واقعہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے جو تقریباً تمام معتبر کتب احادیث میں مذکور ہے۔ امام بخاری کی صحیح سے ہم نقل کرتے ہیں۔

عن انس بن مالك ان اهل مكة سئلوا رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية فآراه القمر

شقتين حتى رأوا وراء بينهما.

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے مطالبہ کیا کہ ان کو کوئی معجزہ دکھائے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند دو

ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔

ویسے تو ہر روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نہ کوئی معجزہ وہ دیکھا کرتے لیکن ان

کے بیمار دل سے جادو پر محمول کرتے۔ آخر انہوں نے سوچا کہ جادو کا اثر زمینی چیزوں پر تو

ہوتا ہے لیکن افلاک پر تو اس کا اثر نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ مطالبہ کیا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے

اپنے محبوب کی انگلی کے اشارہ سے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا تو پھر بھی جو بد نصیب تھے

جن کے مقدر میں ہدایت کی نعمت نہیں تھی، انہوں نے کہا کہ یہ جادو ہے۔

قرآن کریم میں بھی اس معجزہ کی طرف اشارہ ہے۔ سورہ قمر میں ارشاد الہی ہے:  
اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا  
سحر مستمر۔

(ترجمہ)؛ قیامت نزدیک آگئی اور چاند بھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں  
تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں؛ یہ جادو ہے۔

۱۶      وَشَقَّ لَهُ جِبْرِيْلُ بَاطِنَ صَدْرِهِ

لِفُسْلِ سَوَادٍ بِالسُّوَيْدِاءِ لِأَنْزَابِ

شرح حضرت ناظم

لازب؛ چپندہ؛ یعنی بشکافت برائے او جبرئیل اندرون جوف آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم برائے شستن سیاہی کہ بدلتے دل چپندہ است۔

تشریح مشکل الفاظ

سویدار القلب؛ حبتہ؛ دل کے اندر ایک خاص نقطہ ہے اس کو سویدار قلب کہتے ہیں۔

لازب؛ چمٹ جانے والا، چپاں ہونے والا۔

ترجمہ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے سینہ مبارک کے باطن کو شق کر دیا تاکہ سویدار

قلب میں اگر کوئی سیاہی چپاں ہو تو اس کو دھو دیا جائے۔



۱۷ **وَاسْرَىٰ عَلَىٰ مَتْنِ الْبُرَاقِ إِلَى السَّمَاءِ**

**فَيَا خَيْرَ مَرْكُوبٍ وَيَا خَيْرَ مَرَاكِبٍ**

شرح حضرت ناظم

یعنی شبِ رومی کرد بر پشتِ براق بسوئے آسمان پس چہ نیکِ مرکوب است براق و چہ

نیکِ راکب است آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

اسرئ: رات کو سفر کرنا۔ متن: پیٹھ، پشت۔ مرکوب: سواری۔

ترجمہ

رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم براق کی پشت پر سوار ہو کر آسمان کی طرف

تشریف لے گئے۔ پس کتنا بابرکت ہے وہ براق جس پر نبی الانبیاء نے سواری کی۔ اور کتنا

بابرکت ہے وہ شہسوار جو عالم آب و گل کی سرحدوں کو عبور کر کے لامکاں کی وسعتوں کی

طرح روانہ ہوا۔

اس میں معجزہ معراج شریف کی طرف اشارہ ہے۔

۱۸ **وَشَاهِدَ أَرْوَاحَ النَّبِيِّينَ جُمْلَةً**

**لَدَى الصَّخْرَةِ الْعُظْمَىٰ وَفَوْقَ الْكَوَاكِبِ**

شرح حضرت ناظم

یعنی معائنہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارواحِ پیغمبراں را ہمہ یک جا نزدیک

صحفہ کہ در مسجد بیت المقدس است وبالائے ستارہ ہالینے بالائے آسمان۔

تشریح مشکل الفاظ

صحفہ : پتھر کی چٹان۔ العظمیٰ : بہت بڑی۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بیت المقدس میں اس بڑی چٹان کے پاس تمام انبیاء کرام کے ارواح کا مشاہدہ کیا اور اسی طرح ستاروں کے اوپر یعنی آسمانوں کے اوپر بھی ارواح انبیاء سے ملاقات کی۔

۱۹ لے وَشَاهِدَ فَوْقَ الْفَوْقِ اَنْوَارِ مَرِيَّةٍ

كَيْثَلِ فَرَاشٍ وَاْفِرٍ مُّتْرَاكِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی معائنہ فرمود بالائے آن بالا یعنی بالائے سبع سموات انوار پروردگار خویش مانند پروانہائے بیاریکے بیکے متصل شدہ۔

تشریح مشکل الفاظ

فراش : پروانہ۔ وافر : کثیر التعداد۔ مترکب : پے درپے ایک دوسرے کے اوپر

ترجمہ

اور سات آسمانوں سے اوپر اپنے پروردگار کے انوار کا مشاہدہ کیا وہ انوار کثیر التعداد

پروانوں کی طرح تھے جو آپس میں باہم پیوستہ تھے۔

تشریح : ان تین چار اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین معجزہ

معراج شریف کی طرف اشارات ہیں۔ جس کی تفصیل سے ناظرین کرام بخوبی واقف ہیں۔

۲۰  
وَرَأَعَتْ بَلِيغَةُ الْاَلَامِي كُلِّ مُجَادِلٍ  
خَصِيْمٍ تَمَادِي فِي مُرَاةِ الْمَطَالِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی ترسانید آیات قرآن کہ در نہایت بلاغت است ہر جدال کنندہ ستیزندہ را کہ  
از حد گزشت در جدال کردن در مباحث علمیہ۔

تشریح مشکل الفاظ

الامی جمع ہے اس کا واحد آیت ہے۔ مجادل؛ جھگڑالو، خصیم، مخالف۔ تمادی؛ سرکشی  
کرنا۔ مراد؛ ماری مراد و ممراتہ؛ جادل و نازع؛ جھگڑا کرنا، بحث مباحثہ کرنا۔

ترجمہ

قرآن کریم کی فصیح و بلیغ آیات نے ہر جھگڑالو مخالف کو خوفزدہ کر دیا۔ جو مباحث علمیہ  
میں جھگڑا کرنے میں حد سے تجاوز کر جایا کرتا تھا۔

تشریح

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بے شمار ایسے واقعات ہیں کہ جب  
مسکریں حق کو حضور علیہ السلام آیات قرآنی سنا تے ان پر خوف اور لرزہ طاری ہو جاتا اور  
اپنی جہالت و ضلالت ان پر واضحگاف ہو جاتی۔ بعض تو ان اندھیروں سے نکل کر حق کی  
وادی ایمن میں پہنچ جاتے اور بعض تعصب اور ہٹ دھرمی کے باعث حق کو سمجھ لینے  
کے بعد بھی انکار برائے رہتے۔

۲۱ بَرَاةٌ اُسْلُوْبٍ وَعِجْزٌ مُعَارِضٍ

بَلَاغَةُ اقْوَالٍ وَاخْبَارٍ غَائِبٍ

شرح حضرت ناظم

براعت: تمام شدن در فضل و گزشتن از یاران در دانش بدل است از بلیغ الایۃ بدل اشتمال۔

یعنی در ترس انداختن مجادل منکر را بچند و برفضل اسلوب و در ماندن معارض وقت معارضه و بلاغت کلام و خبر دادن از امر غائب۔ چون خبر عاد و ثمود و خبر فتح بدر و غلبہ روم بر فارس و جزاں۔ و در بیت اشارتست بانکہ نزدیک محققین اعجاز و ستران بچار وجہ است۔

تشریح مشکل الفاظ

براعت اسلوب: انداز بیان کا اتنا ارفع و اعلیٰ ہونا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔

ترجمہ

یہ شعر بلیغ الایۃ کا بدل اشتمال ہے۔ یعنی ان آیتوں کی بلاغت ان چار وجہ کی وجہ سے تھی: انداز بیان بے نظیر و بے مثل تھا۔ مقابلہ کرنے والا عاجز و در ماندہ ہو جایا کرتا تھا۔ اقوال کی بلاغت حد نہایت کو پہنچی ہوئی تھی اور غیب کی خبروں سے ستران کریم ہو گیا تھا۔ قرآن کریم کے یہی اعجازی پہلو ہیں جنہوں نے اہل مکہ بلکہ اہل عرب کو اس دین حق پر ایمان لانے کے لیے مجبور کر دیا۔

۲۲ وَسَيَّاهُ رَبُّ الْعَرْشِ أَسْمَاءُ مَدْحِهِ

تُبَيِّنُ مَا أَعْطَى لَهُ مِنْ مَنَاقِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی نامید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خداوند عرش بنا مہا کہ دلالت بر مدح  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می کنند کہ بیان می کنند برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
آنچہ فرمودہ است اور از منقبہا۔

ترجمہ

عرش کے پروردگار نے اپنے ایسے ناموں سے مسمی فرمایا جس سے وہ مناقب اور  
وہ مراتب عالیہ ظاہر ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمائے۔

۲۳ رَوْفٌ رَحِيمٌ أَحْمَدٌ وَمَحْمَدٌ

مقفی ومفضال یسئی بعاقب

شرح حضرت ناظم

المقفی؛ آخر الانبیاء۔ وكذلك العاقب۔ چہا را اسم در قرآن آمدہ است؛ روف  
رحیم، محمد و احمد، و اسم مقفی، نبی رحمت و عاقب در حدیث آمد۔ مفضال؛ بمعنی  
نبی الرحمة۔

تشریح مشکل الفاظ

المقفی؛ سب انبیاء کے آخر میں تشریف لانے والا۔ عاقب کا بھی یہی معنی ہے۔

مفضال، مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مؤنث مفضالتہ ہے۔ اس کا معنی ہے؛ کثیر الفضل۔ يقال ہو مفضال علی قومہ ای ذو معروف وفضل۔

جو اپنی قوم پر فضل و احسان کرے اس کو مفضال کہتے ہیں۔ اسی لیے حضرت شاہ صاحب نے اس کا معنی نبی الرحمة کیا ہے۔

### ترجمہ

اس شعر میں حضرت شاہ صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اسماء مبارکہ ذکر کئے ہیں جن سے حضور کے مقامات رفیعہ کا پتہ چلتا ہے۔ ان میں سے چار اسماء رؤف، رحیم، احمد اور محمد ایسے ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں اور باقی تین اسماء مبارکہ مقفی، مفضال اور عاقب احادیث میں مذکور ہیں۔

اب مختصر سی ان اسماء مبارکہ کی تشریح ملاحظہ فرمائیں :

رؤف؛ فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جو رافت سے مشتق ہے۔ از حد

مہربان۔

رحیم؛ فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ہمیشہ رحم کرنے والا۔

احمد؛ اسم تفضیل ہے، یعنی ساری مخلوق سے زیادہ اپنے رب کی حمد و ثناء کرنے والا

محمد؛ اسم مفعول ہے۔ جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

مقفی؛ قفا سے ہے۔ پیچھے آنے والا۔

مفضال؛ کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

عاقب؛ عقب سے ہے۔ اس کا معنی بھی پیچھے آنے والا ہے، کیونکہ حضور علیہ

السلام خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اس لیے حضور کو ان ناموں سے موسوم کیا گیا۔



# فصل هشتم

در دعای بر آل و اصحاب

و ذکر شجاعت اصحاب و نجابت

اهل بیت -

ترجمہ

اس فصل میں بارگاہ ایزدی میں آل و اصحاب کے لیے درجات کی بلندی کی دعائیں کی گئی ہیں  
 نیز راہ حق میں پیش آنے والے آلام و مصائب کا جس شجاعت و بہادری سے صحابہ کرام  
 نے مقابلہ کیا اور انہوں نے جس شرافت و نجابت کا مظاہرہ کیا اس کا ذکر بھی اس فصل میں  
 کیا گیا ہے۔

لے اِذَا مَا اَثَارُوا فِتْنَةً جَاهِلِيَّةً  
 تَقُوْدُ بِبَحْرِ زَاخِرٍ مِنْ كِتَابٍ

شرح حضرت ناظم

زخرا، پرشدن رود و دریا از آب اکتیبه لشکر۔

یعنی ہر گاہ برانگیزند کارواں جاہلیت یعنی برعداوت حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 و ابطال عمر اسلام جمع شوند ان فتنہ کہ می کشد دریائے پرشده از لشکر ہا۔

تشریح مشکل الفاظ

زخرا: ندیوں اور دریاؤں کا پانی سے لبریز ہونا۔ آثاروا: برانگیزنا۔ کتاب، جمع  
 ہے کتیبہ کی۔ اس کا معنی ہے لشکر۔

ترجمہ

جب کفار نے جاہلیت کے ایسے فتنہ کو بھڑکایا جو لشکروں کے بھرے ہوئے  
 سمندر کو کھینچ کر لے آیا۔

یعنی جب کفار نے اسلام کے خلاف اپنی تمام تر قوت کو یکجا کر دیا اور شیع اسلام کو

بجھانے کے لیے ہر قبیلہ کے بہادر شہسوار ایک لشکر تبار کی صورت میں سمندر کی بھری ہوئی  
موجوں کی طرح اسلام کے مرکز پر یلغار کرنے کے لیے آگے بڑھے۔

۲ یَقُومُ لِيُدْفِعَ الْبَاسَ أَسْرَعَ قَوْمَةٍ  
بِحَيْشٍ مِنَ الْإِبْطَالِ غُرًّا سَلَابٍ

شرح حضرت ناظم

البطل؛ بالتحریک دلیر۔ الغرة؛ بياض الوجه۔ الغر؛ البیض۔ سلاب؛ اسپ

دراز خانہ۔

یعنی می نیز دآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے دفع شرکافراں زودترین برخاستن  
بلشکر از پہلوانان کہ سفید است پیشانی اسپان ایشان۔

تشریح مشکل الفاظ

ابطال جمع ہے البطل کی۔ اس کا معنی ہے؛ بہادر، دلیر۔ غرة؛ چہرے کی سفیدی کو  
کہتے ہیں۔ سلاب جمع ہے اس کا واحد سلاب ہے۔ اس کا معنی ہے؛ طویل قامت گھوڑا۔

ترجمہ

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کے سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتی ہوئی فوج کے  
مقابلے کے لیے بڑی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک ایسے لشکر کو ہمہ کاب لے کر  
جس کے بہادر شہسوار ایسے گھوڑوں پر سوار ہیں جو دراز قد ہیں اور ان کی پیشانیاں سفید ہیں۔

۳ اَشِدَّاءُ يَوْمَ الْبَاسِ مِنْ كُلِّ بَاسٍ  
وَمِنْ كُلِّ قَوْمٍ بِالْأَسِنَّةِ لَأَعْب

شرح حضرت ناظم

بالت، دلیری نمودن۔ يقال شجاع باسل۔ قرم، شترگرمی کہ بروے بار نکند  
و بجهت کشتی گزارند تم قبل للسید الشجاع قرم۔  
یعنی قوی دل اندر روز جنگ از ہر شجاع دلیر و از ہر زور آزمائے کہ بسناہائے نیزہ  
بازی کنندہ باشد۔

تشریح مشکل الفاظ

باسل، بالت سے ہے۔ اس کا معنی ہے، بہادر اور شجاع۔ قرم، اس اونٹ کو  
کہتے ہیں جس پر سواری نہیں کی جاتی اور بوجھ نہیں لاداجاتا تاکہ اس سے نسل کشی کی جاسکے۔  
یہاں اس سے مراد وہ سردار ہے جو بہادر ہو۔ اسنہ، سنان کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے؛  
نیزہ۔ لاعب، کھیلنے والا۔

ترجمہ

اسلام کے یہ سپاہی جنگ کے دن ہر بہادر سے زیادہ دلیر اور شجاع ہوتے ہیں۔  
اور ہر اس بہادر رئیس سے طاقت ور ہوتے ہیں جو نیزوں کے ساتھ کھیلنے والے ہیں۔

۴ تَوَارَثَ إِقْدَامًا وَنَيْلًا وَجُرْأَةً  
نُفُوسُهُمْ مِنْ أُمَّهَاتِ نَجَائِبِ

## شرح حضرت ناظم

اقدام؛ پیش در آمدن و شجاعت نمودن؛ نیل و نیالہ؛ آگاہی و بزرگی۔

یعنی میراث گرفتہ است اقدام و بزرگی و جرأت رانفوس ایساں از مادران صاحب  
نجابت۔ و این بیت بطور کلام قریش واقعہ شدہ کہ نجابت والدات می ستودند وی  
دانستند کہ اخلاق فاضلہ از جانب والدہ میراث می رسد۔ و فی الحدیث اَنَا ابْنُ  
العواکب۔

## تشریح مشکل الفاظ

توارث؛ کسی چیز کو ورثہ میں لینا۔ اقدام؛ جنگ میں پیش قدمی کرنا، اگے بڑھ کر  
دشمن پر حملہ کرنا۔ نیل؛ مقصد حاصل کرنا۔ نجابت؛ شریف اور عالی ہمت۔

## ترجمہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بہادر سپاہیوں نے دشمنوں پر اگے بڑھ کر حملہ کرنا مقصد  
کا پالینا اور مشکل وقت میں جرأت کا مظاہرہ کرنا یہ صفات اپنی ان ماؤں سے ورثہ میں لی  
تھیں جو بڑی شریف، عالی حوصلہ اور بلند کردار تھیں۔

اس شعر میں اہل عرب کے اس نظریہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ والدات کی نجابت  
کی وجہ سے ان کی اولاد کی تعریف کیا کرتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ اخلاق فاضلہ اولاد کو  
اپنی والدہ سے بطور میراث ملتے ہیں۔ اور حدیث پاک میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا:

انا ابن العواکب۔ (میں ان ماؤں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاکنہ ہے۔)  
جن مشہور خواتین کا نام عاکنہ ہے ان سب کا تعلق قبیلہ نبی سلیم سے ہے اور ان کی

تعداد نو ہے اور منجملہ ان کے چند خواتین آپ کی دادیاں ہیں۔ ان خواتین کا نسب نامہ یوں ہے،  
 اول؛ عاتکہ بنت ہلال جو حضرت ہاشم کے دادا کی ماں ہیں۔

دوم؛ عاتکہ بنت مرہ بن ہلال جو آپ کے پردادا حضرت ہاشم کی والدہ ہیں۔  
 سوم؛ عاتکہ بنت الاقص بن مرہ بن ہلال جو وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی  
 ماں ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ، بنت وہب کی طرف  
 سے حضور کی نانی بنتی ہیں۔

۵۷ جَزَى اللهُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ  
 جَمِيعًا كَمَا كَانُوا لَهُ خَيْرَ صَاحِبٍ

شرح حضرت ناظم

ثواب دہا و خدا تعالیٰ اصحاب پیغمبر را صلے اللہ علیہ وسلم ہمہ ایشاں را چنانچہ بہترین بودند  
 ہم نشیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ اپنے نبی مکرم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جملہ صحابہ کرام کو بجزائے  
 خیر دے جس طرح وہ اللہ کے رسول کے بہترین ہم نشین اور ساتھی تھے۔

۵۸ وَالرَّسُولِ اللَّهُ لَا تَزَالُ آمُرُهُمْ  
 قَوِيًّا عَلَىٰ إِرْغَامِ الْفِتَنِ النَّوَاصِبِ

## شرح حضرت ناظم

یعنی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باد حال ایساں راست و درست بحال آلودہ کردن بینی جمعی کہ عداوت اہل بیت دارند۔

## تشریح مشکل الفاظ

ارغام: خاک آلود کرنا۔ نواصب: اس بد بخت گروہ کو کہتے ہیں جو حضور علیہ السلام کی آل کے دشمن اور بدخواہ ہیں۔

## ترجمہ

اللہ تعالیٰ اپنے رسول مکرم کے اہل بیت کی شان و شوکت کو مستحکم اور مضبوط رکھے اور دشمنان اہل بیت کے ناک کو خاک آلود کرے۔

ثَلَاثٌ خِصَالٌ مِنْ تَعَاجِبِ رَبِّنَا  
نَجَابَةُ أَعْقَابِ لَوْلَادِ طَالِبٍ

## شرح حضرت ناظم

یعنی سہ خصلت از اعجوبہ ہا آثار قدرت پروردگار ما است کیے نجابت اولاد ابی طالب بچوں ابی طالب در شعر است نمی نشست بلفظ والد نقل کردہ شد۔

## تشریح مشکل الفاظ

تعاجیب: اس کا معنی ہے: العجائب۔ جس کا واحد عجیبہ ہے۔ تعاجیب کا اپنا مفرد کوئی نہیں ہے۔ اعقاب جمع ہے عقب کی۔ اس کا معنی ہے: اولاد۔

ترجمہ: تین خصلتیں ہمارے پروردگار کی قدرت کی عجیب و غریب

نشانیوں میں سے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ طالب کے باپ کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے نجابت و شرافت رکھ دی ہے۔

ضرورتِ شعری کی وجہ سے ابی طالب کی جگہ والد طالب لکھا گیا ہے۔

۵ خَلَافَةُ عَبَّاسٍ وَ دِينَ نَبِيِّنَا  
تَزَايِدُ فِي الْأَقْطَارِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی دومِ خلافت بنی عباس، سوم دین حضرت پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم کہ در اندک مدت زائد شد در ہماں اطراف از ہر جانب۔

دریں دو بیت اشارتست بآن قصہ کہ عبدالمطلب پیش سیف بن یزن رفت و فرے کاہناں را طلبید و جمیع کاہناں خبر دادند کہ در یک نیمہ بدن عبدالمطلب نبوت و ولایت نہادہ اند و در نیمہ دیگر خلافت و سبکیت است در قول کاہناں بآنکہ خدّا تعالیٰ از اعا جبیب قدرت خود سہ چیز در عبدالمطلب و ولایت نہادہ، نجابت، در آل ابی طالب و خلافت در آل عباس و نبوت ظاہرہ باہرہ در نسل عبد اللہ۔

ترجمہ

دوسری قدرتِ الہی کی نشانی یہ ہے کہ حضرت عباس کی اولاد میں خلافت کو ولایت کیا۔ اور تیسری نشانی یہ ہے کہ اس نے ہمارے نبی مکرم کو دین اسلام سے سرفراز فرمایا جو ہر لحظہ ہر لمحہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں رو بہ ترقی ہے اور روز بروز اس کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اس کی شرح کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:

ان دو شعروں میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب سیف بن یزن کے دربار میں پیش ہوئے اور اس نے اپنے درباری کاہنوں کو طلب کیا۔ نسب کاہنوں نے اسے متفقہ طور پر بتایا کہ عبدالمطلب کے نصف بدن میں نبوت و ولایت کی گئی ہے اور دوسرے نصف میں خلافت۔

شاہ صاحب نے ان کاہنوں کی اس پیش گوئی پر نکتہ چینی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب کو اپنی قدرت کی نشانیوں سے صرف دو چیزیں نبوت و خلافت ایزانی نہیں فرمائی تھی، بلکہ ایک تیسری علامت بھی فرمائی کہ نجابت و شرافت کو جناب ابی طالب کی اولاد میں مخصوص کر دیا۔

لیکن جہاں تک اس ناپہیز کی عقل کام کرتی ہے اس میں حضرت عبدالمطلب کا کوئی دخل نہیں، سب فیض ہے نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضور کی توجہ باطنی سے اولاد ابی طالب کو شرافت و نجابت کی سعادت سے بہرہ ور کیا گیا اور حضور ہی کے طفیل حضرت عباس کی اولاد کو خلافت ارضی مرحمت کی گئی۔ یہ سب فیضان ہے نبوت محمدی کا اور دین مصطفوی کا۔ البتہ حضرت عبدالمطلب کو یہ شرف ضرور حاصل ہے کہ وہ ایک ایسے مولود مسعود کے جدا مجید ہیں جو منبع ہے تمام فیوضات کا، جو مصدر ہے تمام خیرات کا، جو معدن و مخزن ہے جملہ کمالاتِ صوری اور معنوی کا۔ ہر وہ چیز جس کو اس ذاتِ اقدس و اظہر سے نسبت ہو گئی۔ اس کو شرف و کمال عطا فرما دیا گیا۔ اللہم صلی علی سیدنا و مولانا محمد منبع الجود و النور و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم۔





## فصل نهم

در طبقات مسلمین که قرنا بعد  
 قرن حامل دین متین هستند و  
 دعا برائے ایشان۔

ترجمہ

اس میں مسلمانوں کے ان طبقات کا ذکر ہے جو صدیوں تک دینِ متین کے علم کو بلند کئے رہے۔ اور ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا ہے۔

لے یُوَيَّدُ دِينَ اللَّهِ فِي كُلِّ دَوْرَةٍ  
عَصَابٌ تَشَلُّوا مِثْلَهَا مِنْ عَصَابٍ

شرح حضرت ناظم

العصائب: جمع عصائب، ہم الجماعة من الناس من العشرة الى الاربعين. ولا واحد لها من لفظها۔

یعنی تقویت دینِ خدا تعالیٰ میکند در ہر دورہ از زمانِ جماعتہا کہ از پے می آند مانند خود را از جماعتہائے دیگر یعنی در ہر زمان ہمہ این جماعت پیدا می شود۔

تشریح مشکل الفاظ

عصائب، یہ عصابت کی جمع ہے لوگوں کی ایک جماعت کو کہتے ہیں جس کی تعداد دس سے چالیس تک ہو۔ اس کے لفظ سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔

ترجمہ

ہر زمانہ میں ایک ایسا گروہ نمودار ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید و نصرت کرتا ہے اور اس کے بعد اسی قسم کے گروہ ہر دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

تشریح

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک ایسی جماعت

موجود رہی جنہوں نے ہر قسم کے شہادت و مصائب کو برداشت کیا اور تاگفتہ بہ حالات میں بھی دین کے پرچم کو سر بلند رکھا۔ مرور زمانہ سے اگر اس جماعت کے ہوش و خروش میں ضعف آگیا تو جانبازوں کا ایک اور گروہ نمودار ہو گیا جس نے احیاء اسلام کے فریضہ کو بڑی شجاعت و دلیری سے انجام دیا۔ اس طرح ہر زمانہ میں اسلام کے جانبازوں نے اپنے دین سے اپنے نبی کریم سے، اپنی بے پناہ وارفتگی اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے باطل کے مقابلہ میں حق کو سر بلند کرنے کے لیے اپنی جان کی بازی لگادی۔ اس طرح روز اول سے اب تک اور بفضلہ تعالیٰ قیامت تک شمع جمال مصطفوی کے پروانے ایشارہ قربانی کے میدان میں ایسی مثالیں قائم کرتے رہیں گے اور ایسے نقوش جاوہ حیات پر ثبت کرتے رہیں گے جو آنے والی نسوں کے لیے روشنی کا مینار اور خضر راہ ثابت ہوں گے۔

۲ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَدْفَعُونَ عَدُوَّهُمْ

بِسُرِّ الْقَنَا وَالْمَرْهَفَاتِ الْقَوَاضِبِ

شرح حضرت ناظم

سمرہ، بالضم۔ گندم گوں شدن۔ القنا، الرمح والجمع قنوات وقتی۔ ارہاف، تیز کردن شمشیر۔ مرہف، نعت مند۔ قاضب و قضیب، تیغ براں و قواضب جماعہ۔

یعنی پس ازین جماعات جمع ہستند کہ دفع میکنند دشمنان خود را بنیزہ ہائے گندم گوں و شمشیر ہائے تیز۔ دریں بیت اشارتست بغزاة کہ دفع کفر میکنند بکار زار۔

تشریح مشکل الفاظ

سمرہ جمع ہے سمرہ کی، گندم گوں۔ قنا، اور قنوات جمع ہے، اس کا واحد قناہ ہے

ارھاف: تلوار کو تیز کرنا۔ مُرہف: تیز تلوار کو کہتے ہیں۔ قواضب: جمع ہے، اس کا واحد قاضب اور قضیب ہے۔ تیز تلوار کو کہتے ہیں۔

### ترجمہ

ان جماعتوں کے علاوہ ایسے مردانِ شجاع بھی ہیں جو گندم گوں نیزوں اور تیز تلواروں کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کی یلغار سے دین کے قلعہ کا دفاع کرتے ہیں۔ جن طبقات کا ذکر پہلے ہوا ہے کہ وہ ہر زمانہ میں دین کو سر بلند رکھنے کے لیے مصروف جہاد رہتے ہیں۔ اب ان کی مختلف قسموں کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ ان میں سے بعض تو وہ مردانِ غازی ہیں جو میدانِ جہاد میں کفار کے لشکروں کو تہ تیغ کرتے ہیں اور اسلام کی فتح و نصرت کے علم گاڑ دیتے ہیں۔

۳۷ **وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يُغْلِبُونَ عَدُوَّهُمْ**

**بِأَقْوَمِ دَلِيلٍ مُّفْجِعٍ لِلْمُغَاضِبِ**

شرح حضرت ناظم

افحام: خاموش گردانیدن۔

یعنی انہیں جماعت جمع ہستند کہ غالب می شوند بر دشمنان خود با قوی دلیل کہ سکت کنندہ است خصومت کنندہ را۔

و دریں بیت اشارتست بمشکلین کہ بالزام مخالفان ملت و نوابت ملت مصطفویہ

مشغول اند۔

تشریح مشکل الفاظ: افحام، دلیل سے مد مقابل کو خاموش کر دینا۔ مغاضب، جھگڑنے والا

ترجمہ

دین کے مددگاروں میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو اپنے قومی دلائل اور  
 براہین قاطعہ سے دشمنوں کو خاموش کر دیتے ہیں اور دلائل کے ذریعہ اسلام کا غلبہ تسلیم کرنے  
 پر انہیں مجبور کر دیتے ہیں۔ اس سے مراد علم کلام کے ماہرین ہیں جو ہر زمانہ میں پیدا ہونے  
 والے فتنہ پردازوں کے دلائل کا استیصال کرتے ہیں اور حج قاطعہ سے ان کو خاموش ہونے  
 پر مجبور کر دیتے ہیں۔

۷۴ وَ مِنْهُمْ رِجَالٌ بَيَّنُّوا شَرْعَ رَبِّنَا

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ وَاجِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی ازیں جماعت جمعے ہستند کہ بیان کردند شریعت پروردگار مارا و آنچه در شرع  
 است از حرام و واجب و غیر آل۔

و این اشارتست بفقہا کہ بعلم احکام و فتاوی قائم اند۔

ترجمہ

دین کے خدمت گاروں میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو ہمارے سامنے ہمارے  
 پروردگار کی شریعت کو کھول کر بیان کرتے ہیں اور اس میں جو حرام اور واجب ہے،  
 اس سے امت کو آگاہ کرتے ہیں۔

اس سے مراد فقہار اور مجتہدین ہیں جو ہر زمانہ میں شریعت اسلامیہ کی ترجمانی کا حق  
 ادا کرتے ہیں اور اس کے احکام کو مدلل طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

۵۵ وَ مِنْهُمْ رِجَالٌ يَدْرُسُونَ كِتَابَهُ  
بِتَجْوِيدٍ تَرْتِيلٍ وَ حِفْظٍ مَرَاتِبٍ

شرح حضرت ناظم

درس و دراستہ؛ سبق گفتن از کتاب۔

یعنی ازیں جماعت جمع ہستند کہ درس میگویند کتاب خدا تعالیٰ را بجمید ساختن ترتیل و نگہداشتن مراتب ادائے لفظ مثل مخارج حروف و صفات حروف و انواع و قوف و مانند آن۔

و این اشارتست بقرا بتلاوه کتاب اللہ مشغول اند۔

تشریح مشکل الفاظ

درس اور دراستہ؛ شاگرد کو سبق پڑھانا۔

ترجمہ

یعنی دین کے ان خدام میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو ترتیل و تجوید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہیں اور اپنے شاگردوں کو حروف کے مخارج اور صفات کی حفاظت کی تلقین کرتے ہیں۔ اس سے مراد قاری صاحبان ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول رہتے ہیں۔

۵۶ وَ مِنْهُمْ رِجَالٌ فَسَّرُوهُ بِعِلْمِهِمْ

وَهُمْ عَلَّمُونَا مَا بِهِ مِنْ غَرَائِبٍ

## شرح حضرت ناظم

غریب و لفظ قلیل الاستعمال را گویند و نیز دقیقہ ہر کے بفہم آن نتواند رسید۔  
یعنی ازین جماعات جمع ہستند کہ تفسیر کردند قرآن را بعلم خویش و ایساں آموختند مارا  
آنچہ در قرآن است از غرائب۔ و این اشارتست بمفسرین کہ تفسیر کتاب اللہ مشغول اند

## تشریح مشکل الفاظ

غریب: اس لفظ کو کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہو نیز اس مشکل بات کو بھی غریب کہتے ہیں  
جس کو ہر شخص سمجھنے پر قادر نہ ہو۔

## ترجمہ

یعنی دین کے خادموں میں سے ایک گروہ وہ ہے جنہوں نے اپنے علم سے قرآن کریم  
کی تفسیر بیان کی ہے اور قرآن مجید میں جو مشکل مقامات تھے وہ ہمیں سکھاتے۔  
اس شعر میں مفسرین کی طرف اشارہ ہے جو کتاب اللہ کی تفسیر میں شب و روز  
مشغول رہتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ رِجَالٌ لِلْحَدِيثِ تَوَلَّعُوا  
وَمَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ صَاحِبٍ وَذَاهِبٍ

## شرح حضرت ناظم

ولع: حرص شدن بچیزے صلتہ بالبار۔

یعنی ازین جماعات جمع ہستند کہ حرص شدہ اند بعلم حدیث و دانستن آنچہ  
از حدیث ضعیف و صحیح است۔ و این اشارتست بمحدثین کہ بقائم اند بعلم حدیث۔

## تشریح مشکل الفاظ

تولعوا، ولع سے ہے۔ کسی چیز کے بارے میں حرصیں ہونا، شدت اشتیاق کا اظہار کرنا۔ اس کا صلہ بار ہے۔

### ترجمہ

یعنی دین کے خدام میں سے ایک جماعت ان لوگوں کی ہے جو علم حدیث کے حصول پر از حد حرصیں ہیں۔ اور اس چیز کو جاننے کے لیے کہ کون سی حدیث صحیح اور ضعیف ہے، شب و روز مشغول رہتے ہیں۔

اس شعر میں محدثین کی طرف اشارہ ہے جو علم حدیث کی خدمت میں ہمہ وقت کمر بستہ رہتے ہیں۔

۵ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ مُّخْلِصُونَ لِرَبِّهِمْ

بِأَنْفُسِهِمْ خِصْبَ الْبِلَادِ الْأَجَادِبِ

### شرح حضرت ناظم

خصب، بکسر خا۔ فراخی سال۔ الاجادب الارض التي لانبات فيه۔ ماخوذ من الجرب

وہو القحط۔

یعنی ازیں جماعت جمع ہستند کہ خالص کنندگان اندنیت خود را و عمل خود را برائے خدا تعالیٰ بہرکت و مہائے ایشان است ارزانی شہرہائے قحط زدہ۔ و این اشارتست بعباد صوفیہ۔

تشریح مشکل الفاظ : خصب، فراخ سالی، خوشحالی، زرخیزی۔ جادب :

جذب سے مانخوڑ ہے۔ اس کا معنی قحط اور خشک سالی ہے۔ اجادب اس زمین کو کہتے ہیں جو چٹیل میدان ہو جس میں کوئی کھیتی باڑی نہ ہو۔

### ترجمہ

یعنی خدام دین میں سے ایک پاک جماعت ان مردان باصفا کی ہے جنہوں نے اپنی نیتوں کو اور اپنے اعمال کو صرف رضائے الہی کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔ انہیں کے بابرکت نفوس سے قحط زدہ علاقوں میں زرخیزی اور خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ اس شعر میں عبادت گزار صوفیاء کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذوق و شوق اور درد و سوز میں ڈوبے ہوئے اعمال کے صدقے عالم انسانیت کی ہر قسم کی پریشانیوں اور خشک سالیوں کو دور فرماتا ہے۔

۹ وَمِنْهُمْ رِجَالٌ يَكْتَسِبُونَ بِعِظَاتِهِمْ  
فَنَامُوا إِلَى دِينٍ مِنَ اللَّهِ وَاصِبًا

### شرح حضرت ناظم

الفام، مہموز، الجماعۃ الکثیرہ - الواصب اللّازم الدائم - قال اللہ تعالیٰ ولہ الدین

واصبایقال وصب علیہ ای واطب علیہ -

یعنی ازیں جماعت جمع ہستند کہ راہ یاب می شوند بسبب وعظ ایشان جماعت کثیرہ

از مردمان بسوئے دینے کہ لازم و دائم است آمدہ از جانب خدا تعالیٰ -

ایں اشارتست بواعظان -

## تشریح مشکل الفاظ

فنام : یہ مہوز ہے۔ اس کا معنی ہے : جماعت کثیرہ۔

واصب : لازم، دائم۔ عطات، عطفہ

عطات، عطفہ کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے : وعظ و نصیحت۔

ترجمہ

یعنی ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہے جو مخلوق خدا کو اپنے وعظ و نصیحت سے اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف راہنمائی کرتے ہیں ایسا دین جو کہ لازمی اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اس میں واعظان خوش بیان کی طرف اشارہ ہے۔

عَلَى اللَّهِ رَبِّ النَّاسِ حُسْنُ جَزَائِهِمْ  
بِمَا لَا يُوَارِي حِدَّةَ ذَهْنٍ حَاسِبٍ

شرح حضرت ناظم

موافات، بہم رسیدن۔

یعنی بر خدائے پروردگار مردماں است جزائے نیک ایساں باں ثواب کہ در نمی

یابد شمر دن اور اذہن ہیچ حساب کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

موافات : پورا کرنا۔

ترجمہ : ان تمام نفوس قدسیہ کی جزائے خیر اللہ تعالیٰ کے ذکر کرم

پر ہے جو تمام انسانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھرپور جزائے خیر عطا فرمائے  
 جسے کسی حساب کرنے والے کا ذہن شمار نہ کر سکے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فصل دہم

در بیان عشق آنجناب صلی اللہ  
 علیہ وسلم و اشارہ بنسبتہ اولیہ  
 و بعض آثار آن -

ترجمہ

اس فصل میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے عشق کا بیان ہے اور اس میں نسبت اویسیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اس نسبت کے بعض آثار بیان کئے گئے ہیں۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُذَكِّرْ جَمَالَ بَثِينَةَ  
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُغْزِلْ بِحَبِّ الزَّيْنِبِ

شرح حضرت ناظم

بثینہ: نام معشوقہ۔ زینب: جمع زینب۔ مغازلہ عشق بازی۔

یعنی پس ہر کہ خواہد اور ذکر کند جمال بثینہ را و ہر کہ خواہد پس اطہار عشق کند بحب

زینب ما۔

تشریح مشکل الفاظ

بثینہ: بنی عذر کی ایک خاتون تھی، جس پر جمیل جو اسی قبیلہ کا ایک فرد تھا، محبت میں اسیر تھا، اور دونوں ایک دوسرے کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ جمیل کے بارے میں کہا جاتا ہے، صاحب بثینہ۔ اور بثینہ کے بارے میں کہا جاتا ہے، صاحبہ جمیل۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے بیس سال تک محبت کرتے رہے، لیکن انھوں نے شادی نہیں کی۔ اور ان کے درمیان محبت پاک اور طاہر تھی وہ خلوتوں میں بھی ہر قسم کی نازیبا حرکات سے باز رہا کرتے تھے۔ انہی کی نسبت سے سچی محبت جو نفس کی ہوسناکیوں سے بالاتر ہو اسے اہل عرب الحب العذریٰ کہتے ہیں۔

یعزل، غزل، یغزل غزلا بالنساء، حادثہن وفاض بدکرھن؛ کسی عورت کے ساتھ محبت بھری باتیں کرنا اور کسی کے عشق کا ذکر کرنا۔ زیانب، جمع ہے زینب کی۔

ترجمہ

حضرت شاہ صاحب کا جذبہ عشق مصطفوی اب اپنے عروج پر ہے۔ وہ فرماتے ہیں، جس کا جی چاہے وہ بیینہ کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتا رہے اور جس کا جی چاہے وہ کسی اور محبوبہ کی محبت میں غزل سرائی کرتا رہے۔

۲ سَأَذْكُرُ حُبِّي لِلْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ  
إِذَا وَصَفَ الْعُشَّاقُ حُبَّ الْحَبَائِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بیان خواہم کر و عشق خود را بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتیکہ بیان کنند

عاشقان دوستی معشوقہارا۔

تشریح مشکل الفاظ

حبائب، حبیب کی جمع ہے۔

ترجمہ

جب دنیا کے دوسرے عشاق اپنے محبوبوں کی محبت کا بیان کریں گے تو میں فقط اپنے

اس عشق کا ذکر کروں گا جو مجھے اپنے حبیب کریم سے ہے جن کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

۳ وَاذْكُرْ وَجْدًا قَدْ تَقَادَمَ عَلَيْهِ

حَوَاهُ فُوَادِي قَبْلَ كَوْنِ الْكَوَاكِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی بیان خواہم کر دشتے را کہ قدیم شدہ است زماں او در گرفتہ است دل من  
اں عشق را پیش از پیداشدن ستارہا۔

دریں بیت اشارہا واقعہ شدہ است بدقیقہ از دقائق علوم تصوف کہ میل اعیان ثابتہ  
بسوئے واحدیت پیش از زماں است و ہمہ عشق است کہ امروز در میاں کمل اہل  
اولیہ و جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برسوئے کار می آید و تفصیل این دقیقہ را  
این رسالہ گنجائش ندارد۔

تشریح مشکل الفاظ

حواہ: گھیر لینا۔ جمع کرنا۔ تقادم عمدہ: جس کا زمانہ بہت ہی پرانا ہو گیا۔

ترجمہ

اور میں اس عشق کی وجد آفریں کیفیت کو یاد کروں گا جس کا زمانہ بہت ہی قدیم ہے  
اور جس کو میرے دل نے ستاروں کی تخلیق سے پہلے اپنے اندر جمع کر لیا تھا۔

تشریح

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں علوم تصوف کے مشکل ترین  
مسائل میں سے ایک مشکل مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ کہ اعیان ثابتہ کا میلان  
اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کی طرف زمانہ کی تخلیق سے بھی مقدم ہے اور اس سے مراد وہی

عشق ہے جو آج اولیٰ سلسلہ کے کاملین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان  
موجود ہے۔ اور اس مشکل مسئلہ کی تفصیل کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں۔

اگرچہ شاہ صاحب نے اس مسئلہ کو شرح و بسط سے بیان کرنے سے اعراض کیا ہے،  
لیکن اپنے قارئین کو یہ بتا دیا کہ عشق مصطفویٰ کی جو آگ ان کے روح و قلب میں بھڑک رہی ہے،  
وہ کوئی آج اور کل کی پیداوار نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اس عہد سے ہے جب کہ ابھی مہر و ماہ  
کی تخلیق ہوئی اور نہ ان کی گردش معرض وجود میں آئی تھی اور نہ زمانہ کا کوئی تحقق تھا۔ یہ زمانے  
سے بھی پہلے کی بات ہے کہ عشق محمدی کی یہ چنگاری ان کے قلب مبارک میں روشن  
ہے اور انہیں بے قرار اور مضطرب رکھتی ہے۔

۴ وَيَبْدُوْا حَيَاةً لِّعَيْنِيْ فِي الْكَرْبِ

بِنَفْسِيْ اُفْدِيْهِ اِذَا وَالْاَقَارِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی ظاہر می شود روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے دو چشم من در پیکی  
نفس خود را و اقارب خود را بناؤ و فدائے آنحضرت می گردانم در آن ساعت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم۔

تشریح مشکل الفاظ

مخیا، چہرہ۔ کربی، او نگہ، نیند۔

ترجمہ

اور میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور نیند کی حالت میں میری دونوں

مانکھوں کے سامنے ظاہر ہوتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس وقت اپنی ذات اور اپنے  
تمام رشتہ داروں کو اپنے حبیب کریم کی ذات مبارک پر قربان و نثار کروں۔

۵ وَيُذِّبُ كُنْيَ فِي ذِكْرِهِ فَشَعْرِيرَةٌ  
مِنَ الْوَجْدِ لَا يَحْوِيهِ عِلْمُ الْاَجَانِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی درمی یا بدر اور حالت یاد کردم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خاستن مؤبرتن  
بسبب عشق و رنمی یا بد کیفیت آن عشق را علم بیگانگان۔

تشریح مشکل الفاظ

قشعریرہ الاسم من اقشعر: بالوں کا جسم پر کھڑے ہو جانا۔ وجد: محبت۔ اجانب: اجنبی  
کی جمع ہے۔ بیگانہ۔

ترجمہ

جب میں اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتا ہوں تو عشق و محبت کے  
باعث میرے بدن پر روٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے  
بیگانوں کا علم نہیں پاسکتا صرف اہل نسبت اور بیگانوں کو ہی اس کی حقیقت کا شعور ہو سکتا ہے

۶ وَالْفِي لِرُوحِي عِنْدَ ذَلِكَ هَزَّةٌ  
وَأُنْسًا وَرُوحًا دُونَ وَثْبَةٍ وَائِثِبِ

شرح حضرت ناظم: ہزہ: جنبانیدن۔ وثبہ: جست کردن۔

یعنی می یایم روح خود را نزدیک یاد کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنبش و الفت  
و تمازگی غیر جست کردن جست کننده۔

اشارہ بآن است کہ خرق و صاعق و وشبہ از احوال لطیفہ قلبیہ است و انس مقتضی  
جنبش معنوی است و آن از احوال لطیفہ روحیہ است۔

### تشریح مشکل الفاظ

ہرزہ، جنبش دینا، حرکت دینا۔ وشبہ، کودنا، اچھلنا۔

### ترجمہ

ذکر حبیب کے وقت میں اپنی روح کے لیے ایک ایسی جنبش اور انس اور راحت  
محسوس کرتا ہوں جس کا کودنے والے کے کودنے سے کوئی تعلق نہیں۔

اس آخری شعر میں لطیفہ قلبیہ کے تین احوال کی طرف اشارہ ہے یعنی خرق (پھٹنا)،  
صعق (بجلی کا کودنا)، وشبہ، (جنبش پیدا کرنا)، اور انس جنبش معنوی کا مقتضی ہے اور یہ لطیفہ  
روحیہ کے احوال میں سے ہے۔

ان اصطلاحات کا حقیقی معنی اہل تصوف ہی سمجھ سکتے ہیں۔





## فصل یازدهم

در ابتغال بجناب آن حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم و اشارہ

بتمامی قصیدہ -

## ترجمہ

اس فصل میں سرور دو عالم محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں اظہارِ  
عجز و نیاز کیا گیا ہے۔ اور اس سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انھیں درد بھرے  
اشعار پر اس قصیدہ کا اختتام ہے۔

۱ وَصَلَّىٰ عَلَيْكَ اللَّهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهِ

وَيَا خَيْرَ مَا مَوْلٍ وَيَا خَيْرَ وَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیک  
امید او داشته شود و اے بہترین عطا کنندہ۔

تشریح مشکل الفاظ

مأمول؛ جس سے امید و البتہ کی جاتے۔ و اہب؛ عطا فرمانے والا۔

## ترجمہ

اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول! اور اے تمام ان لوگوں سے  
بہتر جن سے خیر کی امید و البتہ کی جاسکتی ہے! اور اے ان تمام جوہد و عطا کرنے والوں  
سے زیادہ سخی! آپ پر اللہ تعالیٰ کے درود ہوں۔

۲ وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجَىٰ لِكَشْفِ رِزِيَّةٍ

وَمَنْ جُودُهُ قَدْ فَاقَ جُودَ السَّكَّابِ

## شرح حضرت ناظم

رزیتہ مصیبتہ۔ الجود؛ بالفتح المطر الواسع۔

یعنی واے بہترین کسیک امید داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتہ۔ واے بہترین کسیک

سناوت او زیادہ است از باران بارہا۔

## تشریح مشکل الفاظ

رزیتہ؛ مصیبت، تکلیف۔ جود؛ جب جیم پر ضمہ ہو تو اس کا معنی سناوت ہے اور جب

جیم پر فتح ہو تو اس کا معنی موسلا دھار بارش ہے۔ سحاب؛ سحاب کی جمع ہے؛ بادل۔

ترجمہ

اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جاسکتی ہے

اور اے وہ نبی! جس کی سناوت بادلوں کی موسلا دھار بارش سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

۷ فَاشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ رَاحِمٌ خَلْقِهٖ

وَ اَنَّكَ مِفْتَاحٌ لِّكَنْزِ الْمَوَاهِبِ

## شرح حضرت ناظم

یعنی گواہی می دہم کہ خدا تعالیٰ رحمت کنندہ بر بندگان خود است و تو اے رسول خدا!

کلید گنج بخشش ہاتے۔

## تشریح مشکل الفاظ

المواہب؛ جمع ہے۔ اس کا واحد المویبہ۔ اس کا معنی ہے؛ عطیہ۔

کنز؛ خزانہ۔

## ترجمہ

پس میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحمت فرمانے والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی ذات اقدس و اطہر اللہ تعالیٰ کے عطیات کے نوزائوں کی کنجی ہے۔

۴ وَأَنْتَ أَعْلَى الْمُرْسَلِينَ مَكَانَةً  
وَأَنْتَ لَهْمُ شَمْسٍ وَهُمْ كَالشُّوْاقِبِ

## شرح حضرت ناظم

گواہی می دہم کہ تو بلند ترین پیغمبرانی در مرتبہ و تو بمنزل آفتابی ایساں را و ایساں بمنزلہ

ستارہا اند۔

## تشریح مشکل الفاظ

ثواقب جمع ہے ثاقب کی۔ چمکدار ستارے۔

## ترجمہ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا مرتبہ تمام رسولوں سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور آپ کی ذات ان کے لیے آفتاب ہے اور وہ ستاروں کی مانند ہیں۔

## تشریح

علامہ شرف الدین بوسیری نے اپنے شہرہ آفاق قصیدہ بردہ شریف میں اس حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَكُلُّ آيَةٍ آتَى الرَّسُولَ الْكِرَامُ بِهَا  
فَاتَّيَمَّا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِبِلْهِم

(یعنی جتنے معجزات اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں نے پیش کئے ہیں بے شک انہیں یہ نعمت حضور کے نور سے ہی ارزانی ہوئی ہے۔)

فَاتَّيَمُّ شَمْسُ فَضِيلِ هُمْ كَوَاكِبُهَا  
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

(بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت و بزرگی کے مہر عالمتاب ہیں اور سارے انبیاء اس آفتاب کے ستارے ہیں جو اندھیروں میں لوگوں کے لیے اپنے انوار کو ظاہر کرتے ہیں۔)

وَ أَنْتَ شَفِيعٌ يَوْمَ رَأَى ذُو شَفَاعَةٍ  
بِمُعْنَى كَمَا أَثْنَى سَوَادُ بْنُ قَارِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی تو شفیع روزیکہ پہنچ شفاعت کنندہ نفع نذہد چنانکہ مدح تو گفتہ است سواد

بن قارب۔

دریں کلمہ اشارتست بانکہ این مصرع تضمین کردہ شدہ است از سواد بن قارب بلکہ  
این قصیدہ تتبع قصیدہ او است کہ در خدمت حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم انشاد کردہ  
و مرتبہ قبول یافتہ۔

ترجمہ: آپ قیامت کے روز جب کہ کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت

نفع نہیں دے گی آپ اس روز شفاعت فرمائیں گے جو بارگاہ الہی میں قبول ہوگی۔ جس طرح حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا گسٹری کی ہے۔ اس کلمہ میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مصرع سواد بن قارب کا ہے جس پر تفسیرین کی گئی ہے بلکہ درحقیقت یہ سارا قصیدہ آپ کے قصیدہ کی پیروی میں لکھا گیا ہے جو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں پڑھا گیا اور جس کو شرف قبولیت نصیب ہوا۔

جنات کی تبلیغ کا ایک عجیب واقعہ علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں

**تشریح** لکھا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت برار بن عازب فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت فاروق اعظم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے پوچھا، تم میں سواد بن قارب ہے۔ خاموشی طاری رہی۔ آئندہ سال پھر آپ نے یہی سوال دہرایا۔ میں نے عرض کیا: یہ سواد کون صاحب ہیں۔ فرمایا: ان کے ایمان لانے کا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ اسی اشار میں حضرت سواد بھی آپہنچے۔ حضرت عمر نے فرمایا: اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرو۔ سواد بولے اسے امیر المؤمنین! میں ہند میں تھا ایک جن میرا تابع تھا۔ ایک شب میں سویا ہوا تھا۔ اور اس نے آکر مجھے خواب میں کہا: اٹھو اور میری بات غور سے سناؤ اللہ تعالیٰ نے قبیلہ لومی بن غالب سے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے دوڑو اور اس پر ایمان لاؤ۔ تین رات یوں ہی ہوتا رہا۔ اس کے بار بار کہنے سے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی۔ میں اونٹنی پر سوار ہوا اور مکہ مکرمہ پہنچا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضور کے آس پاس حلقہ بنائے بیٹھے ہیں۔ جب حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا: مرحبا بک یا سواد بن قارب! قد علمنا ما جاء بک۔ اے سواد! خوش آمدید جو تجھے لے آیا ہے ہم اس کو بھی جانتے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے چند شعر عرض کئے ہیں اجازت ہو تو پیش کروں

حضور نے اجازت دی انھوں نے قصیدہ پیش کیا۔ ابتدا میں اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا۔ پھر بڑے محبت بھرے انداز میں اپنے ایمان کا اعلان کیا۔ چند شعر آپ بھی سنتے۔

(۱) فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ لَا رَبَّ غَيْرَهُ  
وَ أَنَّكَ مَأْمُونٌ عَلَى كُلِّ غَائِبٍ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ کو ہر قسم کے غیبوں کا

امین بنایا گیا ہے۔) وَأَنَّكَ أَدْنَى الْمُرْسَلِينَ وَسَيْلَةٌ  
إِلَى اللَّهِ يَا ابْنَ الْكَرِيمِينَ الْأَطَابِ

اے بزرگوں اور پاکبازوں کے فرزند! تمام رسولوں سے آپ کا وسید اللہ تعالیٰ کی

جناب میں بہت قریب ہے۔)

فَمُرْنَا بِمَا يَأْتِيكَ يَا خَيْرَ مُرْسَلٍ  
وَإِنْ كَانَ فِيمَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

جو وحی آپ کے پاس آتی ہے آپ ہمیں اس کا حکم دیجئے ہم حضور کے ارشاد کی تعمیل کریں گے

خواہ تعمیل حکم میں ہمارے بال ہی سفید ہو جائیں۔)

وَ كُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا دُوشَفَاعَةَ  
سَوَالِكُ بِمَعْنٍ عَنِ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ

دیا رسول اللہ! اس روز سواد بن قارب کی شفاعت فرمائیے جب کہ حضور کے بغیر کسی

کی شفاعت کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔)

عشق و محبت، ایمان و یقین سے لبریز یہ اشعار سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم منہس دیتے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور مجھے فرمایا، اخلحت یا سواد! تو دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گیا۔

۶ وَأَنْتَ مُجِيرِي مَنْ هُجِومِ مَلِيَّةٍ

إِذَا انْشَبَتْ فِي الْقَلْبِ شَرُّ الْمَخَالِبِ

شرح حضرت ناظم

مَلِيَّةٌ : دواقعہ و نازلہ معنی واحد۔

یعنی تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتی وقتیکہ بجلاند در دل بدترین چنگالہارا

التشريح مشكل الفاط

مجیر : پناہ دینے والا۔ ملہ : مصیبت۔ انشبت : یہ باب افعال سے واحد مؤنث

غائب کا صیغہ ہے۔ یہ باب انفعال نہیں ورنہ شعر کا وزن درست نہیں رہے گا۔ اس

کا معنی ہے : پیچہ گاڑنا۔ مخالب : جمع ہے مخلب کی۔ ورنہ کا پیچہ۔

ترجمہ

یا رسول اللہ! آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبت ہجوم کر کے آجائے

اور اپنے اذیت ناک تیز پیچے میرے دل میں گاڑ دے۔

۷ فَمَا أَنَا أَخْشَىٰ انْرَمَةَ مَدْلِهِمَّةً

وَلَا أَنَا مِنْ رَيْبِ الزَّمَانِ بِكَرَاهِبٍ

شرح حضرت ناظم

یعنی پس نمی ترسم از سختی تاریک و نہ ہستم از گردش زمانہ ہراساں۔

و دریں بیت اشارتست بقول استمداد و عود است بغایت قصیدہ۔

## تشریح مشکل الفاظ

ازمہ مصیبت سنجی - مدامتہ تاریک - ریب الزمان : زمانہ کی گردش - راہب :

ڈرنے والا۔

ترجمہ

پس میں تاریک اور سیاہ سنجیوں سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی میں زمانہ کی گردش سے

خوفزدہ ہوں۔

فَإِنِّي مِنْكُمْ فِي قِلَاعٍ حَصِينَةٍ  
وَأَحَدٍ حَدِيدٍ مِنْ سُيُوفِ الْمُحَارِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی من در قلعہ ہائے محکمہ ام از جانب شما و در دیوار آہنمہ حصینہ ہائے جنگ کنندہ۔

یعنی گو در حصار شمشیر ہا ام کہ بہ نصرت من و برائے دفع اعدائے من نسبت لڑا باشند

تشریح مشکل الفاظ

قلاع : جمع ہے قلعہ کی۔ حصینہ : مضبوط، مستحکم۔ حدید : لوہا۔ حد : دیوار۔ محارب : جنگجو۔

ترجمہ

یا رسول اللہ! مجھے اس لیے مصائب اور گردش زمانہ کا کوئی اندیشہ اور فکر نہیں کہ میں

حضور کی نگاہ کرم سے مضبوط قلعوں میں محفوظ ہوں اور جنگ کرنے والے کی تلوار کے درمیان

اور میرے درمیان ایک آہنی دیوار حائل ہے۔

تشریح : ان آخری چند اشعار میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے

بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ والسلام عرض کرنے کے بعد حضور کے بارے میں اپنے اس عقیدہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ آپ وہ بہترین ہستی ہیں جن سے امید و البتہ کی جاسکتی ہے۔ اور آپ وہ بہترین سخی ہیں جو اپنے سائل کی جھولی کو اپنی بخشش کے عطیات سے لبریز کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس حقیقت کا بھی اظہار کیا کہ جب مصائب و الالم کے بادل چاروں طرف سے گھر کر آجائیں تو اس وقت ان کالی گھاؤں کو دور کرنے کے لیے حضور سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور حضور کی سخاوت کے سامنے گھنگھور گھاؤں کی موسلا دھار بارش کی بھی کوئی وقعت نہیں۔ اور اس امر کی بھی تصریح کر دی کہ اللہ تعالیٰ کے عطیات کے خزانوں کی کنجی حضور کی ذات اقدس و اطہر ہے۔ جس کو بھی انعامات الہی سے کوئی انعام ملا ہے وہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلہ سے ملا ہے۔ اور حضرت سواد بن قارب کے قصیدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جو بڑا شدید اور مشکل دن ہوگا حضور ہی کی شفاعت ہم گنہ گاروں کی چارہ سازی فرمائے گی۔ اور آخر میں اپنے اس یقین کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ حضور نے ازراہ نوازش اپنی توجہ اور عنایت کے مضبوط قلموں میں مجھے پناہ دے دی ہے اس لیے مجھے نہ کسی مصیبت کا خوف ہے اور کسی گردش زمانہ کا فکر۔ بے شک جس خوش نصیب کو یہ سعادت ارزانی ہوتی ہے، لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کا مترادف اس کے سامع نواز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب غلاموں کو بھی اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ وہی عقیدت و ہی محبت اور وہی عشق ارزانی فرمائے جو حضرت شاہ صاحب کو عطا فرمایا گیا تھا اور ہمیں بھی بارگاہ رسالت میں اسی طرح سراپا عجز و نیاز بن کر اپنی فریاد کرنے کی سعادت بخشے تاکہ ہم بھی اندیشہ ہائے روزگار سے محفوظ ہو کر اطمینان کی زندگی بسر کریں۔

صرف حضرت شاہ صاحب ہی نہیں تمام اولیاء امت اور علماء ملت کا اپنے  
محبوب رسول کے ساتھ ہی تعلق استوار رہا ہے وہ ہمیشہ مشکل کے وقت میں کشود کار کیلئے  
بارگاہ رسالت میں فریاد و استغاثہ کرتے رہے ہیں اور حضور کی نظر توجہ کے طفیل اللہ تعالیٰ  
نے ان کی التجاؤں کو شرف قبول عطا فرمایا۔

۹      وَلَيْسَ مَلُومًا عَى صَبِّ اَصَابَهُ  
غَلِيلُ الْهُوَى فِي الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَابِبِ

شرح حضرت ناظم

یعنی غیبت ملامت کردہ شدہ زبان بند شدن عاشقی کہ رسیدہ باشد اور اسوزش  
عشق در مدح بزرگان و پاکان۔

دو دریں بیت اشارتست بنجم سخن بعجز ادا سے مدعا کہ لائق آنجناب باشد بدو  
سبب یکے آنکہ عشق مقفنی سکوت است۔ دیگر آنکہ مدح بزرگان و پاکان را پایانی  
غیبت۔

تشریح مشکل الفاظ

ملوم؛ جس کو ملامت کی جائے۔ عی؛ زبان میں لکنت پیدا ہونا۔ کسی بات کو صحیح  
طور پر بیان نہ کر سکا۔ صب؛ عاشق۔ غلیل الہوی؛ عشق کی سوزش۔

ترجمہ

شاہ صاحب قصیدہ کو ختم کرتے ہوئے فرماتے ہیں؛ اگر عاشق سوزش عشق کی وجہ سے  
اپنے مدعا کو بیان کرنے سے قاصر رہے تو اسے ملامت نہیں کی جاتی کیونکہ اس کے عجز

کے دو سبب ہیں۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ عشق خاموشی کا تقاضا کرتا ہے محبوب کی بارگاہ میں مہر بلب ہو کر بیٹھنا ہی قرین ادب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بزرگوں اور پاکوں کے فضائل ایک سیکراں سمندر میں جھنیں بیان نہیں کیا جاسکتا اس لیے میں بھی اب اس قصیدہ کو یہاں ختم کرتا ہوں اور اپنے عجز کا اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں اوصاف و کمالات کا اعتراف کرتا ہوں۔



# ختم

تامل باید کرد در اسلوب قصیدہ کہ چہ قسم تشبیب کردہ شد و از آنجا تخلص کردہ آمد بمدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و کلام را در آنجا بفنون بسیار ادا کردہ شد اور در آخر بیان عشق کردہ شد و چون استحضار بہ ترتبہ کمال رسید ختم کردہ شد۔ و در آخر قصیدہ خود کردہ شد یا بتدائے ان و اشعار بتامی کردہ آمد۔ و هذا ما علقناہ علی القصیدہ وقد فرغنا من ذلک الشرح یوم الثلاثاء الرابع والعشرين من ربيع الثاني ۱۱۶۵ ھ ست و خمین بعد الالف والمائة من الهجرة۔

ترجمہ

قصیدہ کے اسلوب بیان میں غور کرنا چاہئے کہ تشبیب کس قسم کی ہے اور وہاں سے کس طرح مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تخلص کیا گیا ہے اور کس طرح بہت سے اقسام پر گفتگو کی گئی ہے اور آخر میں ذات اقدس و اطہر سے جو عشق ہے

اس کو بیان کیا اور جب بارگاہ رسالت میں استحضار مرتبہ کمال کو پہنچا تو خطاب کیا گیا اور  
 قصیدہ کے آخر میں بھی ابتداء کی طرف رجوع کیا گیا۔ اس طرح یہ اشعار پایہ تکمیل تک پہنچے۔  
 یہ وہ شرح ہے جو ہم نے قصیدہ پر لکھی ہے اور اس سے ہم مشکل کے دن  
 ۲۴ ربیع الثانی ۱۱۵۶ھ فارغ ہوئے۔

خطاطی:

میاں عبید اللہ

نوشترہ درکان (گوجرانوالہ)

قصيدة  
م



# ابتدائیہ

الحمد لله رب العالمین۔ والصلوة والسلام علی

مولانا محمد سید المرسلین و علی آلہ و

اصحابہ اجمعین۔

اقابعد :

می گوید فقیر ولی اللہ عنہ در نیولا قصیدہ ہمزیہ در مدح سرور انبیا علیہ الصلوٰت  
والتیسات نظم کرده شد۔ چون بعض الفاظ آن محتاج بتبیین کتب لغت بود بخاطر جماعت کہ  
مشق اشعار عرب نکرده اند۔ بغیر ترجمہ معنی آن منع نمی شد لہذا ترجمہ آن ابیات بمعانی  
لغویہ آن املا کرده ام۔ واللہ المیسر لکل عسیر۔ و آنرا شش فصل ساختم۔

## ترجمہ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو رب العالمین ہے اور صلوة و سلام ہو ہمارے  
آقا محمد پر جو سید المرسلین ہیں اور آپ کی آل پر اور تمام صحابہ پر۔

اما بعد :

فقیر ولی اللہ عفی اللہ عنہ کہتا ہے کہ ایک قصیدہ ہمزیہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰت و  
التسلیٰمات کی مدح میں نظم کیا گیا۔ اور چونکہ اس کے بعض الفاظ اس بات کے محتاج تھے  
کہ لغت عرب کی طرف رجوع کیا جائے اور وہاں ان کے معانی تلاش کیے جائیں اور  
وہ لوگ جو اشعار عرب کے سمجھنے کے شوگر نہیں ان کے لیے ترجمہ کے بغیر ان کا معنی  
واضح نہیں ہوتا۔ اس لیے ان شعروں کا ترجمہ اور ان کے لغوی معنی لکھ دیئے گئے ہیں۔  
اللہ تعالیٰ آسان کرنے والا ہے ہر مشکل کو۔ اور اس قصیدہ کی چھ فصلیں بنائی گئی ہیں۔





# فصل اوّل



در تشبیب بطریق تازه که  
معهود شعر از نیست.

ترجمہ :

پہلی فصل میں ایک نئے انداز سے تشبیہ کی گئی ہے جو اس سے پہلے شعرا کے نزدیک مروج نہیں۔

لے إِذَا أَخْبَرْتَ يَوْمًا عَنْ ضِيَاءٍ  
فَلَا تَلْهَجْ بِبَدْرِ أَوْ ذُكَا

شرح حضرت ناظم

لج بالشیء؛ اولج بہ؛ ذکار بالضم غیر مصروف آفتاب۔ لایدخلها الالف واللام۔  
یعنی چوں بجواہی روزے خبر داؤن از روشنی چیزے پس حر لیں مشو بند کر ماہ چہار دہم یا  
ذکر آفتاب۔ یعنی تشبیہ بہ ماہ و آفتاب مکن۔

حل مشکل الفاظ

لج بالشیء؛ کسی شے کی محبت میں وارفتہ ہونا۔ ذکار؛ ذال کے پیش کے ساتھ۔ یہ  
غیر منصرف ہے۔ اس پر الف لام داخل نہیں ہوتا۔ اس کا معنی ہے؛ سورج۔

ترجمہ

یعنی جب تو یہ چاہے کہ تو خبر دے کسی چیز کی چمک دمک سے تو اس وقت چودھویں  
کے چاند یا سورج کے ذکر کرنے پر حر لیں نہ ہو۔ یعنی اس چیز کی روشنی کو چاند و سورج سے  
تشبیہ نہ دے۔

۷ وان تمدح بجود او سُمُو

فلا تنظر بجود او سماء

شرح حضرت ناظم

سمو: بلندی۔ جود: بفتح مطر وبالضم الکریم۔

یعنی تو اگر ستائش خواہی بسنا یا بعلو مرتبہ پس نگاہ مکن بسوتے باران یا بسوتے

آسمان یعنی سخی راو باران و عالی قدر را با آسمان تشبیہ مکن۔

حل مشکل الفاظ

سمو: بلندی۔ جود: اگر جہیم پر فتح ہو تو اس کا معنی بارش ہے۔ اگر پیش ہو تو اس کا معنی کریم

اور سخاوت ہے۔

ترجمہ

اگر تو کسی چیز کی تعریف سخاوت یا علو مرتبہ سے کرے تو نہ بارش کی طرف دیکھ اور نہ

آسمان کی طرف۔ یعنی سخی کو بارش سے اور عالی قدر شخص کو آسمان سے تشبیہ نہ دے۔

۸ ولات ذکر اَخاطِیِّ وَمَعْنَا

اذا کلمت فی مَعْنَى السَّخَاءِ

شرح حضرت ناظم

انوالقوم: واحد منهم۔ والمراد ہونا حاتم الطائی۔ ومعن نام امیرے مشہور کہ در سخاوت

دستان زندہ شخصے از عرب در لفظ کلمت مناقشہ کرد کہ استعمال مشہور کلمت است و

اسی مناقشہ بے اصل است۔ قال اللہ تعالیٰ : ویکلم الناس فی الہمد وکھلا۔  
و در احادیث بسیار بافتہ می شود گویند کلمت فلانا تکلمت مع فلاں۔

یعنی بیاد مکن حاتم طائی را و نہ معن بن زید را چون سخن گوئی در وصف سخاوت و در  
معن و معنی تجنیس غیر نام است۔

### حل مشکل الفاظ

انوالقوم، قوم کا ایک فرد۔ یہاں اخاطی سے مراد حاتم طائی ہے جو اس قبیلے کا ایک  
مشہور و معروف فرد ہے۔ معن؛ ایک معروف مشہور امیر کا نام ہے۔ سخاوت میں اس کے  
ساتھ مثال دی جاتی ہے۔ ایک اہل عرب نے کلمت پر اعتراض کیا کہ اہل لغت کے  
نزدیک تکلمت مشہور ہے کلمت مناسب نہیں لیکن اس اعتراض کی کوئی بنیاد نہیں۔  
قرآن کریم میں ہے : و تکلم الناس فی الہمد وکھلا کہ عیسیٰ علیہ السلام نکچوڑ کے  
اور نچتہ عمر میں لوگوں کے ساتھ باتیں کریں گے۔ اور اسی طرح بہت سی احادیث میں بھی ہے،  
کلمت فلانا اور تکلمت مع فلاں۔ یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔

یعنی جب تو سخاوت کا معنی بیان کرنے میں لب کشائی کرے تو تجھے اس بات کی  
ضرورت نہیں کہ تو حاتم طائی اور معن کا ذکر کرے۔

۷۴ وَلَا تَنْسُبْ أَخَابَائِيسَ لِبَيْتِ

وَلَا ذَا الرِّفْقِ لِلرِّمِيحِ الرِّخَاءِ

## شرح حضرت ناظم

نسبہ الی ابیہ و لابیہ الحقہ بہ من باب نصر۔ رخا، بالضم باد نزم۔  
قال اللہ تعالیٰ: رخاء حیث اصابہ یعنی نسبت مکن صاحب حرب شدید را  
و نہ صاحب نرمی اخلاق را بسوئے باد نزم۔

## حل مشکل الفاظ

نسبہ الی ابیہ و لابیہ کسی کو کسی کے ساتھ ملا دینا۔ یہ باب نصر نصرت سے ہے۔  
رخا، آہستہ چلنے والی ہوا۔

## ترجمہ

یعنی کسی جنگجو بہادر کو شیر کے ساتھ اور کسی نرم خلق والے کو آہستہ آہستہ چلنے والی  
ہوا کے ساتھ منسوب مت کر۔

۵  
وَإِنْ بَيَّنْتَ فِي الْمَنْظُومِ وَجْهًا  
فَحَاشَا أَنْ تُشَبَّبَ بِالنِّسَاءِ

## شرح حضرت ناظم

جاء فی القوم حاشا زیدا ای الا زیدا و حقیقتہ معنی حاشاک فی نایبہ من الحاشیۃ۔  
وہی النایبۃ و حاشا ان لیفعل کذا ای بعدہ اللہ من ان لیفعل کذا کذا فی البرودۃ مصرع  
حاشا ان یجرم الراجی مکارمہ تشبیب الشعر زقیقہ، بذکر النساء۔

و اگر بیان کنی در شعر عشق را پس خدا پناہ دہد از آنکہ تشبیب کنی بحجہ ال

زمان۔

## حل مشکل الفاظ

حاشا: الا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ حاشاک کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تجھے ایک کونہ میں کر دیا۔ عرب کہتے ہیں، حاشاہ ان یفعل کذا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اسے بچاتے کہ اس سے یہ فعل سرزد ہو۔

قصیدہ بردہ میں ہے: حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ پناہ دے کہ کوئی امید کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق سے محروم ہو۔  
تشبیہ کا معنی یہ ہے کہ عورتوں کے ذکر سے اپنے شعر کو لطیف و خوشگوار بنانا۔  
ترجمہ

اگر تو اشعار میں عشق کو بیان کرے تو خدا تجھے اس سے بچائے کہ عورتوں کے حسن و جمال سے تو تشبیہ کرے۔

۱۷  
فَتَلَّكَ شَرَائِعُ لِلشُّعْرِ قَدَمًا  
وَقَدْ سُوِّخَتْ بِخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

قدما: ظرف یعنی در زمان پیشین خابرائے تعلیل است۔

یعنی منع از تشبیہ بہاہ و آفتاب و از تشبیہ بیاراں و آسماں از تشبیہ مع حاتم و معن و از تشبیہ بشیر و باد نزم و از تشبیہ بجمال نسا از سبب است کہ این ہمراہ با واسلو بہا است در فن شعر شدہ اند در زمان پیشین و شریعت ہائے پیشین منسوخ شدہ است بخاتم الانبیاء علیہ الصلوٰت والتسلیمات مراد آنست کہ بعد و جواز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدح بنی آدم یا ان تشبیہات حیف عظیم است زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکمل انداز جمع در ہر وصفے ازین اوصاف پس حق مدح آل است کہ با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشبیہ دادہ شود نہ بغیر او و این لطیفہ شعر لیت مسمیٰ بادعاء تعلیل راہ ہا و اسلوبہا را شرایع می توان گفت بحسب وضع لغت و شریعتہا بحسب عرف شرع منسوخ شدہ است با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتماد بریں مسامحتہ کردہ تعلیل می نماید بعد ازاں پرورش کردہ شد این مضمون را بچندین بیت دیگر۔

### حل مشکل الفاظ

قدماً، ظرف ہے یعنی گذشتہ زمانہ میں۔ تک پر فاء تعلیل کے لیے ہے یعنی یہ جو منع کیا گیا ہے کہ چاند اور سورج، بارش اور آسمان، حاتم اور معن، شیر اور باد نرم کے ساتھ تشبیہ مت دو اور عورتوں کے حسن سے تشبیہ سے روکا گیا ہے، اس کا یہ سبب ہے کہ یہ ساری راہیں اور اسلوب فن شعر میں پہلے زمانوں میں تھے اور پہلی شریعتیں خاتم انبیاء علیہ الصلوٰت والتسلیمات کی آمد سے منسوخ ہو گئیں۔ مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے کے بعد بنی آدم کی مدح میں ان تشبیہات کا ذکر ظلم عظیم ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ان جملہ اوصاف میں اکمل تر ہیں۔ پس مدح کا حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشبیہ دی جائے نہ کسی اور کے ساتھ یہ ایک شعری لطیفہ ہے جسے ادعا تعلیل کہتے ہیں یعنی کسی چیز کے بارے میں یہ فرض کر لینا کہ یہ چیز اس کی علت ہے۔

راہوں اور اسلوبوں کو لغت کے اعتبار سے شرایع کہا جاسکتا ہے لیکن شریعت کے عرف میں جملہ شرایع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے منسوخ ہو گئیں۔ اس مسامحت

پر اعتماد کرتے ہوئے اس کو علت بنا دیا۔ اس کے بعد اسی مضمون کو چند دیگر اشعار میں مزید وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

کے  
فَهَلَّا قُلْتِ اِذْ حَاوَلْتِ مَدْحًا  
بِبَئِيسٍ اَوْ سَخَاءٍ اَوْ سَنَاءٍ

شرح حضرت ناظم

سنی بالقصر، روشنی برق و سناء بمد، بلندی قدر۔

یعنی پس چرا نگفتی چون قصد کردی مدح را بشدت حرب یا سنا یا بلندی مرتبہ۔

حل مشکل الفاظ

سنی اگر مقصور ہو تو اس کا معنی بجلی کی روشنی اور اگر ممدود ہو تو اس کا معنی مرتبہ

کی بلندی ہے۔

ترجمہ

یعنی تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ جب تو نے کسی کی تعریف کا ارادہ کیا شجاعت، سخاوت

یا بلندی مرتبہ سے۔

۷  
أَرَى طَيْفًا يَذْكُرُنِي عَهْوَدًا  
بَطَيْبَةِ حَيْثُ مُجْتَمَعُ الرَّجَاءِ

شرح حضرت ناظم

این مقولہ ہلا است۔ طیف، خیال۔ طیبہ از اسماء مدینہ منورہ است۔

یعنی می بینم کہ بیاد می دھد مرا حالت ہائے گزشتہ بمدینہ منورہ جائیکہ اجتماع انواع امید  
 آنجا است۔ حاصل آنست کہ کمال مدح آدمی باعث بارشجاعت و سخاوت و بلندی قد  
 آنست کہ گفتہ شود کہ این وقائع ناشید ازین اخلاق خیال طفیفی است ازاں حالت ہا کہ  
 در مدینہ منورہ ز ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادر می شد و بیاد می دھد این  
 وقائع اُن حالات شریفہ را غیر این مدح متصور نیست زیرا کہ ہر کس را بلوغ بمبلغ اخلاق  
 اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممکن نہ۔ پس غایت مدح آنست کہ نمائشی باشد  
 از اخلاق کریمہ اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رخیال طفیفی باشد از آنچه آنجا واقع شد۔

### حل مشکل الفاظ

یہ شعر ہلاقت کا مفولہ ہے۔ طیف کا معنی ہے، خیال۔ طیب، مدینہ منورہ کے

مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے۔

ترجمہ میں ایسا خیال دیکھتا ہوں کہ مجھے ان احوال کی یاد دلاتا ہے جو مدینہ منورہ میں گزرے  
 جو ہر قسم کی امیدوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی آدمی کی مدح کا کمال باعث بارشجاعت، سخاوت اور بلندی  
 مرتبہ کے یہ ہے کہ کہا جائے کہ یہ واقعات ان اخلاق کے تصور سے پیدا ہوئے جو  
 مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صادر ہوئے۔ اور یہ واقعات  
 ان پاکیزہ حالات کی یاد کو تازہ کرتے ہیں جن کے بغیر مدح کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا،  
 کیونکہ کوئی شخص بھی اخلاق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک نہیں پہنچا پس  
 سب سے اعلیٰ قسم کی ستائش یہ ہے کہ اس شخص میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اخلاق کریمہ کی کوئی جھلک پیدا ہو جائے۔

## ۹ اَشِيمُ بِهِ وَمِيضًا مِنْ وَمِيضٍ تَالِقٌ فِي الْبَقِيْعِ وَرَفِي قَبَاءِ

شرح حضرت ناظم

شام البرق ای نظر الیہ الومیض البرقی، او مض البرق۔ و مض ایماضاً و مضاً و میضاً  
لمع نضياً۔ قولہ اشیم بہ بدل است از ارمی طفیاً۔ بدل جملہ من جملہ ہمچنین احس و تذکرنی و  
تشوقنی در ابیات آئندہ۔ واقع موقع بدل است۔

تالق: درخشیدن۔

یعنی می بینم بسبب عروض آل طیف روشنی را از درخشیدن برق کہ درخشندہ است  
در بقیع الغرقد کہ میدانی است قریب مدینہ و مقابر صحابہ آنجا است و در قبا کہ عالیہ است  
از حوالی مدینہ و اول نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنجا بودہ است حاصل آن  
است کہ چنانکہ لمعان برق می آید و زود می رود ہمیں صفت از وقائع شجاعت و سخاوت و بلندی  
مرتبہ مردمان آثار فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دریں امکانہ بود بنظر می آید و عن قریب  
منخمی میگردد زیرا کہ مشابہتہ دارد اما مشابہتہ ناقصہ۔

حل مشکل الفاظ

شام البرق، اس نے بجلی کی طرف دیکھا۔ و میض، بجلی کی چمک۔ لغت میں او مض البرق  
اور و مض ایماضاً و مضاً و میضاً، ایسی چمک جو پوشیدہ ہو۔ اشیم بہ کا جملہ پہلے جملہ  
ارمی طیفاً کا بدل ہے اور اسی طرح آئندہ اشعار میں احس، تذکرنی، تشوقنی میں بھی بدل ہے  
تالق کا معنی ہے، چمکنا۔

## ترجمہ

یعنی اس خیال کے پیش آنے سے میں اس روشنی کو دیکھ رہا ہوں جو بقیع الغرقہ میں بجلی کے چمکنے سے نمودار ہو رہی ہے۔ اور بقیع الغرقہ، مدینہ طیبہ کے قریب ایک میدان ہے جہاں صحابہ کرام کے مزارات پر انوار ہیں جسے آج کل ہم جنت البقیع کہتے ہیں، اور قبا، مدینہ طیبہ کی نواحی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہجرت کے موقع پر سب سے پہلے وہیں نزول اجلال فرمایا تھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح بجلی کی چمک آنا فنا آتی ہے اور چلی جاتی ہے اسی طرح لوگوں کی شجاعت، سخاوت اور بلندی مرتبہ کے واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار فاضلہ سے ان مکانوں میں نظر آتے ہیں پھر محو ہو جاتے ہیں کیونکہ مشابہت تو ہے لیکن یہ مشابہت ناقص ہے۔

لے  
أَحْسُّ بِهِ نَسِيمًا مِنْ فَتُوحٍ!  
تَنَسَّمُ مِنْ كُدَى أَوْ كَدَاءِ

شرح حضرت ناظم

تَنَسَّمُ الرِّيحُ، اِذَا هَبَّتْ نَسِيمًا، نَسِيمٌ، بَادِئُ خَوْشٍ، كَدَاءٌ، بِالْفَتْحِ وَالْمَدِّ الثَّنِيَّةُ الْعَلِيَا  
مَائِلِي الْمَقَابِرِ وَكُدَى بِالضَّمِّ وَالثَّنِيَّةُ السُّفْلَى مَائِلِي بَابِ الْعِمْرَةِ، وَكُدَى، مَوْضِعٌ بِاسْفَلِ مَكَّةَ وَفِي  
قَصْرِ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَهَا يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءِ شَعْرِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ  
ع تَشِيرُ النَّقْمَ مَطْلَعَهَا كَدَاءٌ

یعنی احساس می کنم بسبب آل طیف بادی خوش از فتوح کہ وزندہ بودہ است

از موضع کدئی یا از تئیتہ کدار۔

### حل مشکل الفاظ

نسمت الريح، جب خوشگوار ہوا چلتی ہے تو اہل عرب کہتے ہیں تسمت الريح۔  
کدار وہ اونچا ٹیلہ جو مقابر کے قریب ہے۔ اور کدائی؛ وہ ٹیلہ جو لپٹ ہے اور باب  
العرہ کے ساتھ ملحق ہے۔

کدائی؛ مکہ کے نشیب میں ایک جگہ کا نام ہے۔ فتح مکہ کے واقعہ میں یہ مذکور ہے  
کہ حضور علیہ السلام اس روز کدار سے داخل ہوئے اور حضرت حسان کے شعر سے اس  
حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کا مصرع ہے؛

ع تشیر النقع مطلعها کداء

(یعنی اس تصور طیبہ کی وجہ سے مجھے نسیم صبح کا احساس ہو رہا ہے جو کدائی کے  
موضع سے یا کدار کے ٹیلہ سے چل رہی تھی۔)

لہ تَذَكَّرْنِي أَحَادِيثُ التَّصَافِي

مقامات بشور او حراء

شرح حضرت ناظم

اصفیتہ اذا اخلصت له۔ تضافینا۔ تخالصنا، المعنی اخلص العبد لربه فی طاعته و  
اخلاص الرب له فی حسن جزائه، مقامات یعنی الوقائع۔ ثور؛ جبل نزل بہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم و ابوہ ثلاث لیلال عند اردادتها الهجرة؛ الحراء جبل تعبد فیہ النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم قبل النبوة۔

یاد می دهد مرا پیرِ حائے صوفیاں در اخلاص و محبت خالصہ آن وقائع را کہ گزشتہ  
است در جبل ثور و در جبل حرار یعنی قصص صوفیہ عن آخر ہا نمائشی است، از وقائع آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کہ دریں دو مکان بوقوع آمد۔

### حل مشکل الفاظ

اصفتیہ جس وقت تو اس کے لیے خلوص کا اظہار کرے۔ تصانیفیا: آیس میں ایک  
دوسرے کے لیے خلوص کا اظہار کرنا۔ یہاں معنی یہ ہے کہ بندے کا اپنے رب کی اطاعت  
میں اخلاص اور رب کریم کا اپنے بندے کو بہتر جزا دینے میں اخلاص۔ مقامات یعنی  
واقعات جو رو پذیر ہوئے۔ ثور: اس پہاڑ کا نام ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین رات تک سفر ہجرت میں قیام  
فرما رہے۔ الحرار: اس پہاڑ کا نام ہے جس میں اعلان نبوت سے قبل نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم عبادت الہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔

### ترجمہ

صوفیہ کے باہمی اخلاص و محبت کے واقعات مجھے ان واقعات کی یاد دلاتے  
ہیں جو جبل ثور میں اور جبل حرار میں رو پذیر ہوئے تھے یعنی صوفیاء کے تمام قصے و حقیقت  
خلوص و للہیت میں ایک جھلک ہیں۔ ان واقعات کی جو ان دو مقامات پر وقوع پذیر  
ہوتے۔

۱۲ تَشْوِقُنِي لِأَحْوَالِ تَقْضِيَتِ

بِسَلَمٍ أَوْ نَوَاحِي بِيْرِحَاءِ

## شرح حضرت ناظم

تقفنی سپرے شدن۔ یعنی مشتاق می گرداند اخبار تصافی بجانب اں اسوال کہ گزشتہ  
 است بجل سلع یا در لواحی بر حار۔ السلع جبل قریب المدینہ کان عندہ وقعة الخندق  
 البر حار؛ بر کان لابی طلحة الانصاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشریب  
 من مار فیہا۔ طیب؛ فلما نزلت لن تناولوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تصدق بہا ابو طلحہ  
 رضی اللہ عنہ علی اقاربه ونبی عمہ والقصة مشہورہ۔ باید دانست کہ آنچه مذکور شد از  
 منع اسالیب مشہورہ در شعر و از ابداع اسلوب غریب کہ تشبیہ است بانحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم در خصال نیک و خلق فاضل مقرون بجمال ادب کہ گویم آنچه  
 در مردمان یافتہ می شود خیالے است طفیف و بیعی است از برق بنسبت آنچه  
 در ذات مقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود تشبیہ تازہ است کہ عبد ضعیف باں  
 مستدی شدہ و الحمد للہ باز این جا انتقال کردہ شد بوصف عشق و تخلص ہم  
 بطوری جدید واقع شد۔

حل مشکل الفاظ

تقفنی کا معنی گزر جانا ہے۔

یعنی اخلاص و للہیت کی خبریں مجھے ان حالات و واقعات کا مشتاق بنا دیتی ہیں جو  
 سلع کی پہاڑی یا حار کے کنویں کے قرب و جوار میں وقوع پذیر ہوئے۔

السلع؛ مدینہ طیبہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں خندق کا واقعہ پیش آیا۔

البر حار؛ ایک کنویں کا نام ہے جس کے مالک ابو طلحہ انصاری تھے اور حضور علیہ

السلام وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا پاکیزہ پانی نوش فرماتے۔ اور جب یہ آیت

نازل ہوئی : لن تنالوا البر... (الایۃ) تو حضرت ابو طلحہ نے اپنے اس محبوب ترین مال کو اپنے رشتہ داروں، اپنے چچا کے لڑکوں پر صدقہ کر دیا۔ یہ واقعہ کتب احادیث میں مشہور ہے۔ جاننا چاہیے کہ مشہور اسالیب کے ذکر کرنے سے منع کیا گیا اور تشبیہ میں ایک نیا بدیع اسلوب اختیار کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصال حمیدہ اور اخلاق فاضلہ سے تشبیہ دی جائے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں میں جو کمالات پائے جاتے ہیں وہ حضور کے محامد محاسن کے اوصاف کے مقابلہ میں ان کی حیثیت ایسی ہے جیسے ایک خیال محض یا بجلی کی ایک چمک۔ یہ بالکل نئی تشبیہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ضعیف بندے کی راہنمائی کی ہے اور اس پر میں اس کی حمد بجالاتا ہوں یہاں سے پھر اب عشق کا بیان شروع ہوتا ہے اور ایک نئے انداز سے پہلے مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔





# فصل دوم



۱ تصَوَّرْتُ الدِّيَارَ فَهَمَّ وَتَلَبُّي  
وَهَيَّبَ ذِكْرُهَا مِنِّي بُكَاءِي

شرح حضرت ناظم  
ہیجان گشتگی از عشق۔

یعنی تصور کردم دیار حبیب را چون ذکر طیبہ و بقیع و قبار و مانند آن آمد پس سرگشته  
شد دل من و برانگیزت یاد کردن آن دیار از من بکاتے مرا۔

حل مشکل الفاظ

ہیجان، عشق کی وجہ سے جو بے چینی اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔

ترجمہ

یعنی میں نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار کا تصور کیا اور جب طیبہ  
بقیع، قبا اور اس قسم کے دیگر مقامات کا ذکر آیا تو میرا دل فرط عشق سے مضطرب ہو گیا اور  
ان مقامات کی یاد نے مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔

۲ رَوَتْ عِنْدِي شَمَائِلَ عَنْ حَبِيبٍ  
فَابْكَّتْنِي وَزَادَتْ مِنْ عِنَاءِي

شرح حضرت ناظم

روایت کرداں دیار خوبہارا از محبوب پس گریانید مرا و زیادہ ساخت محنت

مراد ذکر روایت شمائل کہ کتابے است مشہور و لفظ عن ابہام اطباق است ۔

ترجمہ

ان مقامات نے میرے محبوب کے شمائل کی روایت میرے سامنے بیان کی اور مجھے اپنے محبوب کی یاد دلا کر رُلا دیا اور میرے رنج و غم میں اضافہ کر دیا ۔

۳  
أَيَّا قَلْبِي بِأَحْزَانِي تَقْطَعُ  
فَلَا سُلْوَانَ لِي بَعْدَ النَّوَاءِ

شرح حضرت ناظم

سلوان بوزن السلطان، و وارثی بھ المحزون۔ النوار کالفراق و زناً و معنی امی دل بسبب احزان من پارہ پارہ شو زیر آنکہ دو اتسلی بخش نیست مرا بعد فراق محبوب ۔

حل مشکل الفاظ

سلوان بوزن سلطان، وہ دو ابو غمزہ دل کو تسلی دے۔ نوار، وزن اور معنی کے لحاظ سے فراق ۔

ترجمہ

یعنی اے دل! میرے رنج و آلام کے باعث تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جا، کیونکہ محبوب کی جدائی کے بعد کوئی دوا مجھے سکون نہیں پہنچا سکتی ۔

۴  
وَيَا صَدْرِي بِالْأَهْمَى تَشَقُّقُ  
وَلَا أَرْضَى لِنَفْسِي بِالْبَقَاءِ

## شرح حضرت ناظم

وای سینه من بسبب درد ہائے من لشکاف زیر آنکہ راضی نیستم بقا برائے

نفس خود۔

## حل مشکل الفاظ

تشفیق پھٹ جانا۔

## ترجمہ

اے میرے سینہ! اپنے محبوب کے فراق میں جس رنج و الم سے میں دوچار ہوں  
اس کے باعث پھٹ جا، مجھے اپنی زندگی کی ضرورت نہیں ہے۔

۵ فَهَلْ مِنْ مُشْتَرِي رُوحِي بِرُوحِي

يُدْرُو حِنِي بِوَعْدٍ مِنْ لِقَاءِ

## شرح حضرت ناظم

روح، بالضم، جان۔ روح، بالفتح، آسائش۔

ایا خرید کنندہ بہت جاں مرا با آسائشی آسائش دہد مرا وعدہ از لقا کے محبوب یعنی

آسائش بمن رساند و جاں مرا غلام کند میاں روح و روح

## حل مشکل الفاظ

روح، راز مضموم ہو تو اس کا معنی جان ہے اور زار مفتوح ہو تو اس کے معنی آسائش و

آرام ہے۔

ترجمہ: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو میری جان کو اس خوشی کے بدلے

خرید لے اور مجھے اس رنجِ فراق سے وصال کے وعدہ سے آرام پہنچا دے۔

۶ یُبَشِّرُنِي بِنُعْمٍ بَعْدَ بُؤْسٍ  
وَإِسْعَادٍ لَهَا بَعْدَ الشَّقَاءِ

شرح حضرت ناظم

بدل است یر و سنی بدل جملہ از جملہ - نعم، نازکی و راحت - ضد بؤس ہر دو بضم اول  
و سکون ثانی۔

یعنی بشارت و ہدمرا با سودگی بعد محنت و بشارت و ہد بینک بختی جاں بعد  
بد بختی ال۔

حل مشکل الفاظ

نعم، نزاکت و راحت، اور بؤس، رنج و سختی۔ دونوں کا فار کلمہ مضموم اور عین کلمہ  
ساکن ہے۔ یہ سارا جملہ بدل ہے سابقہ جملہ یر و سنی کا۔

ترجمہ

کوئی ایسا ہے جو فراق کے رنج و الم کے بعد مجھے وصال کی خوشیوں کی بشارت  
دے اور میری شومی قسمت کو سعادت مندی سے تبدیل کر دے۔

۷ وَقَالُوا أَخْرَجْتَ نَزْرَةَ فِي مَرْوَجٍ  
لِتَسْلُوا مِنْ تَبَارِيْهِ الْبَلَاءِ

## شرح حضرت ناظم

تنزہ، بصحرارفتن۔ مرج، بسکون وسط، سبزہ زار۔ برحاشقت و تبریح ہم چیاں۔  
یعنی گفت نہ نصیحت کنندگان برائی از خانہ سیرکن در سبزہ زار ہا تا تسلی یابی از مشقت  
ہائے بلائے عشق۔

## حل مشکل الفاظ

تنزہ، تفریح کے لیے صحرا میں نکلنا۔ فرج، سبزہ زار، مرغزار۔ تبریح، جمع ہے  
تبریح کی۔ اس کا معنی مشقت اور برحار کا بھی یہی معنی ہے۔

## ترجمہ

میرے ناصحین نے میری حالت زار کو دیکھ کر مجھے کہا کہ گھر سے باہر نکلو اور سبز اوروں کی  
سیر کرو تاکہ عشق کی تکلیف کی مشقتوں سے تمہیں کچھ سکون نصیب ہو۔

۵ وَمَا عَذْرُ الْمُشَوِّقِ إِذَا تَلَمَّحَتْ  
خَلِيَّ الْقَلْبِ فِي شَرِّعِ الْوَفَاءِ

## شرح حضرت ناظم

المشوق، شاق، مشتاق ساخت اور۔ شوق آرزو مند گردانیدن و آرزو مند شدن

مشوق، عاشق۔ تلمح، بازی کردن۔ خلی، بے غم۔ ضد شقی۔

جو اب ان ناصح می گوید و چسیت عذر عاشق در شرع و فاقستیکہ بازی کند بے غم

شدہ دل او۔

یعنی در شرع و فاق ان گناہسیت کہ عذر ندارد۔

## حل مشکل الفاظ

المشوق، شاق سے اسم مفعول ہے جس کو مشتاق بنا دیا گیا ہو۔ شوق، کسی چیز کی آرزو  
دل میں پیدا کرنا۔ اس لیے عاشق کو مشوق کہتے ہیں۔ تلمیٰ، لہو و لعب میں مشغول ہو جانا۔  
خلی، وہ دل جو غم سے خالی ہو۔ اس کی ضد شجی ہے جس کا معنی وہ دل جو غم سے پُر ہو۔

ترجمہ

اپنے ناصحین کو جواب دیتے ہیں کہ وفا کی شریعت میں وہ عاشق کیا عذر پیش کر سکتا ہے  
کہ اگر وہ کسی وقت غم عشق کو فراموش کر کے لہو و لعب میں محو ہو جائے۔  
وفا اور عشق کی شریعت میں یہ ایسا گناہ ہے جس کا کوئی عذر نہیں۔

۹ بِجِبِّ الْحَبِّ قَدْ أَمْسَى رَهِيْنَا  
فَمَا بَالُ الْحَدَائِقِ وَالْفُضَاءِ

شرح حضرت ناظم

جُب، بچا، عمیق۔ حدیقہ، باغ۔ فضاء، میدان واسع۔

اسی جواب دیکر است بچا، عشق در ماندہ شام کردہ است پس چہ حال است  
باغ یا میدان واسع را۔

یعنی در چاہ عشق افستادہ را باغها و میدان واسع بچہ کار آید در جُب و  
سب تجنیس خطی واقع شدہ۔

حل مشکل الفاظ

جُب، گہرا کنواں۔ حدائق، حدیقہ کی جمع ہے باغ۔ فضاء، کھلا میدان۔

## ترجمہ

اپنے ناصحین کو دوسرا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص محبت کے گہرے کنوئیں میں قیدی بنا دیا گیا ہو اس کو پُر بہار باغوں اور کھلے میدانوں سے کیا واسطہ۔ جب اور جب میں تجنیں خطنی ہے یعنی دونوں لکھنے میں ایک جیسے ہیں۔

وَمَنْ قَاسَىٰ أَذَىٰ مِنْ مَاءٍ عَيْنٍ  
فَهَلْ يُغْنِيهِ شَيْئًا عَيْنُ مَاءٍ

## شرح حضرت ناظم

المقاساة، معالجات الامر الشديد۔

یعنی وہر کہ یافتہ باشد محنت از آب چشمہ آیا سود می دهد اور اسپچ سود دادن چشمہ آب یعنی کسیکہ پوستہ گریاں است از دیدن چشمہا چہ فائدہ دارد، در ما عین و عین ما قلب واقع شدہ۔

## حل مشکل الفاظ

مقاساہ، کسی تکلیف وہ چیز کو چکنا۔

## ترجمہ

یعنی جو شخص اپنی آنکھوں سے ہر لحظہ بہنے والے آنسوؤں کی مصیبت میں مبتلا ہو اسے کسی پانی کے چشمے کو دیکھ کر کیونکر سکون حاصل ہو سکتا ہے، یعنی تم مجھے سیر و تفریح کی نصیحت کرتے ہو مجھے ہجر یار میں رونے سے ہی فرصت نہیں میں چشمہ جاری کو دیکھ کر کیسا کروں گا۔

مارعین اور عین مارصنعت قلب ہے یعنی دو لفظوں میں تقدیم و تاخیر کر دی گئی ہے۔

۱۱  
وَقَالُوا أَنْظِمْ قَصِيدًا فِي مَدِيحٍ  
يُخَفِّفُ بَعْضَ مَا بِكَ مِنْ عَنَاءٍ

شرح حضرت ناظم

قصیدہ پارہ شعر۔ کذلک القصیدہ کالسفین والسفینۃ۔

گفتند ناصحان نظم کن قصیدہ در مدح کہ سبک کندا از تو بعض آنچه می یابی از رنج یعنی  
خاطر خود را بفرست شعری مشغول کن تا تخفیف رنج تو باشد۔

حل مشکل الفاظ

قصیدہ اور قصیدہ کا ایک ہی معنی ہے مجموعہ اشعار جس طرح سفین اور سفینہ ہم معنی ہیں۔

ترجمہ

میرے ناصحین کہتے ہیں کہ تم کسی کی مدح سرائی میں قصیدہ نظم کرنا شروع کر دو اس  
وجہ سے تمہارے حزن و ملال میں تخفیف ہو جائے گی یعنی اپنے دل کو شعر لکھنے میں مشغول  
کر دو تاکہ تمہارے دکھ میں کمی آجائے۔

۱۲  
وَ اِنِّي لِلْمَعْنَى مِنْ قَصِيدٍ  
يُوشِحُهُ بِمَدْحٍ اَوْ هِجَاءٍ

شرح حضرت ناظم

تغیہ رنج دادن، وشاح، وشی من ادیم تیلی بہ و رہما یرضیع بالجوہر۔

جواب می گوید کہ از کجا میسر شود رنج دیدہ را قصیدہ شعر مزین کند اورا بمضامین مدح یا ہجو باید دانست کہ ازیں جاتخلص کردہ شد بمدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

### حل مشکل الفاظ

تغنیہ کسی کو تکلیف دینا۔ یعنی مفعول ہے جس کو تکلیف دی گئی ہو۔ و شاح زریب و زینت، جس کے کسی چمڑے کو مزین کیا جاتا ہے اور بسا اوقات ہواہرات سے اسے مرصع کیا جاتا ہے۔

### ترجمہ

حضرت شاہ صاحب اپنے ناصحین کو جواب دیتے ہیں؛  
ایک رنجیدہ خاطر انسان کے لیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ قصیدہ لکھے اور فخر سخن کرے  
اور اسے مدح یا ہجو سے مزین و آراستہ کرے۔

اس شعر سے اب وہ مدح سرور انبیاء کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔

۳  
وَإِنْ لَا بُدَّ تَمَدُّحٍ ذَا مَعَالٍ  
فَحَسْبُكَ مَدْحُ خَيْرِ الْأَصْفِيَاءِ

### شرح حضرت ناظم

علا بالفتح والمد؛ بندی در قدر۔ معلاة كذلك والجمع معالی۔

واگر ناچار مدح کنی صاحب بندی ہائے قدر را پس کافیت مدح بہترین اصفیاء

یعنی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

حل مشکل الفاظ؛ علا کا معنی ہے، مرتبہ کی بندی۔ معلاة کا معنی بھی یہی ہے

معالی اس کی جمع ہے۔

ترجمہ

یعنی اگر ناچار تو کسی عالی مرتبت شخصیت کی مدح سرائی کرنا ہی چاہتا ہے تو تیرے لیے پھر تمام پاکوں کے سردار یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کافی ہے۔

۱۴  
وَإِنْ تَمَدَّحَ رَسُولَ اللَّهِ يَوْمًا  
فَكَادُ أَنْ تُقْصَرَ فِي الثَّنَاءِ

شرح حضرت ناظم

و اگر مدح کنی پیغامبر خدا را روزے پس احتیاط بکن ازاں کہ تقصیر کنی در شنائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ

اور اگر تجھے کسی دن اللہ کے محبوب رسول کی مدح کی توفیق نصیب ہو تو خبردار اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا گسٹری میں کوتاہی نہ کرنا۔





# فضل سوم



در نکتہ تازہ در مدح  
آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ

اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں ایک نکتہ تازہ بیان کیا گیا ہے۔

۱ وَحَاشَا أَنْ تَقُولَ لَهُ الْمَعَالِي

بِهِ كُلُّ الْمَعَالِي وَالْعُلَا

شرح حضرت ناظم

خدا پناہ دہد ترازاں کہ گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راست بلند قدریہا کہ این  
تفسیر است در مدح و سے صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ حق سخن آنت کہ باحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
منقوم است انواع بلند قدریہا مفصلا و تمام بلند قدری مجمل اند۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ تجھے یہ کہنے سے محفوظ رکھے کہ تو یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
میں یہ عالی قدریں ہیں کیونکہ ایسا کہنا آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں کوتاہی کرنے  
کے مترادف ہے سچی بات تو یہ ہے کہ جتنی بلند قدریں ہیں مفصل ہوں یا مجمل سب کو یہ  
عزیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے نصیب ہوتی ہیں۔

۲ كَرِيمًا تَجَمَّعَتِ الْمَعَالِي

تَدْرِي فِي جَنْبِهِ مِثْلَ الْهَبَاءِ

شرح حضرت ناظم

الحال اثبات می کتد این مضمون را بدلیل و می گوید آن کریم است کہ اگر جمع شوند

ہم بلندی ہا دیدہ شود آل خوبی ہا در پہلوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند غبار۔

ترجمہ

اب حضرت شاہ صاحب پہلے مضمون کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں فرماتے ہیں؛  
حضور نبی کریم کی ذات اقدس وہ ذات کریم ہے جب سارے اوصاف کمال اور  
محمد حسنہ جمع کر دیتے جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حقیقت گرد و غبار  
کی مانند ہے۔

۳  
مَعَالِي النَّاسِ اِنْ اَمَعَنْتَ فِكْرًا  
بِرَازِخٍ فِي اِنْتِقَاصِ وَاَعْتِدَاءِ

شرح حضرت ناظم

برزخ: حجاب متوسط، اخلاق فاضلہ مردم اگر دور دور روی در فکر متوسط است  
در کمی و زیادہ یعنی ہر خلق فاضل توسط است در افراط و تفریط مانند شجاعت کہ برزخ است  
در جن و تھور و حکمت کہ برزخ است در سفہ و جربزہ و علیٰ ہذا

حل مشکل الفاظ

برزخ: حجاب جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔

ترجمہ

اگر لوگوں کے اخلاق فاضلہ میں تم دور دور تک اپنا فکر دوڑاؤ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ  
وہ کمی اور زیادتی کے درمیان ہیں یعنی ہر اچھا خلق افراط و تفریط کی درمیانی حالت کو  
کہا جاتا ہے جیسے شجاعت بزولی۔ اور تھور کی درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔ اسی طرح



اس کا اعتدال کامل ہو۔ پس جو خلق ایسے شخص میں پایا جائے گا وہ خلق فاضل ہوگا اور جو اس سے متجاوز ہوگا خواہ افراط کے لحاظ سے خواہ تفریط کے لحاظ سے وہ خلق غیر فاضل ہوگا۔ پھر حد اعتدال سے تجاوز بھی کیاں نہیں۔ اس کے بھی مختلف درجے ہیں کوئی حد اعتدال سے تھوڑا دور ہوتا ہے کوئی زیادہ دور۔ جو کم دور ہوگا وہ افضل ہوگا اس سے جو زیادہ دور ہے اور وہ فرد معتدل جو معیار کامل ہے اخلاق فاضلہ اور اخلاق غیر فاضلہ کے لیے وہ ذات معنی ہے اُس سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی خلق فاضل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس فرد کامل کے ساتھ اس کو نسبت نہ ہو، تو معلوم ہوا کہ حضور کی ذات مبارکہ ہی اخلاق فاضلہ کی متقوم ہے۔

۵ کَاطْرَافِ الدَّوَائِرِ حَيْثُ يُعْزَى  
لِمُرْكَزِهَا بِقُرْبٍ وَانْتَوَاءٍ

شرح حضرت ناظم

العز و العتہ۔ انتواء: البعد۔

مانند اطراف دوائر یعنی جزائے محیط دائرہ و سطح اُن وقتیکہ نسبت کردہ شود بسوئے مرکز اُن دائرہ بقرب و بعد گفتمہ شود این طرف نزدیک است و اُن طرف دور معرفت موضع اُن طرف و نسبت از دائرہ متحقق نشود تا آنکہ نسبت کنند اور با مرکز دائرہ ہمچنان اخلاق متفاوتہ را تا نسبت یفرد معتدل ندہند موضع او از اعتدال و تفریط و افراط شناختہ نشود۔

## حل مشکل الفاظ

العزوة: نسبت کرنا۔ انتواء: بعد، دوری۔

### ترجمہ

یعنی جیسے کہ دائرے کے اطراف یعنی محیط دائرہ کے اجزاء اور اس کی سطح کو مرکز کی طرف نسبت کر کے قریب اور بعید کہا جاسکتا ہے کہ یہ طرف نزدیک ہے اور وہ طرف دور۔ جب تک مرکز سے اس کی نسبت متحقق نہ ہو اس کو دور نزدیک نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح مختلف اخلاق کو جب تک کامل الاعتدال فرد سے منسوب نہ کیا جائے تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ حد اعتدال سے کتنا قریب ہے اور کتنا دور ہے، اور افراط و تفریط کی کیفیت پہچانی نہیں جاسکتی۔

۶ وَبِهِ صَارَتْ مَعَالِيَهُمْ مَعَالِي

بِلَادَرِيْبٍ هُنَاكَ وَلَا خَفَاءِ

شرح حضرت ناظم

بِسَبِّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شد معالی بنی آدم از قسم معالی بغیر شک دریں مسئلہ و بغیر خصوصیت یعنی ثابت شد باین بیان واضح کہ معالی متحقق نہ شد الا بذات مطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حقیقت معالی متقوم بذات اوست صلی اللہ علیہ وسلم پس مدح کامل آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم کہ گویم کہ در ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمع شد اخلاق فاضلہ چنانکہ جمہور مادحان می گویند۔

ترجمہ: ارباب اخلاق عالیہ کے اخلاق حضور کے طفیل ہی بلند ہوئے ہیں

یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں کوئی شک نہیں کوئی خفا نہیں پس حضور علیہ السلام کی کامل مدح  
یہ ہے کہ ہم یہ کہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس میں جملہ اخلاق فاضلہ یکجا  
ہو گئے ہیں جیسے کہ اکثر مادیوں میں نبوت نے تسلیم کیا ہے۔





# فصل چهارم



در نکته دیگر از مدح آن  
نیز فخر تازه است.

لے وَفِي أَمْرٍ سَأَلَهُ لِلنَّاسِ طُرّاً  
إِشَارَاتٍ لِأَصْحَابِ الْوَلَاءِ  
شرح حضرت ناظم  
طراً، ای جمیعاً۔

در فرستادن خدائے تعالیٰ آنحضرت را صلے اللہ علیہ وسلم برائے مردمان ہمہ  
ایشان اشارت ہا است اصحاب دوستی را۔ یعنی آنرا کہ محبت پیغامبر علیہ الصلوٰۃ  
والسلام علی الوجہ الاتم دارند و آنحالت را در عرف صوفیہ فنا فی الرسول گوئیید۔

حل مشکل الفاظ

طراً؛ تمام۔ ولأ؛ محبت، دوستی۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر  
بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فعل میں اصحاب محبت کے لیے بہت سے اشارات  
ہیں۔

اصحاب الولاء سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دل حضور کے عشق سے لبریز ہیں  
اور جن کی زندگی حضور کی غیر مشروط اطاعت سے عبارت ہے۔ عرف صوفیہ میں اس  
مقام کو فنا فی الرسول کہتے ہیں۔

۲  
فَلَا صَادٍ مِّنْ غَلِيلِ الْقَلْبِ إِلَّا  
وَيَصْدُرُ مِنْ نِّدَاءٍ بِأَمْرٍ تَوَاءٍ

شرح حضرت ناظم

صَادٍ تشنہ، پیاسہ، غلیل سوزش سینہ بسبب تشنگی۔ النداء نداء العطار۔ الار توار؛

سیراب شدن۔

پس نیست ہیچ تشنہ کہ سوزش سینہ دارد دل وے مگر رجوع میکند از عطائے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بسیرابی۔

حاصل آنست کہ ہر فردے از افراد بنی آدم براستعدادے مخلوق شدہ است  
و بعد ریاضت و مقام معین بر حسب ہمہ استعداد خود خواهد رسید و در اثنائے ریاضت  
قبلہ ہمت وے ہمہ مقام است۔ و بالطبع تشنہ ہمہ مقام چون ثابت شد کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث شدہ برائے اصلاح جمیع افراد بنی آدم لازم آمد کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم موصل ہر استعداد باشند بمقامے کہ بالطبع تشنہ آنست۔

حل مشکل الفاظ

صادی، تشنہ، پیاسہ، غلیل، وہ سوزش جو پیاس کی وجہ سے سینہ میں محسوس ہوتی  
ہے۔ النداء، عطیہ، بخشش۔ الار توار، سیراب ہونا۔

ترجمہ

کوئی ایسا پیاسہ نہیں جو اپنے سینہ میں پیاس کی جلن محسوس کرتا ہے مگر جبہ حضور کی  
عطا و بخشش کی طرف رجوع کرتا ہے تو سیراب ہو جاتا ہے۔

## تشریح

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس شعر کا خلاصہ یہ ہے کہ اولاد آدم میں سے ہر شخص کو ایک مخصوص استعداد پر پیدا کیا گیا ہے اور ریاضت کے بعد اپنی استعداد کے مطابق وہ ایک مقرر مقام پر رسائی حاصل کرتا ہے اور ریاضت کے دوران میں اس کی ہمت کا قبلہ وہی مقام ہے اور طبعاً اس مقام تک پہنچنے کا شوق اس کو بے تاب رکھتا ہے یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ اولاد آدم کے تمام افراد کی اصلاح کے لیے ہے تو ثابت ہو گیا کہ سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم ہر مستعد کو اپنے مقام تک پہنچانے والے ہیں جس کی پیاس وہ اپنی طبیعت میں محسوس کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ہر غلام کے ساتھ تعلق ہے اور اپنی نگاہ کرم سے اس کی استعداد کے مطابق اس کی تربیت فرمائی جا رہی ہے تاکہ وہ اس مقام تک رسائی حاصل کر لے جو اس کے لیے فضل خداوندی نے مقدر کیا ہو۔

۳ فِیْهِ رَقِیْقَةٌ بِأَزَاءِ كُلِّ

وَکُلِّ رَقِیْقَةٍ سِرٌّ اِقْتِدَاءِ

شرح حضرت ناظم۔

پس در آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ باریکے است و بمقابلہ ہر فرد از امت و ہر لفظ سراققتائے شخصے است با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لطائف بارزہ و کامنہ بایں مشابہ جامعیت دارند کہ بہر اعتبار و بہر وجہ مقتدائے خلق تواند شد۔

دریں کلمہ کہ رقیقہ یازار کل و کل رقیقہ قلب واقع شد۔

## حل مشکل الفاظ

رقیقہ: نقطہ باریک۔ بازار: بالمقابل۔ اقتدار: پیروی۔

### ترجمہ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں اپنی امت کے ہر فرد کے مقابلہ میں ایک باریک نقطہ ہے اور ہر نقطہ اس شخص کی پیروی کا راز ہے جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے یعنی ظاہری اور پوشیدہ لطائف اس طرح حضور کی ذات میں جامعیت سے موجود ہیں کہ ہر اعتبار سے اور ہر وجہ سے حضور اس کے شایاں ہیں کہ مخلوق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ اور اطاعت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے۔

اس کلمہ میں صنعت قلب ہے یعنی پہلے ایک لفظ مقدم ہے جیسے رقیقہ بازار کلمہ، اور دوسرے میں مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر دیا گیا جیسے کلمہ رقیقہ۔

۴  
تَعَالَى اللَّهُ لَا تَحْسِبُهُ فَرْدًا  
يَفُوقُ النَّاسَ هُزًا فِي الْعِلَاءِ

### شرح حضرت ناظم

بزرگ است خدا گمان مکن آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم فرد واحد از افراد بنی آدم کہ فائق شدہ است از مردمان ہمہ ایشان در بلندی مرتبہ چنانکہ اکثر مادیات ذکر میکند۔

### ترجمہ

اللہ تعالیٰ بزرگ و بلند ہے یہ گمان مت کر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم

میں سے ایک فرد واحد ہیں اور دوسرے تمام فرزندان آدم سے بلندی مرتبہ میں فائق اور اعلیٰ ہیں جس طرح کہ اکثر مدح کرنے والوں نے ذکر کیا ہے۔

## ۵ وَلَكِنَّ الْحَقَائِقَ قَدْ تَدَاعَتْ مِمثَلَةً إِمَامَ الْإِتْقِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

مداعی: تفاعل است از دعوت فی الحدیث تداعت علیکم الامم ای اجتمعوا و دعا بعضهم بعضاً۔ وفی الحدیث اذا اشتکی بعض الجسد تداعی الیہ سائر الجسد بالحی والسحر۔  
وعا بعضہ بعضاً۔

ایں لگو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرد واحد است فائق شدہ بر سائر افراد لکن ایں را لگو کہ حقیقت ہائے افراد بنی آدم یک دیگر خواندہ جمع شدہ صورت گرفتہ است بشکل امام متقیان کہ ذات مکرم جناب اوست صلی اللہ علیہ وسلم۔ و ایں مضمون بہاں می مانند کہ حکیمی گفتہ است:

ولیس علی اللہ بہستنکران یجمع العالم فی الواحد۔

حل مشکل الفاظ

تداعی: باب تفاعل ہے دعوت مصدر سے۔ حدیث شریف میں ہے: تداعت علیکم الامم۔ یعنی ایک وقت وہ آئے گا کہ ساری امتیں جمع ہو کر تم پر ٹوٹ پڑیں گی۔ دوسری حدیث میں ہے: اذا اشتکی بعض الجسد تداعی الیہ سائر الجسد بالحی والسحر ای دعا بعضہ بعضاً۔ یعنی جب جسم کا کوئی عضو

بیمار ہوتا ہے تو جسم کا باقی حصہ ایک دوسرے کو پکارتا ہے بخار اور بے خوابی سے یعنی زخم پاؤں میں ہو تو بخار سارے جسم کو ہو جاتا ہے اور سارا جسم نیند سے محروم رہتا ہے۔

### ترجمہ

یہ مت کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرد واحد ہیں اور باقی افراد بدر فوفیت اور برتری رکھتے ہیں بلکہ یہ کہو کہ تمام بنی آدم کے افراد کی حقیقتیں ایک دوسرے کو بلا کر جمع ہو گئیں اور امام اتقیاء کی صورت مبارکہ میں ظہور پذیر ہو گئی ہیں۔ اور یہ مضمون اس مضمون سے مماثلت لکھتا ہے جو کسی حکیم نے کہا ہے: فلیس علی اللہ بستنکر... الخ اللہ پر یہ کوئی مشکل نہیں کہ وہ سارے جہاں کو ایک ذات میں جمع کر دے۔





# فصل پنجم



در نکتہ سوم که نیز فکر تازه است.

ترجمہ :

اس میں تیسرا نکتہ بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی تازہ اور جدید فکر ہے۔

لے وَفِي أَمْرِ الشَّفَاعَةِ حِينَ يُدْعَى  
لَهَا مِنْ بَعْدِ عَذْرِ الْأَنْبِيَاءِ

شرح حضرت ناظم

اصحاب فنا فی الرسول را اشارات ہا است در قصہ شفاعت و تئیکہ خواندہ شوند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے شفاعت بعد عذر آوردن پیغمبران۔

یعنی ہر پیغمبر سے عذر لے کر تقرر کند و گوید نفسی نفسی ای تو فلانا تا آنکہ پیش آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم آید و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماید : انا لها انا لها۔

ترجمہ

یعنی قصہ شفاعت میں بھی اصحاب فنا فی الرسول کے لیے کئی اشارے ہیں یعنی

اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کے لیے عرض کیا جائے گا جب کہ

تمام انبیاء عذر پیش کر چکے ہوں گے۔

یعنی ہر پیغمبر کی خدمت میں روز محشر مخلوق خدا حاضر ہو کر شفاعت کی التجار کرے گی،

لیکن ہر پیغمبر عذر پیش کرے گا اور نفسی نفسی کہے گا اور انہیں کہے گا کہ فلاں پیغمبر کے پاس

جاؤ۔ آخر کار شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں ہر طرف سے مایوس ہو کر

خلق خدا حاضر ہوگی اور شفاعت کی درخواست کرے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائیں گے : انا لها انا لها۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام بخشا ہے کہ میں آج

تمہاری شفاعت کروں۔

۲  
فَيَرْحَمُهُمْ بِدَعْوَتِهِ جَمِيعًا،  
فَيُكْرِمُهُمْ بِأَصْنَافِ الْعَطَاءِ

شرح حضرت ناظمؒ

پس رحم کند خدا تعالیٰ افراد بنی آدم را ہمہ ایشاں بدعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وگرامی کند ایشاں را بانواع عطا۔

اشارہ بآن است کہ شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسندہ است بہر فرد بنی آدم از جہت خلاص از انتظار باز صالحان بشفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ثواب یا بند از آنچه پاداش اعمال ایشاں بودہ است و اہل صفات ررا طہارت و صلوات و صوم و صدقہ و ذکر و تلاوت کفر ذنوب گرد و بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اہل کبار پاره در اول مرہ خلاص شوند بیک شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و پارہ در موزج معذب مانند بعد زمانے خلاص یا بند پیش از وقتیکہ اعمال ایشاں از اتعاضا کردہ است از جہت شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و این است سر قول شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم : فہی نائثلۃ انشا اللہ من قال لا الہ الا اللہ من قلبہ۔

ترجمہ:

پس اللہ تعالیٰ تمام اولاد آدم پر محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے طفیل رحم فرمائے گا اور ان کو طرح طرح کے انعامات سے مشرف فرمائے گا۔

اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے تمام اولادِ آدم کو حصہ ملے گا۔ بعض کو تو جان لیوا انتظار سے نجات ملے گی نیکوں کو حضور کی شفاعت کے طفیل ان کے نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ملے گا اور جو لوگ صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہے ہیں وضو، نماز، روزہ، صدقہ، ذکر اور تلاوت قرآن کو ان کے گناہ کا کفارہ بنا دیا جائے گا اور جو لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہے ہیں ان میں سے بعض کو تو حضور علیہ السلام کی شفاعت کی برکت سے بخش دیا جائے گا اور کچھ کو دوزخ میں مبتلائے عذاب کیا جائے گا لیکن اپنے گناہوں کے باعث جس لمبے عرصے تک انھیں دوزخ میں رہنا چاہئے تھا اس میں تخفیف کر دی جائے گی اور قبل از وقت انھیں دوزخ سے رہائی مل جائے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک میں یہی راز پنہاں ہے۔ فہی ناشلہ... الخ یعنی میری شفاعت پہنچنے والی ہے ہر اس شخص کو جس نے صدق دل سے کہا: لا الہ الا اللہ۔

۳ کَانُبُوبٍ لِرَحْمَتِهِ تَعَالَى

وَمَا الْاَنْبُوبُ اِلَّا قَيْسُ مَاءٍ

شرح حضرت ناظم

انبوب: آنچہ از قصبہ مجوف می باشد یقال بینہما قیس رمح وقاس رمح یعنی

مقدار یک رمح۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در امر شفاعت مانند فوارہ است بلائے رحمت

خدا تعالیٰ۔ ذمیت فوارہ مگر باندازہ آب۔

حاصل آنت کہ در محشر رحمت الہی برائے افراد بنی آدم نازل می شود و طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ فوارہ اوست شرف فوارہ از آب کہ در فوسے می جوشد می توان دانست چنین آب را چنین فوارہ می بالست۔

### حل مشکل الفاظ

انبوب، وہ بانس جو اندر سے خالی ہو۔ قیس ریح یا قاس ریح؛ کا ایک معنی ہے؛ ایک نیزہ کی مقدار۔

### ترجمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امر شفاعت اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لیے فوارہ کی مانند ہیں اور فوارہ اس پانی کی مقدار کے مطابق ہوتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ محشر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام بنی آدم پر نازل ہوگی اور حضور کی طلب فوارہ کے مطابق ہوگی۔ اور فوارے کی عزت و قدر اس پانی سے ہوتی ہے جو اس میں جوش مارتا ہے چنانچہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے پانی کے لیے اس قسم اور اس مقدار کا فوارہ چاہیے۔





# فصل ششم



در مخاطبه جناب عالی علیه افضل الصلوات  
و اكمل التحیات والتسلیمات -

ترجمہ

اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض نیاز کی جا رہی ہے۔

۱ وَأَخَذَ مَا لِمَادٍ حِدًا إِذَا مَا  
أَحْسَسَ الْعِجْزَ عَنْ كُنْهِ الشَّاءِ

شرح حضرت ناظم

کنہ الشیء حقیقہ۔

وآخر حالت کہ حالت کہ ثابت است مادح آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم

وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت شنا۔

حل مشکل الفاظ

کنہ الشیء کسی چیز کی حقیقت۔

ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ثنا گو جب حقیقتِ ثنا گوئی سے اپنی نارسائی کا  
احساس کرتا ہے تو اس وقت آخر میں اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے۔

۲ يُنَادِي ضَارِعًا لِحُضُوعِ قَلْبٍ  
وَ ذُلِّ وَابْتِهَالٍ وَ التَّجَاءِ

شرح حضرت ناظم

ضراعة، بالفح خواری و زاری۔ ابتہال، اخلاص در دعا۔

آنت کہ نذا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بی قدری خود و باخلاص در  
مناجات بہ پناہ گرفتن۔

### حل مشکل الفاظ

ضراعت، عاجزی اور ذلت۔ ابھٹال، دعائیں اخلاص اور زاری کی انتہا یہ ہے کہ  
خوار و شکستہ دل ہو کر اپنی بے مائیگی کا اظہار کرے اور بڑے اخلاص کے ساتھ بارگاہ  
رسالت میں یوں مناجات کرے۔

۳ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ الْبَرِّ اَيَا  
رَبِّكَ اَبْتَغِيْ يَوْمَ الْقَضَاءِ

### شرح حضرت ناظم

بائیں طریق سے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات عطا فرامی خواہم۔ روز فیصلہ کردن  
یعنی روز حشر و حساب۔

### ترجمہ

یا رسول اللہ! اے اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر! ہم قیامت کے دن حضور کی  
عطا کے خواستگار ہیں۔

۴ اِذَا مَا حَلَّ خَطْبُكَ مُدْلِهِمْ  
فَاَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ كُلِّ الْبَلَاءِ

## شرح حضرت ناظم

حلول افروڈ آمدن - خطبہ : کارِ عظیم - مدہم ، اولہام ، تاریک شدن لیلۃ مدہم -  
 وقتیکہ فروڈ آنید کارِ عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا -

## حل مشکل الفاظ

حلول : اترنا - خطبہ : بہت بڑی مصیبت - مدہم ، تاریک - حصن : قلعہ

پناہ گاہ -

## ترجمہ

جب آپ کے اس غلام پر کوئی بڑی تاریک مصیبت نازل ہو جائے اے میرے  
 حبیب ! آپ ہی میرے لیے قلعہ پناہ ہیں ہر مصیبت سے -

۵ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اسْتِنَادِي  
 وَفِيكَ مَطَامِعِي وَبِكَ اِرْتَجَائِي

## شرح حضرت ناظم

بسوئے تو است رو آوردن من و بتو است پناہ گرفتن من - و در تو است امید

داشتن من -

ایں است آنچه در ترجمہ قصیدہ ہمزیہ مفتوح شدہ کان ذالک یوم النہیس احدی عشر  
 من شہر جمادی الاولی ۷۷۱ھ - الحمد للہ تعالیٰ اولاً و آخراً -

## ترجمہ

ان مصیبت کے لمحوں میں یا رسول اللہ ! میں اپنا رخ حضور کی ذات کی طرف کرتا ہوں

اور حضور کی ذات کے دامن میں ہی پناہ لیتا ہوں اور میری ساری امیدیں حضور کی ذات سے ہی وابستہ ہیں۔

یہ ہے جو قصیدہ ہمزہ کے ترجمہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر الہام فرمایا۔ اور یہ اختتام خمیس کے دن ہوا بتاریخ ۱۱ رجبی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ۔ الحمد للہ اولاً و آخراً۔



نقطاطی؛

دبیان، عبید اللہ

نوشہ درکان (گوجرانوالہ)

قرآن کتاب ہدایت ہے۔  
مکمل ضابطہ حیات ہے۔

قرآن ہماری دنیوی اور اخروی کامیابی کا ضامن ہے۔  
قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پیر محمد کرم شاہ رضا ازہری کی مفرکہ آراہ تفسیر

خواصورت ترجمہ بہترین تفسیر

# ضیاء القرآن

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ ہے

ترجمہ جس کے بہر لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

تفسیر اہل دل کے لیے درد و سوز کا ارضان

ضیاء القرآن پبلی کیشنز  
گنج بخش روڈ  
لاہور

صاحبان ذوق و محبت اور ارباب فکر و نظر

# مشرکہ جالفرا

سیرت انسبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے

بہار آفریں قلم سے نکلا ہوا لازوال شاہکار  
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

صلی اللہ علیہ وسلم  
ضیاء الامت

مکمل سیٹ سات جلدیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

